جگہ میں خاص افسی نوشتے تھے اور وہ افسیوں کے تعویذات یا افسی نوشتے کہلاتے تھے افسیون کی افسونگری مشہور تھی جو مسیح یسوع ابن اللہ کی قوت سے بجھہ گئی

۱۳ (۱۳) تب بعض دربدر پھرنیوالے جادوگر یہودیوں نے اختیار کیا کہ اُنپر جنھیں بُری روحوں کا سایہ تھا خداوند یسوع کا نام یہہ کہکے پھونکیں کہ ہم تمکو یسوع کی قسم دیتے ہیں جسکی پولوس منادی کرتا ہی

(دربدر پھرنیوالے یہودی) جیسے ہمارے ملک میں مشایخ اور پیر فقیر اور رمال و عامل دربدر پھرتے ہیں اور اس پیشہ سے روٹی کماتے ہیں مکاری اور شرارت سے بھرے ہوئے لوگ تعویذات اور فال کی کتاب لیکر پھرتے ہیں یہہ سب جادوگر ہیں کیونکہ جادو شامل ہی فریب بازی اور شیطانی طاقت کی تاثیرات کو بھی اگرچہ وے آپ کو عامل کہیں اور ہندوں کو جادوگر بتلاویں پر حقیقت میں یہہ اور وہ سب جادوگر ہیں (ف) جادوگری کی شیطانی طاقت بھی ہی جسکے لوگ منکر ہیں وہ حقیقت میں ایک طاقت ہی اور جتنی باتیں بھی ہیں پس مطلق اِس طاقت کا انکار کرنا بھی بے فکری کی بات ہی ہاں مسیح کے نام سے ہم پر اُس کی تاثیر نہیں ہو سکتی ہی کیونکہ مسیح نے گندی روحوں کو سوروں میں جگہہ دی ہی (ف) یہودی جادوگری کرتے تھے یہہ خدا کا انصاف ہی کہ یہودی لوگ جو کلام صدق کے محافظ تھے جب سچائی سے پھر گئے تو نہایت مکروہ کام جادوگری میں پھنسے (ف) یہودی جادوگر چاہتے تھے کہ پولوس کی مانند بنجاویں مگر نہ ایمان میں اور سچائی کی پیروی میں پر اُس عزت کی قدرت میں جو اُسے خدا نے دی تھی اور چاہتے ہیں کہ یسوع کا نام لیکر کام کریں پر اُسے عزت ندیں نہ اُسپر ایمان لاویں یہہ جانتے ہیں کہ اُس میں طاقت ہی تو بھی اُسپر ایمان نہیں لاتے مگر اُسکے نام سے روٹی کمانی چاہتے ہیں (ف) جیسے مسلمان لوگ بھی عیسیٰ مسیح مصلوب پر ایمان نہیں لاتے مگر اپنے تعویذات میں بلاؤں کے دفع کرنے کو عیسیٰ کا نام آج تک لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ نام بہت کارگر ہی آسیب اور بھوت بلا کے دفع کے لئے افسوس اُنپر جو اُسکا نام منہہ سے لیتے ہیں اور اُس کی قدرت کے قایل ہیں تو بھی اُسے اپنے دلوں میں جگہہ نہیں دیتے

۱۴ (۱۴) اور وے اسکوا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹے تھے جو یہہ کرتے تھے

(سات) ان سات یہودیوں نے کیسی تاریکی کا کام اختیار کیا تھا کہ جادوگر بنے تھے اور افسس شہر میں جادوگری کرتے تھے اسی شہر میں بارہ غیر قوم کے لوگ تاریکی کو چھوڑ کر روشنی میں آئے تھے (آیت ۷) پر یہودی روشنی کو چھوڑ کر تاریکی میں جاتے ہیں (اسکوا) نام ہی کسی سردار کاہن کا کاہنوں میں چوبیس باری دار تھے شاید اُن میں سے کوئی باری دار اسکوا

بھی ہو جنکے یہہ بیٹے تھے بہرحال ہارون کی اولاد سے تھے ایسی ذلیل ہارون کی اولاد ہوگئی کہ اُس کے بیٹے جادوگری کرتے اور دربدر بھیکہ مانگتے پھرتے تھے یہہ بے ایمانی کا نتیجہ ہے (ف) افسوس کی بات ہے کہ ہم بار بار کلام میں اور دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ شیطان اپنی خدمت کے لئے کاہنوں کے بیٹوں کو اور پادریوں کے بیٹوں کو بھی لیتا ہے الی سردار کاہن کے بیٹوں پر نظر کرو (۱ سموئیل ۲-۱۲) اور اسجگہ اسکوا کے بیٹوں کو بھی دیکھو اور کتنے پادری صاحبوں کے بیٹوں کو دیکھو کہ شیطان بنگئے خدا ہماری مدد کرے تو ہم بچینگے دیکھو طول صاحب حصار کے ڈپٹی کمشنر جو مسلمان ہوگئے ایک عورت کیلئے وہ ایک بزرگ پادری صاحب کے بیٹے تھے

(۱۵) پر بُری روح نے جواب دیکے کہا یسوع کو میں جانتی اور پولوس سے بھی واقف ہوں پر تم ۱۵
کون ہو

یعنے مجھے قبول ہے کہ یسوع مسیح میں طاقت ہے میرے نکالنے کی اور یہہ کہ پولوس اُسکا خادم ہے اور وہ مسیح میں ہوکے مجھپر اختیار رکھتا ہے پر تم کون ہو تمہارا کیا حصہ ہے اس طاقت میں (ف) دیکھو شیطان کی روح بھی انکو رسوا کرتی ہے مسیح کا نام جب بے ایمان یہودی نے لیا تو اس سے مسیح کی سچائی پر کیسی گواہی ہوئی اور ناپاک روح نے بھی گواہی دی ہے مسیح کا نام جب بے ایمان لوگ لیتے ہیں تو اُن کے لئے نقصان کا باعث ہے کیونکہ یہہ نام سب بے ایمانوں کو میں ڈالنیوالا ہے (ف) ناپاک روح بھی اقراری ہے کہ مسیح اور بلعال کی رفاقت نہیں ہوسکتی پس جو لوگ بغیر ایمان کے شیطان سے لڑنے کو جاتے ہیں نقصان اُٹھاکے آوینگے (ف) وہ لوگ جو سچائی کی تعریف کرتے ہیں پر اُن کے دل میں سچائی نہیں ہے اور وے جو معلم ہونا چاہتے ہیں پر روحانی علم سے بہرہ نہیں رکھتے اور وہ جو زبان سے مسیح کا نام لیتے ہیں مگر اپنے فعل سے اُسکا انکار کرتے ہیں اُن میں اتنی تاثیر البتہ پائی جاتی ہے جتنی الیشاع کے نوکر جیحازی میں تھی (۲ سلاطین ۴-۳۱) پر الٰہی طاقت جب ملتی ہے جب مسیح کی روح حاضر ہوتی ہے (ف) شیطان جھوٹھا ہے مگر یہاں اُسنے بھی سچ کہا اس بات پر شیطان کی اعتبار کر سکتے ہیں کیونکہ وہ جو بولتا ہے اپنی بے عزتی اور نقصان کے لئے بولتا ہے اور یہہ اُسکا بولنا سچ ہے (ف) شیطان ضرور مسیح کا زیردست ہے جبکہ مسیح کے چھوٹے نوکر بھی اپنی زبان سے اُسے کچھ کہتے ہیں تو وہ اُنکا بھی مغلوب ہے مسیح کے نام سے پر اپنے غلاموں کا مغلوب وہ کیونکر ہوجاوے وہ غریب بھی سچا ہے

۱۶ (۱۶) اور وہ آدمی جس میں بُری روح تھی اُنپر لپکا اور غالب آکے اُنہیں جیت لیا یہانتک
کہ وے ننگے اور گھایل اُس گھر سے بھاگے

دیکھو شیطان کی بدسلوکی اپنے وفادار بندوں سے کیسی ہی پس وے جو اُس کی بہت خدمت کرتے ہیں سب سے زیادہ
ایذا اُس سے پاوینگے پہلے خوشامد کے سبب سے شیطان اپنوں کو ایک بڑا نام دیتا ہی اُسکے بعد دُکھہ دیا کرتا ہی اُس کی
نوکری سے کوئی آدمی اور کچھہ کما نہیں سکتا مگر ابدی دُکھہ یہہ بڑا بے مروت اور پر دغا آقا ہی اِسلئے کہ اُس میں سے روحانی
طاقت نیکی کرنے کی دور دفع ہوگئی ہی مگر بدی کرنے میں خوب طاقت رکھتا ہی (ف) راقم کے گمان میں ان یہودیوں کی بڑی
غلطی تھی کیونکہ اُنہوں نے اپنے آقا پر حملہ کیا اور حملہ کی طاقت اپنے اندر نرکھتے تھے عیسائی لوگ جو شیطان پر حملہ کرتے ہیں
اسلئے ہی کہ وے شیطان کے پورے مخالف ہیں اور حملہ کی طاقت مسیح سے پائی ہی تب فتحیاب ہوتے ہیں (ف) یہہ طاقت
گھایل کرنے کی اور یہودیوں پر غالب آنے کی بھی جو اُس بدروح سے ظاہر ہوئی خدا کی اجازت سے ہوئی تھی (متی ۸-۲۸
مرقس ۵-۴ لوقا ۸-۲۹) شیطان میں طاقت تو بہت ہی مگر خدا نے اُس کے لئے بھی حد مقرر کی ہی اگر اُس کے لئے حد مقرر
نہ ہوتی تو بڑا ہی نقصان پہونچاتا

۱۷ (۱۷) اور یہہ سب یہودیوں اور یونانیوں کو جو یروشلم میں رہتے تھے معلوم ہوا اور سبھوں پر
خوف پڑا اور خداوند یسوع کا نام بزرگ ہوا

(معلوم ہوا) یعنے یہہ ماجرا شہر افسس کے سب لوگوں کو معلوم ہوا اور یہہ بات چار طرف پھیل گئی۔ دیکھو اِن فریب خوردہ
جادوگروں پر مسیح اور اُسکے لوگوں کے حق میں کیسی اچھی گواہی ہوئی (سبھوں پر خوف پڑا) سُننیوالے ڈر گئے اور مسیح کی بزرگی
ہوئی (ف) دیکھو شیطان بھی اسوقت اُسکے جلال کے اظہار میں مددگار ہوا کیونکہ وہ سب کا خداوند خدا ہی (ف) اُسیوقت
یسوع کا نام سُنایا گیا دو طرح سے پولوس کے اخراج دیو سے اور ان کے گھایل ہوکے بھاگنے سے پس مسیح کی بزرگی ہوتی
ہی اُسکے بندوں کی فتح سے اور دشمنوں کی شکست سے

۱۸ (۱۸) اور بہتیروں نے اُنمیں سے جو ایمان لائے تھے آکے اپنے کاموں کا اقرار اور اظہار کیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعضے لوگ جو بظاہر عیسائی تھے پر درپردہ ان جادوگروں سے فریب دیئے گئے تھے یہہ معاملہ دیکھکے

بھائیوں کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے بھی ان جادوگروں کی فریب بازی سے ایسے ایسے گناہ کے کام کئے ہیں اب ہم توبہ کرتے ہیں کیونکہ اب ہمیں پورا یقین ہوا کہ پوری طاقت خداوند یسوع میں ہی اور جادوگر شیطان کے لوگ ہیں اور یہہ سب مغلوب اور ذلیل ہیں جو کچھہ ہم سے ہوا غلطی ہوئی ۔ یہہ بھی بڑا فایدہ اسوقت ہوا کہ کمزور بھائیوں کا ایمان مضبوط ہو گیا (ف) بڑے افسوس کی بات ہی کہ میں نے کئی ایک جگہ اُن جاہل عورتوں اور جاہل مردوں کو بھی دیکھا ہی جو عیسائی کہلاتے ہیں اور مصیبت اور تکلیف کے وقت ملانوں سے اور جادوگروں سے مدد مانگتے یا اُنکے تعویذ گنڈے پادری صاحبوں سے چوری چوری لاکر اپنے بچوں کے باندھتے ہیں یا اس خوف سے کہ اس گھر میں دیو ہی جادوگر سے گھر کلواتے ہیں مگر بھائیونکے سامھنے ایسی باتیں نہیں کرتے پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے شخص اب تک یسوع مسیح خداوند پر ایمان نہیں لائے ہیں وہ بالکل بے ایمان اور کافر ہیں شاید کسی دنیاوی لالچ کے سبب عیسائیوں میں گھسے ہوئے ہیں اور یہہ پورانا خمیر اپنے اندر اپنی پورانی قوم میں سے ہمراہ لائے ہیں یہہ لوگ خداوند کی طاقت سے زیادہ دیوں اور شیطان کی طاقت کو جانتے ہیں ولایتی پادریوں کو ایسے لوگوں کا پہچاننا مشکل ہی پردیسی لوگ جلدی ان کی رگ کو دریافت کر لیتے ہیں پس میں ایسے لوگوں سے یوں کہتا ہوں کہ جب تک تمہارے خیال میں دیوں کی طاقت زیادہ ہی تم نے مسیح کو نہیں جانا اور تم ہرگز نہ بچوگے توبہ کرو اور اپنے گناہونکا اقرار کرو اور یسوع مسیح خداوند کے نام سے سب پیر فقیروں اور دیوی دیوتاؤں اور آسیب بھوت شہید وغیرہ کو اپنے پاؤں تلے پامال کر ڈالو کہ وہ کچھہ بھی نہیں ہیں اور اگر اُن میں کچھہ طاقت ہی بھی تو مسیح کی طاقت سے وہ مغلوب ہیں اور وہ تمہارا کچھہ نقصان نہیں کر سکتے کیونکہ تم مسیح کے بندے ہو اور جب تک اُن کی طرف بہ نظر امید دیکھتے ہو تو تمہارا ایمان مسیح پر ہرگز نہیں ہی فریب نہ کھاؤ آخر کو پچھتاؤگے (ف۲) دیکھو یہہ افسس کے ایسے عیسائی یہہ ماجرا دیکھکے اپنے گناہ سے واقف ہوئے اور خدا سے ڈرے اور سب کے سامھنے آکے اقرار کر دیا کہ یہہ یہہ کام ہمنے بیجا اس معاملہ میں کئے ہیں خدا کی روح نے انکو گناہ کی پہچان دی اور سچی توبہ بھی بخشی (ف۳) جب تک گناہ پوشیدہ رہتا ہی تب تک گناہ کی طاقت بھی خوب قایم رہتی ہی جب ظاہر ہو جاتا ہی تب اُسکے بند ٹوٹ جاتے ہیں پس وہ لوگ جو چوری چوری پوشیدگی میں میراں کا بکرا چڑھاتے ہیں یا شیخ سدو سے ڈرتے ہیں یا پیر فقیروں کی نذریں مانتے ہیں تو اُنکا یہہ گناہ اندر اندر بڑی طاقت رکھتا ہی کہ اُنہیں اپنا مغلوب رکھے اور بے ایمان کر کے مار ڈالے پس اسکو دل میں سے نکالو اور ساری ناپاکی تم سے دور رہے

۱۹ (۱۹) اور بہتوں نے جو جادوگری کرتے تھے اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے آگے جلا دیں اور اُن کی قیمت کا حساب کیا اور پچاس ہزار روپیہ کی پائیں

(جادوگری کرتے تھے) یعنے بڑی محنت کے ساتھ افسونگری کرتے تھے (کتابیں اکٹھی کیں) یعنے جادوگری کی کتابیں
جمع کیں (جلادیں) یونانی میں استمرار کا صیغہ ہی یعنے لالکے برابر جلاتے رہے اسلئے کہ ان کتابوں سے ہم نے فریب کھایا ہی
اور نقصان اُٹھایا ہی اب مناسب نہیں ہی کہ یہہ کتابیں پاس رہیں مبادا اولاد کی خرابی ہو اور اوروں کا نقصان ہووے
(ف) دنیا میں ہزارہا کتابیں نفسانی اور شیطانی موجود ہیں جنسے لوگ بگڑتے ہیں اور عقلاً اور نقلاً وہ بُری ہیں مثلاً بُرے
شعروں کی کتابیں یا کوک شاستر کی کتابیں یا جھوٹھے قصہ کہانیاں جو شہوت انگیز ہیں اور افسانے اور قصے جو لوگوں نے
بُرے مطلب پر طیار کئے ہیں اگرچہ ہم میں طاقت نہیں ہی کہ اُنہیں دنیا سے دور کریں کیونکہ شیطان کے فرزند اُن کی حمایت
کرتے ہیں تو بھی عیسائیوں کو لازم ہی کہ ایسی کتابوں سے پرہیز کریں کہ اُنسے روح کا اور بدن کا بھی بہت نقصان ہی کچھہ عرصہ
گذرا کہ ہندوستان ایسی کتابوں سے بھرا ہوا تھا اب کچھہ کمی ہوئی ہی کیونکہ اب سزا ملتی ہی اُنکو جو ایسی کتابیں چھاپتے ہیں
اور اس باب میں سرکار کی شکرگذاری کرنا چاہئے کہ بُری کتابوں کی ممانعت کی گئی ہی اور اس سے رعیت کا اور سلطنت کا
بھی فایدہ ہی (پچاس ہزار روپیہ کی تھیں) یہہ اُن جلائی ہوئی کتابوں کا تخمینا ہی اور ضرور اتنے روپیوں کی ہونگی کیونکہ اُس زمانہ
میں چھاپے خانے نہ تھے اور نہ اس کل کا ایجاد ہوا تھا قلمی کتابیں ہوتی تھیں اور بڑی قیمت سے بکتی تھیں مشکل تھا کہ سو
روپیہ کو بھی بیبل ہاتھہ آوے مگر اب دو روپیہ کو ملتی ہی پس اُس زمانہ کی حالت کے خیال سے ممکن ہی کہ اسی قیمت کی ہو ویں
(ف) یہہ نشان اُن عیسایوں کے صحیح ایمان کا ہی کیونکہ جب تو مرید لوگ اپنے نفع کی چیز کو ایسی خوشی سے پھینکدیتے
ہیں تو ظاہر ہوتا ہی کہ اب اُنکا دل اُس چیز کی قید میں نہیں ہی اِسلئے کہ اُنہوں نے مسیح کی خاطر سے اپنا نفع بھی چھوڑدیا (ف)
بُری آمدنی کی صورت کو اگرچہ کتنی ہی آمدنی کیوں نہو اگر کوئی عیسائی نہ چھوڑے تو وہ اب تک مسیح کو نہیں جانتا ہی بعض میں جو پہلے
گورونانک کے دربار سے کچھہ حصہ لیتے تھے یا فقیروں کا چڑھاوا کھاتے تھے یا کسی دیوی کے مندر میں اُنکا حصّہ تھا یا کسی کسبیوں
کے اڈے کے چودھری تھے یا رشوت لینے کا موقع خوب اُن کے پاس تھا اب کہ وہ عیسائی ہوئے تو چاہئے کہ مسیح کے
لئے اپنی اِس آمدنی کو چھوڑ دیں اور دل میں ذرا بھی افسوس نہ کریں ورنہ وہ مسیح کو نہیں سمجھتے ہیں (ف۳) افسس کے عیسائیوں
نے اپنی کتابوں کو جو بُری تھیں جلا دیا تب خدا نے اُنہیں اچھی اور زندگی بخش بہت سی کتابیں اچھے مصنفوں سے عنایت
کرائیں مثلاً افسیون کا خط پولس کے وسیلے سے اُنہیں دیا گیا اور مکاشفات کی کتاب یوحنا کے وسیلہ سے خدا نے خاص
اہل افسس کو لکھوا کے دی اور اگناشیوس نے بھی اُنہیں ایک اچھا خط لکھا دیکھو جہاں جادوگری بہت ہوئی اُسکے دفع کے
لئے خدا کا کلام کس شدت سے وہاں آیا پس شیطانی منتروں اور شیطان کے خیالات کے دفع کے لئے صرف کلام الہی کی
طاقت کافی ہی سو اسبات کو یاد رکھو جہاں شیطان کا بہت زور دیکھتے ہو وہاں کلام الہی رکھو تو سب بدی اس سے دور ہوجائیگی (ف۴)

بعض گھر ہندوستان میں ایسے ہیں کہ کوئی اُنہیں کرایہ پر نہیں لیتا اِس مشہور خیال سے کہ وہاں دیو بھوت بستے ہیں اور دہشیوں کو
ستاتے ہیں مجھے بھی سفروں میں تین مقام ایسے ملے کہ وہاں بسنے سے لوگ ڈرتے تھے مگر میں تو انجیل شریف ہاتھوں میں لیکر
اور دل میں مسیح کی طاقت پر بھروسہ کرکے اُن دیو بھوتوں کی بے عزتی کرتا ہوا اُن گھروں میں چلا گیا اور بہت دیر تک وہاں
رہا کبھی کچھہ تکلیف نہیں ہوئی بھوت بھی اُنکو بہت ڈراتے ہیں جو بے ایمان ہیں پر ایمان کی طاقت سے سب کچھہ مغلوب ہوتا
ہے (ف) ان عیسائیوں نے ان کتابوں کو جلا دیا نہیں کہا کہ ان کو بیچکر اُن کی قیمت رسولوں کو دیجاوے کہ غریبوں کو بانٹ
دیں جیسے گھر اور زمینداری بیچکر قیمت رسولوں کے پاس لائے تھے یہہ نہایت اچھا کام کیا کیونکہ بُری چیزوں کو خدا کے
لئے نذر نہیں چڑھا سکتے (استثنا ۲۳-۱۸) تو کسی فاحشہ کی خرچی یا کتے کی قیمت کسی منت کے لئے خداوند اپنے خدا کے گھر میں
داخل نہ کرنا خداوند تیرا خدا اُن دونوں سے نفرت کرتا ہے۔ دیکھو خدا ہمیں یوں کہتا ہے کہ اگر تیرا دہنا ہاتھہ تیری ٹھوکر کا باعث ہووے
تو اُسے کاٹ ڈال۔ البتہ مسلمان لوگ کسبی کے مال سے مسجد بنا سکتے ہیں یا ایسے اموال خیرات کر سکتے ہیں مگر یہہ اس لئے ہے
کہ خدا کی عزت سے واقف نہیں ہیں پر مال کی قیمت سے خوب واقف ہیں (ف) اگر اسوقت یہودا اسکریوطی ہوتا تو کیا کہتا کہ
کیوں پچاس ہزار روپیہ کی بربادی ہوئی یہہ قیمت غریبوں کو کیوں نہ دی گئی یا بیبل سوسائٹی لیکر تقسیم نہ کی گئی یا کوئی نیکی کا فنڈ
کیوں نہ قایم کیا گیا چنانچہ اب بھی یہودا کی روح والے لوگ جو خود لالچی ہیں ایسی تقریریں کرتے ہیں پر اُسکا یہی جواب ہے کہ خدا
کو ایسے مال سے نفرت ہے اور خدا کے لوگ بھی ایسے اموال سے نفرت رکھتے ہیں پس یہہ نہ بربادی ہے مگر فایدہ کی بات ہے جو ہوئی
دیکھو (یشعیا ۲-۲۰) اُس دن آدمی اپنی روپہلی مورتوں اور سنہلی صورتوں کو جو اُنہوں نے پوجنے کے لئے بنائیں چھچھوندروں
اور چمگیدڑوں کے آگے پھینکدینگے۔ پھر دیکھو کیا لکھا ہے (خروج ۲۲-۱۸) تو جادوگرنی کو جینے مت دے پس جب جادو کرنے
والے کو دنیا میں رہنے نہ دیں تو جادو کے اوزاروں کو کیوں رہنے دیں

۲۰ (۲۰) اسی طرح خداوند کا کلام نہایت بڑھ گیا اور غالب ہوا

پس یہہ کتابیں بھی خداوند کے کلام کے غلبہ سے جل گئیں اور جادوگری کا اعتقاد دلوں میں سے نکل گیا بطلان ہٹ
گیا کلام صدق پھیل گیا

۲۱ (۲۱) جب یہہ ہو چکا پولوس نے جی میں ٹھانا کہ مقدونیہ اور اخیہ میں سے گذر کے یروشلم کو
جاوے اور کہا کہ وہاں ہو آنے کے بعد روم کو بھی دیکھنا مجھے ضرور ہے

ایسے خیالات اُس کے دل میں کب آئے جب افسس کے یہہ کام تمام ہوئے اور خداوند یسوع نے اُن اشراجادوگروں کے دلوں میں فتح پائی اب آہستہ آہستہ دین بڑھتا رہیگا کلیسیا کی پختگی خوب ہو گئی اب مناسب ہی کہ رسول دوسری جگہ میں جاوے خداوند کا بہادر سپاہی ایک جگہ فتحیاب ہو کے اب دوسری جگہ کو جاتا ہی پولوس کی نیت اور ارادے کی طرف نظر کرو دیکھو جسقدر زیادہ فتح پاتا ہی اُسیقدر آگے بڑھتا ہی روم میں بھی منادی کا مشتاق ہی جو سب ملکوں کا بڑا پایہ تخت ہی جہاں ہر قسم کے آدمی موجود ہیں دیکھو (اعمال ۲۳-۱۱ و ۲۵-۲۱ رومی ۱-۱۳) (ف) کیا کبھی کسی سپہ سالار نے مثل سکندر اور قیصروں وغیرہ کے دنیاوی ممالک کی فتحمندی میں زیادہ فتح چاہی ہی کہ پولوس نے روحانی فتحیابی میں اُنسے زیادہ فتح نہیں چاہی اور نہیں کی ضرور وہ سب سپہ سالاروں سے بھی بڑا بہادر سپاہی مسیح خداوند کا تھا ہر طرف ملکوں کو فتح کرتا پھرا ایسے ایسے لوگ خدا نے اکثر کلیسیا میں ظاہر کئے ہیں جو نہایت سرگرمی سے اِس خدمت میں مشغول رہتے ہیں پر یہہ محض انسانی طاقت سے نہیں ہی کوئی اور ہی جو یہہ کام آدمیوں کے وسیلہ سے آج تک کرتا ہی اور وہ خود مسیح خداوند ہی پولوس کا دل مسیحی ایمان اور محبت سے کشادہ سمندر کی مانند ہو گیا تھا اُسنے اپنی ساری نیت پوری کی اور اُس کی نیت یہی تھی کہ مسیح جلال پاوے اگر کچھہ بھی دنیاوی اپنی غرض دل میں باقی رہتی تو اتنی فتحیابی نہ کر سکتا چنانچہ ہم اسلیئے تھک جاتے ہیں- ہاں وہ روم میں اُسوقت گیا جب مسیح کا قیدی تھا قیدی ہو کے گیا تاکہ دنیاوی سلطنت کو فتح کرے- روم میں جانے کا ایک سبب یہہ بھی تھا کہ جیسے اُسنے اور اور کلیسیاؤں میں یروشلم کے غریبوں کے لئے چندہ کیا تھا روم میں بھی جا کے چندہ کرے

۲۲ (۲۲) سو اپنے مددگاروں میں سے دو یعنے تمطاؤس اور ارسطس کو مقدونیہ میں بھیجکے آپ کچھہ دن ایسیا میں رہا

یہہ لوگ اُسکے آگے گئے کہ اُسکی راہیں جو مسیح میں ہیں بھائیوں کو یاد دلاویں اور وہ خود بعد پنتیکوست کے جانا چاہتا تھا (ف) یہہ ارسطس قرنتس کا خزانچی تھا افسس میں اُسنے پولوس کی خدمت کی تھی آخر کو پھر قرنتس میں جا رہا تھا (آپ ایسیا میں رہا) یعنے افسس میں اور اُسکے علاقہ میں

۲۳ (۲۳) اور اُسوقت وہاں اس راہ کی بابت بڑا فساد اُٹھا ٭

جگہ چھوڑنے کا وقت نزدیک تھا کہ فساد اُٹھا (اس راہ کی بابت) اُسکا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں دیکھو (فساد اُٹھا) اور

وہ بڑا فساد تھا شاید اسی فساد کا ذکر پولوس نے (۱ قرنتی ۱۵-۳۲) میں یوں لکھا ہے کہ میں افسس میں درندوں کے ساتھ لڑا

(۲۴) کیونکہ دیمیطریوس نام ایک سونار ارتمس کے مندر چاندی سے بناتا اور اس پیشہ والوں کو ۲۴
بہت کموا دیتا تھا

(ارتمس) یونانی لفظ ہے لاطینی میں اسکو ڈیانا بولتے ہیں وہ افسی لوگوں کی ایک دیوی تھی جو محافظ کہلاتی تھی اور اُس کا ایک اور نام اشارٹی تھا شاید وہ کسی ہندوستانی دیوی کی مانند تھی (چاندی سے بناتا تھا) یعنے ارتمس دیوی کا جو بڑا مندر افسس میں تھا اُس کی نقل اور نمونہ پر یہہ سونار چاندی کے چھوٹے چھوٹے مندر گڑھا کرتا تھا اور بطور کھلونے کے مسافر لوگ وہ کھلونے اور مندر چاندی کے خرید کر لیجاتے تھے پرستش کے لئے تاکہ اُس مندر کی یادگاری اس نمونہ سے کریں اور یہہ چھوٹے چھوٹے بطور تعویذوں کے وہ بت پرست گلے میں لٹکاتے تھے اس دیوی کی بہت سی پستان تھیں گویا سب لوگوں کو بہت سی پستانوں سے شیر پلانیوالی خیال کیجاتی تھی (دیمیطریوس) نامے سونار نے ایک کارخانہ ان مندروں کے بنانے کا کھڑا کر رکھا تھا اور بہت سے کاریگر وہاں کام کر کے روٹی کماتے تھے (ف۱) یہہ سونار نمونہ ہے اُن لوگوں کا جو بہت بولتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے سرگرم ہیں اور حقیقت میں وہ اپنا دنیاوی نفع تلاش کرتے ہیں اُنہیں عاقبت کی کچھ فکر نہیں ہے مگر دینداری کے لباس میں کمائی کرتے ہیں (ف۲) رومی کلیسیا میں بھی یہی تماشا ہو رہا ہے کہ چھوٹی چھوٹی صلیبیں گلے میں لٹکاتے ہیں اور پطرس و مریم وغیرہ کی تصویرات رکھتے ہیں ان جہالت کے کاموں سے خدا کی پناہ ہے کہ دینداری سے دور ہیں اور دینداری کے نمونہ بنتے ہیں

(۲۵) اُسنے اُنہیں اور اوروں کو جو اُس کام میں مشغول تھے جمع کر کے کہا اے مردو تم جانتے ہو ۲۵
کہ ہماری فراغت اسی کمائی سے ہے

(اور اوروں کو) یعنے ساتھ کے کاریگروں کو (مطلب آنکہ) ہماری معیشت یہی کام ہے پر پولوس بہتوں کو کہتا ہے کہ ہمارے مال معل نہ لیویں یہہ تو اُسنے سچ کہا اپنی کمائی کی بربادی پر درست فکر کیا کیونکہ اسیطرح ہے کہ انجیل ہمیشہ موافقت نہیں کرتی بیہودہ دیوتاؤں کے ساتھ بلکہ اُن کے بد کاموں پر ملامت کرتی ہے اسی سبب سے دنیا ہمیشہ انجیل سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ انجیل اُنکی مرغوب چیز کو چھوڑاتی ہے اسی سبب سے بت پرست ہمیشہ آہ مارتے اور انجیل پر دانت پیستے ہیں اگر اُنکے بت بھی جان رکھتے تو ضرور انجیل کو دیکھ کر آہ مارتے اور کہتے کہ افسوس اب ہمیں کون نذر دیگا (ف۱) اہل دنیا ہمیشہ اُس جھوٹے خدا کو پسند کرتے ہیں جس سے دنیاوی نفع ہوتا ہے (ف۲) لوتھر صاحب کے وقت میں بھی ایک آدمی تھا جس کا نام تیتسل تھا

جیسے پاپالیوی صاحب نے روپیہ جمع کرنے کو دینداری کا لباس پہناکے بھیجا تھا وہ شخص بھی یہی بات کہتا پھرتا تھا جو اسوقت دیمیطریوس کہتا ہے

۲۶ (۲۶) اور دیکھتے اور سُنتے ہو کہ صرف افسس میں نہیں بلکہ قریب تمام اسیا میں اسی پولوس نے بہت سے لوگ بہکا کے گمراہ کئے کیونکہ کہتا ہے کہ یہہ جو ہاتھہ کے بنائے ہیں خدا نہیں ہیں

کیا عمدہ گواہی پولوس کے حق میں دشمن سے ہے کہ اُس کی محنت سے بت پرستی نے کتنا نقصان اُٹھایا تھا۔ اگر کہو کہ دشمن نے اسمیں کچھہ مبالغہ کیا ہے تاکہ سامعین جوش میں آکر پولوس پر حملہ کریں یہہ کہکے کہ ہاتھہ کے بنائے ہوئے خدا نہیں ہیں تو بھی یہہ ثابت ہے کہ اُن سب کا یقین تھا کہ بت خدا ہیں اگرچہ اُن کے علما کہتے ہیں کہ وہ خدا نہیں ہیں مگر اُن میں خدا رہتا ہے اور یہہ ہماری عبادت میں مددگار ہیں پس اسیطرح روم کی کلیسیا ہمیشہ بولتی ہے پس اس صورت میں بھی اُنکی عبادت بت پرستی ہے اور پولوس نے ضرور اس سے منع کیا تھا (ف) اُسوقت افسس کے لوگ اور اسوقت روم کے لوگ آپ کو بڑا عالم جانتے تھے تو بھی بت پرستی کرتے تھے جسکا مانع خدا کا کلام اور پولوس رسول بھی ہے (ف) وہ کہتا ہے کہ پولوس ہمیں دُکھہ دیتا ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ الیاس ہمیں دُکھہ دیتا ہے (اسلاطین ۱۸-۱۷ و ۱۸) لیکن اُسوقت نہ الیاس موذی تھا بلکہ اخیاب وایزبل موذی تھے اور اتہام الیاس پر تھا اسوقت نہ پولوس موذی ہے مگر ارتمس کے پوجاری سونار موذی ہیں اسیطرح آجکل نہ پروٹسٹنٹ موذی ہیں مگر رومن کتھولک موذی ہیں جو خدا کی راہوں سے الگ ہو کے پاک دین کو بت پرستی سے بدل بیٹھے ہیں اور بڑے احمق لوگ اُن میں شریک ہوتے ہیں جنہوں نے سچائی کو نہیں جانا

۲۷ (۲۷) اور نہ صرف یہی خطرہ ہے کہ ہمارا پیشہ بے قدر ہو جاوے بلکہ بڑی دیبی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا اور اُس کی بزرگی جسے تمام اسیا اور ساری دنیا پوجتی ہے جاتی رہیگی

(ہمارا پیشہ بے قدر ہو جائیگا) یہہ تو چھوٹی بات ہے اس سے زیادہ بُرا نتیجہ یہہ ہے کہ اُنکا دین برباد ہونیوالا ہے۔ اگرچہ دلی مطلب دنیاوی سوداگری ہے مگر حیلہ بناتا ہے دین کے نقصان کا جیسے (۱۶-۱۹ سے ۲۱) میں ہے مخالفت کا حقیقی سبب دنیاوی نفع ہے (ارتمس کا مندر) دنیا کی سات عجایب چیزوں میں سے ایک یہہ مندر بھی عجیب چیز تھا مسیح سے (۵۵۰) برس پیشتر تعمیر ہوا اور صاف سفید سنگ مرمر کا تھا کسی شخص نے مسیح سے (۳۵۶) برس پیشتر عین اُسی رات میں جب سکندر اعظم تولد ہوا جلا دیا تھا لیکن وہ پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھہ تعمیر کیا گیا اور (۲۲۰) برس تک عمارت کا کام وہاں جاری رہا تھا او اشیاء

کی ساری مملکت نے اُسکے اخراج کا ذمہ لیا تھا وہ طول میں (۴۲۵) فٹ تھا اور (۲۲۲) فٹ چوڑا تھا اُس میں (۱۲۷) ستون تھے ہر ایک ستون (۶۰) فیٹ اونچا تھا اور ہر ایک اُن ستون میں سے ایک ایک بادشاہ سے بطور نذرانہ آیا تھا اور اُن ستون میں (۲۶) ستون نہایت منقش تھے۔ اُن میں سے بعض سنگ لیشم کے تھے۔ بعض ستون اُس کے اب تک استنبول کی بڑی مسجد میں موجود ہیں اور پہلے وہ سینٹ صوفایا کے بڑے گرجے میں تھے۔ سب سے زیادہ قیمتی لکڑی اور پتھر اُسکے اندر لگے تھے اور دیواریں مصوروں نے آراستہ کی تھیں لوگ کہتے ہیں کہ اشیا کے پچھم کی سب دولت وہاں رکھی تھی۔ اور اُس مندر میں ہمیشہ نئی خوبصورتی نکالی جاتی تھی نئی مورتوں اور تصویروں سے جو مصوران مشاہیر نکالتے تھے اب یہہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ مندر کس جگہ میں تھا وہ ارتمس دیوی کی مورت بھی جاتی رہی جسکی بہت پستان تھیں اور جسے لوگ کہتے تھے کہ یہہ مورت آسمان سے نازل ہوئی ہے (آیت ۳۵) (ف۱) دیکھو انجیل کی طاقت کو کہ ایک آدمی کی منادی سے نہایت بڑی زبردست بت پرستی کیسی جلدی دفع ہو گئی۔ مت گھبراؤ انجیل سنائے جاؤ ہندوستان میں بھی نہ کوئی مسجد رہیگی نہ کوئی مندر سب ملک خدا تعالیٰ ان نجاستوں سے پاک کریگا پر سب کچھہ وقت پر ہوتا ہے اور یہہ سب انکا غوغا برباد ہونیوالا ہے یہہ سب معرض زوال میں گھرے ہوئے ہیں پر وہ لوگ جو خدا کو نہیں جانتے ان باتوں کو نہیں سمجھتے ہیں اُنکی مت سُنو اپنا کام کئے جاؤ وہ یوں ہی اگر مگر کرتے ہیں خدا سے لڑکے کوئی فتح نہیں پا سکتا (ف۲) دیکھو دمیطریوس اتنی بڑی شان و شوکت کے مندر کے لئے بھی فکرمند ہی نہیں کہتا کہ یہہ ایک غریب مسافر جس کے پاس کچھہ سامان بھی نہیں ہے اُن کے اتنے بڑے مذہب کا کیا نقصان کر سکتا ہے مگر وہ ڈرتا ہے کہ بڑا مندر بھی برباد ہونیوالا ہے اسی پولوس کی منادی سے یہہ بات اُسکی تمیز نے اُسے بتلائی (ف۳) ان مخالفوں کی تمیز تو اکثر گواہی دیتی ہے کہ عیسائی دین ضرور غالب آویگا تو بھی خدا سے نہیں ڈرتے

(۲۸) وے یہہ سُن کے غصہ سے بھر گئے اور یوں کہہ کے چلّائے کہ افسیوں کی ۲۸
ارتمس بڑی ہے

یہہ ایسی بات ہے جیسے لوگ پنجاب میں بولتے ہیں واہ گورو کی فتح۔ یا جے گنگا مائی کی جے یا مسلمان لوگ علی علی کرتے ہیں۔ بڑے جوش میں آگئے خاصکر یہہ سُنکے کہ ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا۔ سونار نے بڑی تمہید کے ساتھہ کہا پہلے اُن کے روزگار کا نقصان پیش کیا پھر مندر کی بربادی کا خوف دکھلایا تب تو نفس نے جوش مارا یہہ بیان کرنے کی حکمت ہے کہ نفسانی طمع اور دین کی پاسداری ہر دو کو اشتعالک ہو جاوے سو ہو گئی کہ وے سب غصہ سے بھر گئے۔ اِس غصہ کا ایک بڑا سبب یہہ تھا کہ وہ لوگ اِس اپنے مندر کی بڑی عزت کرتے تھے اور اُنکا بڑا فخر اُسپر تھا یہاں تک فخر تھا کہ سکندر اعظم کا نام بھی

اپنے مندر پر لکھنے کا انکار کیا تھا اگرچہ سکندر نے کہا تھا کہ اگر میرا نام اس مندر پر لکھوگے تو میں تمام ممالک شرقی کی لوٹ کا مال تمہیں بخشدونگا تو بھی ان لوگوں نے اُسکا نام اس لایق نہ سمجھا کہ اُس بڑے عالیشان مندر پر لکھا جاوے اب سُنتے ہیں کہ یہہ مندر پولوس کے سبب سے ناچیز ہو جاویگا اسلئے پولوس کی طرف اُنکا غصہ بھڑکا

(ف۱) دیکھو یا تو اس مندر کی یہہ عزت تھی یا اب دنیا میں اُسکا نشان بھی نہیں ہے کہ کس جگہ میں وہ تھا پس ہمارے زمانہ میں جو سکھ لوگ امرتسر کے مندر پر فخر کرتے ہیں جو اس افسس کے مندر کے سامہنے کچھہ بھی چیز نہیں ہے یا مسلمان لوگ کعبہ پر فخر کرتے ہیں وقت آویگا کہ کچھہ بھی نرہیگا دیکھو یہودیوں کی جسمانی ہیکل بھی نرہی جو سچا معبد تھا پس باطل معبدوں کی کیا امید ہے پس بھائیو کسی مندر پر اور کسی روضہ مبارک پر اور کسی تیرتھہ وغیرہ پر ہرگز بھروسہ نرکھو صرف خدا پر فخر کرو تاکہ سچائی تم میں بسے (ف۲) جسوقت یہہ ہنگامہ ہوا وہ میلے کا وقت تھا اور مہینا مئی کا تھا (اقرنتی ۱۶-۸ و اعمال ۲۰-۱) میلے کے سبب بڑی بھیڑ بھاڑ وہاں تھی کشتی بازی اور بڑی بدمعاشی عیاشی کے ساتھہ وہاں ضیافت تھی اور اُسیوقت اُن چاندی کے مندروں کی سوداگری کا وقت تھا اور ان کاریگروں کو اُسوقت بڑی نفع کی امید تھی پر اب سُنتے ہیں کہ ہمارا پیشہ بیقدر ہو جائیگا اسلئے غصہ بھڑکا (ف۳) یہہ لوگ اپنے شہر پر بھی فخر کرتے تھے کہ ہمارا شہر ایسے متبرک مندر کا خادم ہے کہ اُس کی صفائی اور حفاظت کرتا ہے جیسے مکہ کے لوگ کعبہ کے خادم ہونے پر فخر کرتے ہیں یا امرتسر کے سکھہ دربار صاحب کے مہتمم ہونے پر فخر کرتے ہیں اور یہہ تو عام عادت ہے دیکھو محرر شہر نے کیا کہا (آیت ۳۵) افسیوں کا شہر گری ہوئی مورت کا پوجاری ہے جس لفظ کا ترجمہ پوجاری کیا گیا ہے وہ لفظ یہہ معنے رکھتا ہے کہ محافظ و عابد اور یہی سبب تھا کہ افسیوں کے سکہ پر اکثر لکھا جاتا تھا (مندر کا صفا کرنیوالا) جیسے خادم حرمین یا خادم کعبہ لفظ ہیں (ف۴) اب نہ افسس شہر ہے نہ وہ مندر ہے سب کچھہ خاک میں ملگیا لیکن خدا کے کلیسیا کی بنیاد مضبوطی سے ڈالی گئی ہے اور دوزخ کے دروازے اُس پر بند ہیں (ف۵) پولوس جگہ جگہ گیا تاکہ مضبوط قلعوں میں بھی شیطان پر حملہ کرے اور سب سے اونچے قلعوں کو بھی گرا دیوے نہ اپنی جسمانی طاقت سے بلکہ انجیل کی منادی سے (۲قرنتی ۱۰-۴) اِسلئے کہ ہمارے لڑائیوں کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے وسیلہ قلعوں کے ڈھا دینے پر قادر ہیں

(۲۹) اور تمام شہر میں ہنگامہ ہوا اور سب ملکے گایوس اور ارسطرخس کو جو مقدونیہ کے رہنیوالے ۲۹
اور پولوس کے ہم سفر تھے پکڑ کے تماشے گاہ کو دوڑے

ان بھائیوں کو پکڑ لیا کیونکہ پولوس کو نہیں پایا شاید وہ اُسوقت اُن کے سامہنے نہ تھا اسیطرح تسلونیقیہ میں یاسون بھائی کو پکڑ لیا تھا (۱۷-۵ و ۶) اور پکڑ کے تماشے گاہ کی طرف لیگئے (ف۱) یہہ تماشے گاہ بڑی جگہ تھی (۶۰۰۰۰ م) لوگ اُسمیں بیٹھ سکتے تھے اجل

کی تماشے گاہ میں صرف (۲۴،۳) ہزار بیٹھ سکتے ہیں اُن دنوں میں تماشے گاہ ایک عجیب چیز تھی اب سب کچھ وہاں ویران ہے (ف) مسیحی دینداری سے کبھی ایسا بلوہ نہیں ہوا کرتا ہمیشہ یہہ باطل لوگ بلوہ کرتے ہیں اور اکثر بلوہ کے باعث ایک دو نفسانی شخص ہوتے ہیں اور ان ایک دو سے کچھہ ہجوم پیدا ہوتا ہے اور پھر سیلاب کی مانند یا جنگل کی آگ کی مانند یہہ فساد اُٹھتا ہے (ف) پولس ہاتھہ نہیں آیا ورنہ ضرور مار ڈالتے پر اُسکا بچانیوالا خدا بہت زورآور اور حکیم تھا (ف) شاید اسوقت اکلا اور پرسکلانے پولس کو اپنے گھر میں چھپایا یا کسی اور طرح سے اُس کی مدد کی ہو اور اُسیوقت کی مدد کے لئے پولس نے اُن کے حق میں یہہ لکھا ہے (رومی ۱۶-۳ و ۴) کہ میری جان کے بدلے اپنا سر دھر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی زبردست کوشش سے اپنی جان پر کھیل کے اُنہوں نے پولس کو بچایا ہوگا کیونکہ یہہ لوگ افسس میں مدت سے رہتے تھے (۱۸-۱۹) (ف) یہہ دو بھائی جو پکڑے گئے اُنمیں سے ایک گایوس تھا لوگ کہتے ہیں کہ چار گایوس تھے ایک مقدونیہ والا جسکا ذکر یہاں ہے دوسرا گایوس دربی کا تھا (۲۰-۴) تیسرا گایوس قرنتس کا تھا (اقرنتی ۱-۴ و رومی ۱۶-۲۳) چوتھا گایوس ایک اور تھا جس کا ذکر یوحنا کے تیسرے خط میں ہے اور یہہ پچھلا گایوس ہے (ف) ارسطرخس کا ذکر یہاں ہے کہ وہ بھی پکڑا گیا اسکا ذکر (۲۰-۴) میں بھی ہے یہہ شخص روم میں بھی گیا تھا اور پولوس کے ساتھہ قیدی بھی تھا (کلسی ۴-۱۰) اور اسکا وطن تسلونیقیہ شہر تھا (فلیمان ۲۴) (پکڑ کر دوڑے) شاید پکڑ کر دھکیاتے ہوئے لیگئے دیکھو شیطان کی مخالفت کیسا جوش اپنے شاگردوں میں ڈالتا ہے

۳۰ (۳۰) اور جب پولوس نے چاہا کہ لوگوں میں جائے تو شاگردوں نے اُسے جانے نہ دیا

(لوگوں میں) یعنے تماشے گاہ میں وہ جانا چاہتا تھا اپنی جان کا فکر نہ کرکے اور اُن دو بھائیوں کی مصیبت کا شریک ہوکے (جانے ندیا) یعنے شاگردوں نے مشکل سے اُسے روکا

۳۱ (۳۱) اور آسیا کے بزرگوں میں سے بعضوں نے جو اُسکے دوست تھے اُسکے پاس (آدمی) بھیجکے منت کی کہ تماشا گاہ میں مت جا

(بزرگوں) اس لفظ کے ٹھیک معنے یہہ ہیں کہ اس حصہ کے حکام نے جو مندر و تماشے گاہ کے مہتمم تھے (ف) دیکھو یہہ حکام اگرچہ عیسائی نہ تھے تو بھی پولوس کے دوست تھے چنانچہ ایک شخص انمیں سے عیسائی بھی ہوگیا تھا (۱۷-۲۴) بس یاد رکھنا کہ سب ہندو مسلمان ہمارے دشمن نہیں ہیں بعض اُن میں ہمارے دوست بھی ہیں خواہ دنیاوی طور پر خواہ دینی طور پر کسی طرح سے ہوں بعض لوگ دوست بھی نکلتے ہیں اور وقت پر مدد بھی دیتے ہیں (اُس کے دوست تھے) یہہ دنیاوی دوستی

بھی کچھ چیز ہے اور سب کو رکھنا چاہئیے یہہ دوستی ایک دوسرے کی مدد کا باعث ہو جاتی ہے (ف) افسس میں بھی پولوس کے دوست تھے جو عیسائی نہ تھے اور روم میں بھی قیصر کے خاندان کے لوگ اُسکے دوست تھے (فلپی ۴-۲۲) ہر قسم کے لوگ اُسکے دوست ہوتے تھے اگرچہ دنیا عیسائی لوگوں سے بہت دشمنی کرتی ہے تو بھی حکام اور بزرگوں میں سے بعض لوگ دوست تھے ہمیں جو منادہیں چاہئیے کہ سب سے دوستی رکھیں اُنکی مدد بھی کریں تاکہ وہ بھی وقت پر ہماری مدد کریں اور یہہ دنیاوی برتاوا ہے سب پر واجب ہے (ف) آدمی کی دوستی جب الہی فضل کے ساتھہ ملتی ہے تو بہت ہی خوب ہوتی ہے پر جب آدمی دشمنی کریں تو اُسوقت صرف خدا کا فضل ہی کافی ہے اُنہیں دشمنی کرنے دو

(۳۲) اور بعضے کچھ چلائے اور بعضے کچھہ کیونکہ جماعت گھبرائی تھی اور اکثروں نے نہ جانا ۳۲
کہ ہم کسلئے اکٹھے ہوئے ہیں

پیچھے معلوم ہوا ہوگا کہ سوناروں نے عیسائیوں پر بلوہ کیا تھا اپنی چاندی کے مندروں کی کم قدری کے سبب سے تب شاید بعض لوگ ہنستے ہونگے (ف) جمع تو ہوئے ہیں پر نہیں جانتے کہ کیوں جمع ہوئے ہیں دیکھو شیطانی تاریکی کی تاثیر اسطرح مسیح خداوند نے کہا کہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (ف) اس بلوہ میں کچھہ بھلے آدمی بھی ہونگے کیونکہ دستور ہے کہ ایسے ہجوم میں سب طرح کے لوگ ہوتے ہیں خواہ فساد کرنے کو خواہ تماشا دیکھنے کو پر وہ بھی نامناسب کام کرتے ہیں کہ بلا تحقیق شریروں کے ساتھہ جمع ہو کر ہجوم کا باعث ہوتے ہیں (ف) یہاں ہجوم کا اچھا بیان ہے کہ اہل ہجوم اکثر نہیں جانتے کہ ہم کیوں جمع ہوئے ہیں غوغا سنکر ادھر اُدھر سے اکٹھے تو ہو گئے مگر نہیں جانتے کہ کیا بات ہے بلوہ بعض وقت مثل دیوانہ کے ہوتا ہے اور اُس سے صرف بدی نکلتی ہے یا جیسے درندہ جو کبھی کبھی اپنے نگہبان کو پھاڑتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ اُسکا محسن ہے

(۳۳) تب اسکندر کو جسے یہودی دھکیاتے تھے بھیڑ میں سے آگے بڑھایا اور اسکندر نے ہاتھہ ۳۳
سے اشارہ کر کے چاہا کہ لوگوں کے سامھنے عذر کرے

(اسکندر) شاید یہہ وہی شخص ہے جسکا ذکر (۱ تمطاؤس ۱-۱۹ و ۲۰ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۴) میں ہے کہ اُسنے پولوس کے ساتھہ بہت بدی کی اور وہ اُن میں سے تھا جو ایمان سے پھر گئے تھے اگر یہی ہے تو یہہ شخص مرتد تھا (یہودی اُسے دھکیاتے تھے) کہ وہ آگے ہو کر کچھہ بکے اور ذمہ فساد اور بلوہ کا یہودیوں پر نہ رہے بلکہ اسکندر پر آوے یا شاید وہ یہہ چاہتے ہونگے کہ اسکندر تقریر عیسائیوں کے برخلاف لوگوں کو اُبھارے اور فساد اور بلوہ کا سبب عیسائیوں کو ٹھہراوے (ف) شاید یہہ شخص زبان دراز

اور عیسائیوں کو دکھہ دینیوالا ہوگا یہودیوں نے چاہا کہ اُسے آگے کریں کہ وہ عیسائیوں پر الزام لگادے (ف۲) یہہ سکندر رسمی دھات کے کام میں کاریگر تھا اور اُنہیں سے تھا جو بت بناتے تھے یہہ پیشہ ٹھٹھیرے کا دیر سے دنیا میں چلا آتا ہے (پیدایش ۴-۲۲) پس یہہ شریر ٹھٹھیرا آگے بڑھا اور ہاتھہ سے اشارہ کرکے لوگوں کو چپ کرنا چاہا کہ کچھہ بولے مگر جب لوگ پہچان گئے کہ یہودی آدمی بولنے کو کھڑا ہوا ہے اور سب جانتے تھے کہ یہودی ہمیشہ سے مفسد ہیں اور سارا دینی فساد اُنہیں سے اُٹھتا ہے

۳۴ (۳۴) پر جب اُنہوں نے جانا کہ یہودی ہے تو سب آواز ملا کے دو گھنٹہ کے قریب چلاتے رہے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے

(یہودی ہے) کیونکہ سب بازاری لوگ جانتے ہونگے کہ سکندر کون ہے وہ جان گئے کہ یہودی ہے ضرور کچھہ اپنے مذہب کی بات بولتا ہے اسلئے بلوہ ہے پس اُنہوں نے نہ چاہا کہ یہودی کی بات سنیں اسلئے کہ یہودیوں کو فسادی بت پرستی کا دشمن جانتے تھے (دو گھنٹہ کے قریب چلاتے رہے) تاکہ وہ کچھہ بولنے کا موقع نہ پاوے اور ایسا چلائے کہ سب نے آواز ملائی کہ اُس کی آواز پر اُنکی آواز بلند ہوا اور چیخیں مارنے سے اور چلانے سے ثابت کریں کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے (ف۱) عوام کا چلانا دیوتاؤں کی بزرگی ثابت نہیں کرسکتا ہے یہہ تو مست لوگوں یا دلوانے آدمیوں کی بات ہے اسیطرح آجکل دیکھتے ہیں کہ جب بازار میں مسیح کی منادی ہوتی ہے اور ہندو مسلمان کے مذہب کی جڑ دلیلوں سے کٹجاتی ہے تب بازاری لوگ بڑا شور مچاتے ہیں کہ منادوں کی آواز نہ سُنیں اور شور غل سے سچائی کو دبا دیں آخر کو اُن کے مُنہہ تھک جاتے ہیں اور پھر راستی کی باتیں آہستگی سے سنائی جاتی ہیں یہہ چلانا اور فساد کرنا ہر ملک کے شریروں کا ہتھیار ہے (ف۲) مگر خدا کے لوگ جنہوں نے خدا کی روح پائی ہے وہ کبھی متوالے نہیں ہوتے ہیں وہ ہوش میں رہتے ہیں (۲-۱۳ و ۱۵) پر بنگ نوش اور بازاری لوگ چلاکر ثابت کرتے ہیں کہ وہ شیطان کی روح کے وسیلہ سے مثل مدہوش کے ہیں اور ضرور یہہ ایک قسم کی بیہوشی ہے کیونکہ بری روح نے اُنکے ہاتھوں کو مارپیٹ کے لئے اور اُنکے دلوں کو تاریکی میں چھوڑا ہے اور کذب کا پیالہ اُن کے منہوں میں دیا ہے تب وہ اپنے بتوں کی تعریف میں مست ہوکر سچائی کو بھول جاتے ہیں

۳۵ (۳۵) تب کاتب شہر نے بھیڑ کو ٹھنڈا کرکے کہا اے افسی مردو کون ہے وہ آدمی جو نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑی دیبی ارتمس کا اور مشتری سے گری ہوئی مورت کا پوجاری ہے

(کاتب شہر) یعنے قانون کا محافظ جسکو کوتوال کہتے ہیں آپہونچا اور بولا (مشتری سے گری ہوئی مورت) وہ سمجھتے تھے

کہ مورت ارتمس دیوی کی مشتری ستارے سے گری ہی اور آسمان سے نازل ہوئی ہی تاکہ لوگ اسکی پرستش کریں (ف) رومن کیتھولک بھی کہتے ہیں کہ بعض قدیمی تصویریں مریم صدیقہ کی آسمان سے گری ہیں اور اسیطرح مسلمان کہتے ہیں کہ کعبہ کا کالا پتھر جسے حجر اسود بولتے ہیں آسمان سے گرا ہی کیا تعجب ہی کہ ارتمس دیوی کی مورت کا پتھر اور کعبہ کا حجر اسود بھی آسمان سے گرا ہو کیونکہ کبھی کبھی کہیں بڑے بڑے پتھر آسمان سے گرتے ہیں پر اب لوگ جان گئے ہیں کہ یہہ پتھر پہاڑوں میں سے ایک کشش کے سبب کھنچ کر اوپر کیطرف جاتے ہیں اور کہیں گرتے ہیں اسیطرح کیا تعجب ہی کہ حجر اسود اور ارتمس کی مورت کا پتھر بھی گرا ہوا اور جاہلوں نے سمجھا کہ آسمان سے یہہ پتھر گرا ہی ضرور پوجنے کے لئے خدا نے بھیجا ہی اس غلطی میں مدت تک پھنسے رہے اور آہستہ آہستہ کسی موقع پر اُس کی مورت بھی تراشی گئی ہو کچھہ نشیب و فراز کرکے الحاصل وہ اُسے آسمان سے آئی ہوئی مورت جانتے تھے اور یہی سبب تھا کہ اُسکی اتنی تعظیم کرتے تھے (ف) افسیوں کا شہر اس مندر کا پوجاری ہی یعنے محافظ اور صاف رکھنیوالا (۱۳) شہر تھے اُسی اسیا میں جو دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اس مندر کے محافظ ہیں اور سب میں بڑا محافظ افسیوں کا شہر افسس تھا پس کوتوال نے اہل شہر کی اور دیوی کی تعریف کی اور کہا کہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں گھبرانے کی کچھہ بات نہیں ہی (ف) دیکھو خدا کی شان یہی لوگ جو ارتمس دیوی کو ایسا بڑا جانتے تھے آخر کو آہستہ آہستہ خدا کے پرستار ہو گئے اور وہ دیوی خاک میں ملگئی مت گھبراؤ اِن ہندو مسلمانوں کے شور سے آخر کو سب مغلوب ہونگے اور بہتیرے اُنمیں سے خدا کی پرستش مسیح یسوع میں ہوکے کرینگے یہہ شیخیاں سب ٹوٹ جاوینگی کیونکہ خدا کا مقابلہ انسانی تدبیر سے کرکے کوئی کبھی دنیا میں فتحمند نہیں ہوا ہی سچا خدا سب پر غالب ہی (ف) آسمان سے گرے ہوئے پتھر کو تو لوگ پوجنے پر بڑے خوش ہیں پر وہ جو آسمانوں کے آسمان سے اُتر آیا اور مُنہہ سے بولا اور قدرت کاملہ بھی دکھلائی اور سب کی مدد بھی کی اور سب مشکلات کو حل بھی کیا اور اب سب کو آسمان پر کھینچتا ہی اُس سے نفرت کرتے ہیں جو حقیقی آسمانی ہی اُسے نہیں پوجتے جو پہاڑوں سے کشش کے سبب کوئی پتھر آ پڑتا ہی اُسے خدا بنا لیتے ہیں دیکھو آدمیوں کی دلی تاریکی کہاں تک ہی (ف) اس شہر میں (۳) برس پولوس نے منادی کی پھر تمطاؤس نے کی پھر یوحنا رسول نے کی یہانتک کہ اُسی جگہہ بیٹھکر اپنی انجیل شریف بھی لکھی اور اُسی جگہہ مدفون بھی ہوا کتنی تاریکی کے بعد کتنی روشنی اُس جگہہ میں آگئی یہہ خدا کی شان ہی

۳۶ (۳۶) پس جبکہ یہہ باتیں خلاف کے قابل نہیں ہیں تو واجب ہی کہ چین سے رہو اور بے تدبیر کچھہ مت کرو

یعنے تمہارے تیرتھ کے اور تمہاری دیوی کے برخلاف کوئی نہیں ہی کیونکہ یہہ عقیدہ سب کا مسلم ہی ایک دو شخص اگر مخالف بھی ہوں تو اُنسے کیا ہو سکتا ہی کچھہ نقصان نہیں کر سکتے پس تم کیوں بے چین ہو آرام سے رہو اور جو کچھہ کرتے ہو تدبیر سے کرو نہ گھبراکے بلوہ سے

۳۷ (۳۷) کیونکہ یہہ مرد جنکو تم یہاں لائے ہو نہ مندر کے چور نہ تمہاری دیوی کی تکفیر کرنیوالے ہیں

یہانسے ظاہر ہی کہ پولوس نے اور اُسکے ساتھیوں نے اگرچہ علی العموم کہا کہ بت پرستی گناہ ہی اور عبادت اُسی اکیلے سچے زندہ خدا کی کرنا چاہئے مگر اُنکے خاص مندر اور مورت کی توہین ہرگز نہیں کی تھی اور نہ اُنکو کچھہ نقصان پہونچایا تھا (ف) مناد وں کو یہانسے سیکھنا چاہئے کہ منادی میں کسی کے مذہب کی خصوصیت کے ساتھہ توہین نہ کریں تاکہ فساد نہ اُٹھے بلکہ دلایل سے اُنہیں قایل کریں ایسی باتیں بولیں کہ وہ خود اُن باتوں کا نتیجہ نکال کے اپنے مذہبوں کو چھوڑ دیں یہہ قدیمی دستور عیسائیوں کی منادی کا ہی اِسمیں نہ حاکم ہاتھہ ڈال سکتا ہی اور نہ عوام مگر احمقانہ طور پر اُن بزرگوں کا نام لینا اور اُن کی توہین کرنا منادی کی لیاقت کے برخلاف ہی (تکفیر) یعنے ایسا کچھہ نہیں کہا جس سے اُن کے دل رنجیدہ ہوتے اگر یہہ بزرگ کبھی دیوی کو گالی دیتے یا بے عزت کرتے تو ضرور اِس وقت اسبات کا بھی ذکر کسی نہ کسی سے ہوتا یہہ صاف اور پاک منادی پر ایک بے ایمان کی گواہی ہی (ف) بعض مناد کہا کرتے ہیں کہ ہم لاچار ہیں وہ ہمیں اُبھارتے ہیں تب ہم اُن کے بزرگوں کے اوصاف دکھلاکے بتلاتے ہیں کہ وہ ایسے بُرے تھے اگرچہ یہہ ایک معقول عذر تو ہی مگر روحانی آدمی کے لئے نہ ایسی دلیل بس ہی بلکہ وہ نمونہ دیکھنا چاہئے جو (یہودا ۹) میں ہی کہ مقرب فرشتے میکائیل نے مباحثہ کے وقت شیطان کو ملامت نہیں کی اور نہ اُسے لعن طعن کیا بلکہ کہا کہ خدا تجھے ملامت کرے صبر کیا اسیطرح تم بھی کیا کرو ۔ اوپر کے طور پر فتحمند ہوکے آنے سے نیچے کے طور پر شکست کھا کے بازار سے آنا زیادہ مفید ہی پس ہوشیار ہوا اور اپنی عادات کو سُدھارو کیونکہ توہین سے آدمی کا دل زخمی ہوتا ہی صحت نہیں پاتا پر تم صحت بخشنے کے لئے گئے ہو ۔ سچا دین لعن طعن سے نہیں پھیلتا ۔ ایسے بُرے ہتھیار مسیح نے تمہیں نہیں بندھوائے یہہ تم نے انہیں غیر قوموں سے لیکر آپ باندھے ہیں

۳۸ (۳۸) پس اگر دمیطریوس اور آسکے ہم پیشہ کسی پر دعویٰ رکھتے ہوں تو عدالت ہوتی ہی اور حاکم ہیں ایک دوسرے پر نالش کرے

(عدالت ہوتی ہی) یعنے کچہری کے خاص دن مقرر ہیں (حاکم ہیں) تاکہ عدالت کریں شہر بغیر حاکموں کے نہیں ہی کہ لوگ بلوے کریں حاکم تو موجود ہیں وہاں جاکے نالش کریں بعد تحقیقات مجرم کو سزا ہوگی

۳۹ (۳۹) پر اگر کچھ اور چاہتے ہو تو شرعی مجلس میں فیصل ہوگا

یہانتک شیریں زبان سے کیسی عمدہ باتیں اس کو توال نے سنائیں اور معقول دلیلوں سے بلوے کی اور غصہ کی آگ کو فرو کیا اور جو کہا سو واجب اور درست کہا (ف) فساد نہ تلوار سے مگر میٹھی زبان سے تھم جاتا ہی

۴۰ (۴۰) کیونکہ ہم اس خطرے میں ہیں کہ آج کے باعث ہم پر فساد کی نالش ہو اِسلئے کہ کوئی سبب نہیں کہ اِس ہنگامہ کا جواب دیسکیں

اب وہ اُنہیں مجرم ٹھہراتا ہی اور قانون سے ڈراتا بھی ہی اور کیسی عمدہ عبارت میں بولتا ہی جسکا حاصل یہہ ہی کہ میں جو حاکم ہوں اور شہر میرے سپرد ہی میں اُس بلوہ کا جواب اور عذر حکام بالا کے سامہنے کیا پیش کرسکتا ہوں اگر کوئی حاکم بالا پوچھے کہ کیا سبب تھا جو ایسا بلوہ ہوا جسمیں خونریزی کا خوف تھا تو میں کیا بتلاؤنگا صرف یہی کہ دمیطریوس سونار نے اپنے ہم پیشہ لوگونکو لیکر عیسائیوں پر بلوہ کیا اگر اُسکا کسی پر دعویٰ تھا تو وہ نالش کرتا وہ تو خود سر ہو کے آپ حکومت کرنے لگا اس صورت میں کیا ہوگا یہہ تو عدالت کی مخالفت ہی کہ لوگ آپ اپنے دشمنوں پر ہاتھہ ڈالیں

۴۱ (۴۱) اور یہہ کہکے مجلس کو برخواست کیا

پتھر کی بیٹھک۔ یا بنچوں پر سے لوگ اُٹھہ کھڑے ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی لوگ ادہر اُدھر چلے گئے (ف) عیسائیوں کو یعنے گایوس وارسطرخس کو اُن مخالفوں کے ہاتھہ میں اُسنے نہیں چھوڑا بلکہ چھوڑا لیا اور چھوڑ دیا (ف) دیکھو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی یوں مدد کرتا ہی اتنے بڑے بلوہ میں سے جیتے آئے یہہ محافظت کبھی خدا تعالیٰ دوستوں کے ہاتھہ سے اور کبھی مخالفوں کے ہاتھہ سے بھی عنایت کرتا ہی اسبات پر خدا کا شکر ہوا اور بھروسہ میں مضبوط ہونا چاہیے (ف) جب حاکم ہوشیار اور منصف ہوتے ہیں تب شہروں میں سب غریب غربا کو کیسا آرام ہوتا ہی ایسی بات پر بھی خدا کا شکر واجب ہی کہ اُسنے اچھے حاکم دیئے غریبوں کا دل ایسے حکام کو دعاء خیر کرتا ہی کیونکہ ایسے حاکم خدا کی بخشش ہیں پر برے حاکم بطور بلا کے آدمیوں پر نازل ہوتے ہیں اُنسے شہر میں بے چینی ہوتی ہی اور سب اُنہیں بد دعا کرتے ہیں پس حاکموں کو بھی چاہیئے کہ اِس مقام سے کچھہ سیکھیں

بیسواں باب

(۱) جب شور اور غل تھم گیا تھا پولوس شاگردوں کو اپنے پاس بلاکے اور وداع ہوکے روانہ ہوا کہ مقدونیہ کو جائے

اس حصہ میں جو باتیں آتی ہیں اکثر ہیں جو خطوط میں سے نکلتی ہیں چنانچہ ذیل میں دکھلایا جائیگا (مقدونیہ میں جائے) نہ انکے خوف سے اور نہ اُنکے نکالنے سے مگر اپنی خوشی سے چنانچہ اس فساد سے پہلے اُسنے آپ ارادہ کیا تھا کہ بعد عید پنتکوست کے افسس کو چھوڑیگا (اقرنتی ۱۶-۸) (ف) پولوس اُس مزدور کی مانند نہیں بھاگ گیا جو بھیڑیا آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہی- ہرگز نہیں بلکہ جب لڑائی تمام ہوئی اور صلح ظاہر ہوئی تب وہ گیا اور بھائیوں کو برکت کے ساتھہ اور دعاوں کے ساتھہ اور آنسوؤں کے ساتھہ اور وعدوں کے ساتھہ اُس نے چھوڑا (ف) پہلے اُسکا ارادہ تھا کہ مقدونیہ کی راہ سے یروشلم کو جاوے (۱۹-۲۱) مقدونیہ و اخیہ میں سے گذرکے یروشلم کو جاوے اسکی تفصیل یوں ہی کہ اکثر جہاز قرنتس سے افسس کو جایا کرتے تھے دیکھو ایک جہاز میں پولوس افسس میں آیا تھا اور دوسرے جہاز میں اپلوس قرنتس کو چلا گیا تھا (۱۸-۱۸ و ۲۷) ایک روز جب پولوس افسس میں تھا تو اُس کے پاس کئی ایک بیٹے یا غلام ایک یونانی بی بی گلوی نام کے قرنتس سے آئے اور تین اور آدمی بھی قرنتس کے آئے جنکے نام یہہ ہیں استیفنس- فورتوناتس- اکائیکس اور یہہ لوگ اسلئے آئے تھے کہ پولوس سے بعض سوالات کے جواب حاصل کریں (اقرنتی ۱۶-۱۷) اور میں استیفان اور فورتوناتس اور اخائکس کے آنے سے خوش ہوں کیونکہ اُنہوں نے تم سے جو کم ہوا سو بھر دیا (اقرنتی ۷-۱) جن باتوں کی بابت تم نے مجھے لکھا سوالخ ان کی زبانی پولوس نے سُنا کہ قرنتس میں لوگ فرقے فرقے ہوگئے ہیں اور کلیسیا میں بڑا تفرقہ پڑ گیا ہی (اقرنتی ۱-۱۱ و ۱۲) کیونکہ کلوئی کے لوگوں سے تمہاری بابت ای بھائیو مجھے معلوم ہوا کہ تم میں جھگڑے ہیں میرا مطلب یہہ ہی کہ تم میں سے ہر ایک کہتا ہی کہ میں پولوس کا میں اپلوس کا میں کیفا کا میں مسیح کا ہوں (اقرنتی ۳-۳) جبکہ تم میں ڈاہ اور جھگڑا اور پھوٹ ہی تو کیا جسمانی نہیں ہو (اقرنتی ۱۱-۱۸) میں سُنتا ہوں کہ جب کلیسیا میں جمع ہوتے ہو تمہارے بیچ اختلاف ہیں اور اُسکو تھوڑا سا یقین جانتا ہوں- اسکے سوا پولوس نے یہہ بھی سُنا کہ وہاں کے عیسائی کچھہ کچھہ بدوں کے ہمنشیں ہونے لگے ہیں اور اُنکے گناہوں میں شریک بھی ہوئے ہیں (اقرنتی ۵-۱۱ و ۱۳) میں اُنکے ساتھہ میل رکھنے کو بلکہ کھانا کھانے کو بھی منع فرماتا ہی

اسیلئے کہ بدی کا خمیر اُن میں تاثیر نہ کرے (۱ قرنتی ۶-۱۹ و ۲۰) میں کہتا ہے کہ تمہارا بدن روح القدس کی ہیکل ہے اور تم قیمت سے خریدے گئے ہو پس بدن سے اور روح سے خدا کی عزت کرو (۱ قرنتی ۱۰-۳۱) سارے کام خدا کے جلال کے لئے کرو اور یہہ بھی سُنا کہ بعض اُنہیں سے انجیل کے حق میں بھی اعتراض کرتے ہیں یہہ کہہ کے کہ قیامت نہ ہوگی یعنے قیامت کا اعتقاد اُنکے دل میں سے اُڑگیا ہے وہ منکر قیامت ہوگئے ہیں (۱ قرنتی ۱۵-۱۲) تم میں سے کئی ایک کیوں کہتے ہیں کہ مردوں کی قیامت نہیں ہے۔ اور یہہ بھی سُنا کہ بعض اُن میں سے گمان کرتے ہیں کہ اب پولوس قرنتس میں نہ آویگا (۱ قرنتی ۴-۱۸) بعض یہہ سمجھ کے پھولتے ہیں کہ میں تمہارے پاس نہیں آئیگا

پس اُسکا جو وہ ارادہ تھا کہ افسس سے اُٹھ کے قرنتس کو جاوے اور پھر مقدونیہ کو اور پھر مقدونیہ سے قرنتس میں آوے تاکہ دوبارہ اُنہیں فایدہ پہونچاوے (۲ قرنتی ۱-۱۵ و ۱۶) پر جب اُسنے یہہ حال اُنکا سُنا تو اپنا ارادہ بدل ڈالا اور مناسب نہ سمجھا کہ دفعتاً وہاں جاوے کیونکہ اُسنے سمجھا کہ ایسی حالت میں وہاں جانے کے بعد ضرور ہوگا کہ کلیسیا میں سے بعض شریروں کو سزا دلائی جاوے پر وہ سزا دلانا نہیں چاہتا تھا بلکہ توبہ چاہتا تھا (۲ قرنتی ۱-۲۳) تم پر رحم کرکے اب تک قرنت میں نہیں آیا (۲ قرنتی ۷-۸) کو بھی دیکھو۔ پس پولوس نے اپنا ارادہ بدل ڈالا کہ افسس سے مقدونیہ کو چلا گیا اور اپنے جانیکے عوض میں اُسنے اُنہیں قرنتیوں کا پہلا خط اُنہیں لوگوں کے ہاتھ سے لکھہ بھیجا یعنے اُن تین اشخاص کے ہاتھ سے جو قرنتیوں کا خط جسمیں سوال تھے لیکر آئے تھے جنکا ذکر (۱ قرنتی ۱۶-۱۷) میں ہے

یہہ سوالات جو کلیسیاء قرنتس سے یہہ لوگ لائے تھے وہ یہہ سوال تھے (۱) شادی کے حق میں سوال تھا (۲) بتوں کے چڑھاوے کی بابت سوال تھا (۳) عورتوں کے لئے گرجا میں منادی کرنے کی بابت سوال تھا۔ مگر اُن فسادوں کا کچھہ ذکر اُس خط میں نہ تھا جو اُن کے درمیان ہورہے تھے اُنہوں نے اپنے فسادوں کو چھپایا تھا۔ لیکن کلوئی کے بیٹوں سے یا غلاموں سے ان فسادوں کا حال بھی پولوس کو معلوم ہوگیا (۱ قرنتی ۱-۱۱) اسلئے اُسنے ان فسادوں کے دفعہ کے لئے بھی اور اُنکے سوالات پیش شدہ کے جواب بھی اس پہلے خط میں قرنتیوں کو لکھے

(ف) پولوس نے اس پہلے خط کے ساتھہ اُن تین آنیوالے بھائیوں کے ہمراہ تمطاؤس کو بھی وہاں بھیجدیا تھا (۱ قرنتی ۴-۱۷) اسواسطے میں نے تمطاؤس کو جو خداوند میں میرا عزیز اور دیانتدار فرزند ہے تمہارے پاس بھیجا کہ وہ میری راہیں جو مسیح میں ہیں جسطرح میں ہر کہیں ہر کلیسیا میں سکھلاتا ہوں تمکو یاد دلاوے (۱ قرنتی ۱۶-۱۱ و ۱۲) اور اگر تمطاؤس آوے تو خبردار کہ تمہارے پاس بے خوف رہے کیونکہ وہ میری طرح خداوند کا کام کرتا ہے پس کوئی اُسکو حقیر نہ سمجھے بلکہ اُسے سلامت آگے روانہ کیجیو کہ میرے پاس پہونچے کیونکہ میں اُس کی راہ دیکھتا ہوں کہ بھائیوں سمیت آوے

پولوس چاہتا تھا کہ اسوقت تطاؤس وغیرہ کے ساتھ یہہ خط لیکر اپلوس بھی پھر قرنتس کو جاوے کیونکہ افسس میں آگیا
تھا اور اپلوس کو اسلئے بھیجنا چاہتا تھا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ میں اپلوس کا میں پولوس کا اِس بات پر فیصلہ اپلوس سے
ہو جاوے کہ وہ خود جا کر اُنہیں سمجھاوے کہ کوئی کسیکا نہیں ہے مگر سب مسیح خداوند کے ہیں لیکن اپلوس نہ گیا (۱ قرنتی
۱۶-۱۲) رہا اپلوس بھائی سو میں نے اُس سے بہت التماس کیا کہ تمہارے پاس بھائیوں کے ساتھ جاوے پر اُس کا
ارادہ مطلق نہ تھا کہ اب جاوے پر جب فرصت پاویگا تب جاویگا (ف) اصل میں اُس نے تطاؤس کو مقدونیہ میں
بھیجا تھا (اعمال ۱۹-۲۲) مگر یہہ کہا کہ تو قرنتس کی راہ سے مقدونیہ کو جا اور ان بھائیوں کے ساتھ قرنتس میں جاکے
اُنہیں کچھہ فایدہ پہونچا اور پھر مقدونیہ میں چلا آ میں خود بھی مقدونیہ کو جاتا ہوں مگر نہ قرنتس کی راہ سے پر دوسری راہ سے
میں جاؤنگا - پس جب تطاؤس قرنتس میں چلا گیا اور اپنا کام کرکے مقدونیہ میں پھر آگیا اور قرنتیوں کی حالت کا بیان کیا
تب پولوس نے اپنا دوسرا خط قرنتیوں کو لکھا اور مقام فلپی سے لکھا تھا جو علاقہ مقدونیہ میں ہے (۲ قرنتی ۱-۱) کو دیکھو
(ف) جب پولوس انہیں رخصت کرکے مقدونیہ کو گیا تو وہ طرواس کی راہ سے گیا تھا پہلے بھی ایک دفعہ اس جگہہ میں آیا تھا
مگر منادی نہیں کی تھی (اعمال ۱۶-۸) یعنے بہت اچھی طرح سے وہاں محنت نہیں کی تھی اب خاص اسی سبب سے اُسطرف
کو گیا دیکھو کیا لکھا ہے (۲ قرنتی ۲-۱۲) میں

(ف) یہہ وہ ملاقات طرواس نسے نہیں ہے جسکا ذکر (اعمال ۲۰-۶) میں ہے کہ سات دن وہاں رہے تھے مگر یہہ
ملاقات اس آمد کے چند مہینے پیشتر ہوئی تھی جب مقدونیہ کو جاتا تھا (۲۰-۶) والی ملاقات اُسوقت کی تھی جب مقدونیہ
سے واپس آیا تھا اب جو مقدونیہ کو جاتے وقت طرواس میں آیا تو اُسوقت وہاں کھلا ہوا دروازہ خداوند کی طرفسے پایا
جسکا ذکر (۲ قرنتی ۲-۱۲) میں ہے اور اسوقت وہاں کلیسیا کی بنیاد ڈالی دیکھو (ایت ۷) میں جب تیسری بار وہاں آیا اور ایک
ہفتہ وہاں کاٹا تو وہاں کلیسیا موجود تھی جس کی بنیاد دوسری ملاقات میں ڈال گیا تھا (ف) ایک اور سبب طرواس میں
جانیکا یہہ بھی تھا کہ طیطس سے بھی ملاقات ہو جائے (۲ قرنتی ۲-۱۳) اُسکا ارادہ تھا کہ طرواس میں طیطس سے ملاقات کرکے
اُسکو بھی قرنتس میں روانہ کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسنے اُسے بھی قرنتس کو بھیجدیا (۲ قرنتی ۱۲-۱۸) معلوم نہیں ہے کہ طیطس
اُس پہلے خط کے ساتھہ گیا یا نہیں ظاہر تو ایسا ہے کہ خط اول کے بعد جب وہ ملا تو اُسے اور اُسکے ساتھہ ایک اور بھائی کو بھی
جسکا نام نہیں لکھا بھیجدیا تھا اور اس مطلب سے بھیجا تھا کہ پہلے خط کا نتیجہ طرواس میں جلد واپس آکے اُسے سنا دے
پر وہ جلد نہ آیا اِسلئے وہ کہتا ہے کہ اگرچہ طرواس میں دروازہ کھلا تھا تو بھی میں نے کچھہ آرام نہیں پایا کیونکہ طیطس نہیں ملا یعنے
واپس نہیں آیا کہ تمہاری بابت مجھے خبر دیوے اُسنے آنے میں دیری کی تب وہ طرواس کو چھوڑکر فلپی میں چلا گیا وہ سمجھا

کہ طیطس کی دیری کا سبب یہی ہوگا کہ قرنتس میں کچھہ درستی نہیں ہی تب مناسب جانا کہ طرواس کے بھائیوں سے رخصت لیکر علاقہ مقدونیہ یعنے فلپی کو جاوے (۲ قرنتی ۲-۱۳) اور ایک سبب طیطس کے بھیجنے کا یہہ بھی تھا کہ قرنتیوں سے کچھہ چندہ یروشلم کے غریب عیسائیوں کے لئے منگوائے (۱ قرنتی ۱۶-۱ و ۲) اور اسی کا ذکر کرتا ہی (۲ قرنتی ۸-۶) میں کہ ہم نے طیطس سے درخوست کی کہ جیسا اُسنے شروع کیا تھا ویسا ہی تمہارے درمیان بھی اُس انعام کو پورا کرے (ف) طرواس سے چلکے فلپی میں آگیا اور یہاں اُسنے ایک مضبوط کلیسیا پائی یہہ کلیسیا لوقا کے وسیلہ سے مستحکم اور استوار ہوئی تھی کیونکہ لوقا وہاں رہتا تھا دیکھو (۱۶-۴) میں ہی کہ وے روانہ ہوئے یعنے وہ چلے گئے اور میں لوقا کتاب کا کہنیوالا فلپی میں رہگیا تھا (ف) جب فلپی میں آگیا تو دیکھا کہ اب تک بھی طیطس نہیں آیا تب اُسے زیادہ بے چینی ہوئی اسی کا ذکر (۲ قرنتی ۷-۵) میں ہی جب ہم مقدونیہ میں تھے ہمارے جسم کو کچھہ آرام نہ تھا بلکہ ہم ہر طرح کی مصیبت میں گرفتار تھے باہر لڑائیاں اندر دہشتیں- آخر کو طیطس آگیا تب اُنکو بڑی تسلی ملی اُن باتوں کے سُننے سے جو اُسنے سُنائیں (۲ قرنتی ۷-۶ سے ۱۳) تک پڑھو- طیطس نے سنایا کہ قرنتیوں نے اُس پہلے خط کو کانپتے اور تھرتھراتے ہوئے بڑے خوف کے ساتھہ لیا اور طیطس کو بھی قبول کیا (۲ قرنتی ۷-۱۵) اور ساری ملاقات کو فروتنی کے ساتھہ قبول کر لیا (۲ قرنتی ۷-۷ و ۸) اور اپنی چال بھی سدھاری (۲ قرنتی ۷-۱۱) اِسلئے پولوس کا دل نہایت خوش ہوگیا- اور دوسرا خط قرنتیوں کو لکھا اور اُسی مقام یعنے فلپی سے طیطس اور دو اور شخصوں کے ہاتھہ بھجوایا اور خدا کی بہت تعریف کی تو بھی قرنتس میں بعض ایسے عیسائی بھی تھے جو برابر گناہ کرتے تھے دیکھو (۲ قرنتی ۱۰-۱ و ۱۲-۲۰ و ۲۱ و ۱۳-۲ و ۱۰) ظاہر ایسا ہی کہ لوقا بھی اس دوسرے خط کے ساتھہ گیا تھا اور اُن دو میں سے ایک تھا (۲ قرنتی ۸-۱۸ و ۲۲) اور دوسرا شخص شاید تروفیمس تھا (اعمال ۲۰-۴) پولوس چاہتا تھا کہ غریبوں کا چندہ بھی وہ لوگ اپنے ساتھہ لاویں (۲ قرنتی ۸-۲۲ و ۲۳) (ف) جب یہہ دوسرا خط اُسنے طیطس وغیرہ کے ہاتھہ سے روانہ کیا تھا تو آپ (الرکن) میں چلا گیا تھا جو بحر یونان اور اٹلی کے درمیان ہی یعنے بحر آدریا پر ہی (رومی ۱۵-۱۹) میں نے یروشلم سے لیکے چاروں طرف الرکن تک مسیح کی خوشخبری پھیلائی اور ادھر چلے جانے کا سبب یہہ بھی تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ جیسے پہلے خط کی تاثیر اچھی ہوئی ہی ویسے ہی میرے دوسرے خط کی تاثیر بھی اُن میں خوب ہووے اور اس تاثیر کے لئے کچھہ دیر تک وہاں نہ جاوے اِسلئے الرکن کا سفر کر گیا دیکھو اچھا سوداگر نہ صرف نفع ڈھونڈھتا ہی مگر پہلے نفع کی حفاظت بھی کرتا ہی پولوس نے صرف یہی نہیں چاہا کہ روحوں کو کماوے مگر یہہ بھی چاہا کہ اُن کی حفاظت کرے

(۲) اُن اطراف سے گذر کے اور اُنہیں بہت نصیحت کر کے یونان میں آیا ۲

یہہ تو معلوم ہو کہ افسس میں دیمیطریوس سونار کا فساد ماہ مئی میں ہوا تھا اور اُسکے بعد پولوس جلدی وہاں سے روانہ ہوگیا تھا اسوقت سے لیکر جب تک کہ طرواس میں دوبارہ آیا جب مقدونیہ سے واپس ہوا تھا تو عید فسح کے بعد دوسرے سال میں دس مہینے کا عرصہ ہوگیا تھا اور انہیں دس مہینوں میں سے تین پچھلے مہینے یونان میں گذرے تھے (۲۰-۲ و ۳) اور پہلے کے سات مہینے مقدونیہ اور الرکن کے سفروں میں تمام ہوئے تھے پس طرواس میں پہلی ملاقات کے وقت چندروز ہی رہا ہوگا جب مقدونیہ کی راہ پر تھا (۲ قرنتی ۲-۱۲ و ۱۳) وہانسے جہاز میں سوار ہوکے نیاپلس کو چلا گیا تھا (اعمال ۱۶-۱۱ و ۱۲) پھر طیطس کو فلپی میں ملا تھا (بہت نصیحت) یعنے جب کہ قرنتیوں کو نصیحت دیتا تھا تو اُسی حالت میں فلپیوں کو بھی بہت نصیحت دیتا اور اپنے پہلے ارادہ کا دوسرا حصہ اب پورا کرتا تھا (۱۹-۲۱) وہاں اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہو کہ مقدونیہ سے ہوکر اخیہ کو جاؤنگا (ف۱) جب پولوس نے اپنا پہلا خط افسس سے قرنتیوں کو لکھا تھا تو اکلا و پرسکلا نے اپنا سلام اُس خط میں اہل قرنت کے لئے بھیجا تھا اور اُسوقت یہہ دونوں میاں بی بی اپنے گھر پر افسس میں تھے (۱ قرنتی ۱۶-۱۹) اسکے بعد یہہ دونو شخص روم کو چلے گئے تھے کیونکہ چند مہینوں کے بعد جب پولوس نے رومیوں کو خط لکھا تو وہ لوگ اُسوقت روم میں تھے اور اسلئے اُنہیں سلام لکھا (رومی ۱۶-۳ و ۴) اسکے بعد یہہ دونوں افسس میں واپس چلے آئے تھے جب پولوس قید ہوا تھا تو وہ لوگ افسس میں تھے (۲ تمطاؤس ۴-۱۹) (ف۲) لکھا ہو کہ اُنہیں نصیحت کرکے یونان میں آیا (یونان سے مراد قرنتس ہو) جیسے پہلی آیت میں لفظ مقدونیہ ملک کی نسبت ہو حال آنکہ شہر فلپی میں تھا جو علاقہ مقدونیہ کا ہو اسیطرح اِس جگہ لفظ یونان مراد قرنتس شہر سے ہو اب وہ قرنتیوں کے پاس آگیا (ف۳) تین مہینے تک وہاں رہا (آیت ۳) اور اس ملاقات کا احوال اور کچھہ معلوم نہیں ہو مگر اتنا جانتے ہیں کہ قرنتس میں آکے گایوس کے گھر میں مہمان تھا (رومی ۱۶-۲۳) اُسکا گمان یوں ہوا کہ اب یہاں کام مشکل سے ہوگا کیونکہ بڑی پھوٹ اُس کلیسیا میں تھی تو بھی ایمانداروں کی ایک جماعت اُسے وہاں ملی تھی اور شاید اُسنے قرنتس میں ہوتے ہوئے نزدیک نزدیک کی اور کلیسیاؤں کی بھی ملاقات کی ہو۔ اور یہہ بھی جانتے ہیں کہ اسوقت اُسنے یہانسے یعنے قرنتس سے رومیوں کو اپنا خط لکھا تھا (رومی ۱۵-۲۵ و ۲۶) اور یہہ خط فیبی عورت کے ہاتھہ سے بھیجا تھا یہہ بی بی کنکریہ کی خادمہ تھی اور مالدار بھی تھی اپنے کسی کام کے لئے روم کو جاتی تھی تب اُسکے ہاتھہ سے خط بھی بھیجدیا (رومی ۱۶-۱)

• (ف۱) اگرچہ اِسوقت پولوس کو قرنتس میں کچھہ لوگ ایماندار بھی ملے تھے تو بھی وہاں کی کلیسیا میں بہت جھگڑے فساد اور شرارتیں تھیں اِسیواسطے کلیمنس روم کے اُسقف نے جسکا ذکر (فلپی ۴-۳) میں ہو اِسوقت کے کچھہ عرصہ کے بعد اہل قرنت کو ایک خط لکھا تھا اور اُنھیں بہت سی ملامت جدائیوں کے سبب کی تھی یہہ بھی معلوم ہو کہ کلیمنس نے اپنا خط یروشلم کی

بربادی سے پہلے بھیجا یعنی پولوس کی موت کے برس یا دو برس کے بعد اُس خط میں اسقف موصوف نے اہل قرنت کی تعریف بھی کی تھی ایمان اور عبادات اور مہمان نوازی اور علوم دینیہ کی ترقی کے بارہ میں اور اُنہیں سخی اور فروتن بتلایا تھا مگر یہہ بھی پوچھا تھا کہ پھر تمہارے درمیان غضب اور جدائیاں فساد اور لڑائیاں کیوں ہیں کیوں مسیح کے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہو اور اپنے بدن کی سرکشی کرتے ہو پس یہہ حالت اُن کی تھی اور یہی گمان پولوس نے کیا تھا جب دوسرا خط اُنہیں لکھا تھا (۲ قرنتی ۱۲-۲۱) مگر اس ملاقات میں جو کچھ پولوس نے وہاں کیا اُسکا کچھ ذکر نہیں لکھا ہے (ف) حاصل آنکہ پولوس کہتا ہے کہ میں اب تیسری بار تمہارے پاس آتا ہوں (۲ قرنتی ۱۱-۱۴) پہلی ملاقات تو ظاہر ہے جو شروع میں ہوئی اور دوسری ملاقات جس کا ذکر چھوڑا گیا ہے وہ اُسوقت ہوئی تھی جبکہ وہ افسس میں تین برس تک رہا تھا اور اب (آیت ۲) جو یونان میں آنے کا ذکر ہے یہی تیسری ملاقات ہے

(۳) اور تین مہینے کے بعد جب وہ جہاز پر سوریا کو جانیوالا تھا اور یہودی اُسکی گھات میں لگے تب اُس کی یہہ صلاح ہوئی کہ مقدونیہ کی راہ سے پھرے ۳

شاید اُسنے ارادہ کیا کہ قنکریہ کے بندر سے جہاز پر سوار ہوکے یروشلم کو جاوے کیونکہ اُس کا ارادہ تھا کہ میں یروشلم کو جاؤں اور پھر روم میں پہونچوں (رومی ۱۵-۲۸ و اعمال ۱۹-۲۱) پر یہودیوں کو اپنی گھات میں دیکھکر ارادہ بدلا اور مقدونیہ کی راہ سے پھرنے کا ارادہ کیا (ف) وہ خوف خطرہ سے بھی اپنی حفاظت کرتا تھا جبتک کہ وقت نہ آوے کیونکہ جسنے یہہ کہا کہ بدن کے قاتلوں سے مت ڈرو اُسنے یہہ بھی کہا کہ آدمیوں سے خبردار رہو۔ اب مقدونیہ کو جاتا ہے اور یہہ پچھلی ملاقات اُنسے ہے اِسکے بعد پھر مقدونیہ میں نہیں آویگا اُسوقت تسلونیقیہ اور بیریا اور فلپی کے بھائیونکو بھی دیکھتا گیا اور پھر وہاں نہیں آیا (ف) دیکھو اِسوقت خشکی کے سفر میں اتنا بہت وقت خرچ کیا حال آنکہ اُسے جلدی جانے کی ضرورت تھی تاکہ مقرری وقت پر یروشلم میں پہونچے یہہ وقت اسلئے خرچ کیا کہ اُن بھائیوں سے آخری ملاقات کرتا جاوے

(۴) اور سوپاتر بریائی اور ارسطرخس اور سکوندس جو تسلونیقی کے تھے اور گایوس دربی اور تمطاؤس اور تخکس اور ترفمس جو اسیا کے تھے اسیا تک اُس کے ساتھہ گئے ۴

یہہ لوگ یروشلم کو پولوس کے ساتھہ گئے تھے تاکہ نامختون عیسائیوں کا نمونہ ہوویں پولوس کے خاص مختون کا پھل اور اِسلئے بھی کہ غیر قوم کا چندہ جو ساتھہ تھا یروشلم میں غربا مقدسین کو پہونچا دیں (ف) چندہ کا بہت ذکر

آتا ہو (۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۵ و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب تمام رومی ۱۵-۲۵ سے ۲۷) پس پولوس نے یروشلم کے غریبوں کے لئے بہت کوشش کی تھی یہہ وہ غریب تھے جنہوں نے ابتدا میں وقت اور کال اور قحط کے وقت بہت سا مال کھویا تھا (اعمال ۴-۳۲ سے ۳۷) یروشلم میں پولوس نے عیسائیوں کو بہت ستایا جب وہ اندھیرے میں تھا جب روشنی میں آیا تو اُسنے اُسجگہ کے لوگوں کی بہت خدمت کی - اسکے سوا پطرس اور یوحنا اور یعقوب نے پولوس سے درخواست بھی کی تھی کہ یہہ کام ہمارے غریب بھائیوں کے لئے کرے سو اُسنے کیا دیکھو گلاتی ۲-۹ و ۱۰) کو (ف) یہہ چندہ خاص مقدونیہ و اخیا کی کلیسیا سے ہوا تھا (رومی ۱۵-۲۶) یعنے فلپی سے تسلونیقیہ سے بریا سے اور قرنتس سے اور بعض اور کلیسیاؤں سے بھی مثلاً گلاتیہ سے (۱ قرنتی ۱۶-۱) اور شاید افسس سے بھی ہوا ہو (اعمال ۲۰-۲۵) پولوس نے چاہا کہ سارے غیر قوم عیسائی اس میں شریک ہوویں اسلئے حکم دیا کہ ہفتہ بہفتہ کیا کریں (۱ قرنتی ۱۶-۲) اگر کوئی تھوڑا سا دیتا ہو مگر ہفتہ بہفتہ دیتا ہو تو بھی بہت ہو جائیگا - حکم تھا کہ ہفتہ کے پہلے روز یعنے ہر اتوار کو کیا کریں اور ہر کوئی اپنے مقدور کے موافق دیوے (۱ قرنتی ۱۶-۲) اپنی تنخواہ یا مزدوری کا یا کسی اور طرح کی کمائی کا مثلاً تجارت کا یا زراعت کا ایک خاص حصہ دیا کریں - مگر ہمیشہ دسواں حصہ دینے کا دستور تھا قدیم سے بموجب حکم الہی کے دیا جاتا تھا (پیدایش ۲۸-۲۲ و احبار ۲۷-۳۰ و ۲ تواریخ ۳۱-۵ و ۶ و ۱۲ و نحمیا ۱۳-۱۲ و ملاکی ۳-۱۰) نہ تنگ دلی سے (۲ قرنتی ۹-۷) نہ اس سبب سے کہ اور لوگ بھی دیتے ہیں بلکہ غریبوں کی فکر کے سبب سے اپنا فرض جانکے (رومی ۱۵-۲۷) یہودیوں سے غیر اقوام کو روحانی نعمتیں پہونچی تھیں تب غیر اقوام پر بھی فرض تھا کہ اپنی جسمانی چیزیں اُنہیں دیں تاکہ برابری ہو جاوے (۲ قرنتی ۸-۱۳ و ۱۴) اسکا یہہ مطلب نہ تھا کہ کوئی غریب نرہے یا کوئی بڑا دولتمند نہ ہووے بلکہ یہہ مطلب تھا کہ جنکے پاس ہو وہ اُنکی مدد کریں جن کے پاس نہیں ہو (یوحنا ۱۲-۸) جیسے بنی اسرائیل نے من کے بارہ میں کیا تھا (خروج ۱۶-۱۸) فلپی اور تسلونیقیہ والوں نے غریبی کی حالت میں بھی دیا تھا (فلپی ۴-۱۵ و ۱۶) اور ایک خاص سبب یہہ بھی تھا کہ مسیح نے بھی ہمارے لئے یوں کیا تھا کہ وہ غریب ہوا ہمارے لئے (۲ قرنتی ۸-۹) تاکہ ہمیں سب کچھ دیوے (۱ قرنتی ۳-۲۱ سے ۲۳) یہہ اُس کی بخشش بیان سے باہر ہو (۲ قرنتی ۹-۱۵) پس جیسے لوگ دیتے ہیں ویسے پاوینگے بھی (۲ قرنتی ۹-۶ و امثال ۱۹-۱۷ و ۱۱-۲۴ و ۲۵) اور (متی ۱۰-۴۲ و اعمال ۲۰ ... گلاطیوں ۶-۱۰ و ۱۹) اس دینے سے دینے و لینے والے بچ جاتے ہیں اور مغایرت نہیں رہتی ہو پولوس چاہتا تھا کہ یہودیوں اور غیر قوموں کا میل یوں کراوے کہ وہ جو ایمان میں روحانی میل ہو اُسکا اظہار بھی ہووے اور یہہ روحانی میل کا نشان اور دلوں کی یگانگت کا اظہار ہووے - ضرور اس بڑے چندہ کے سبب آپس میں بڑی محبت ہوئی ہوگی - پھر دیکھو کہ پولوس نے کیسی ہوشیاری کی کہ ہر کلیسیا کے ممتاز لوگوں کو ساتھ لیا تاکہ ہر کلیسیا گویا آپ یروشلم میں بوسیلہ وکیل کے حاضر ہوکے چندہ پیش کرے یہی سبب تھا کہ اتنے لوگ اُسکے ساتھ یروشلم کو جاتے تھے (۱ قرنتی ۱۶-۳ و ۲ قرنتی ۸-۱۸ و ۱۹

و ۲۳ و اعمال ۲۰-۴) اور اُس خط میں بھی دیکھو جو بوقت روانگی قرنتس سے روم کو لکھا تھا (رومی ۱۵-۲۵ و ۳۱) اُنکی منت
کرتا ہی کہ تم لوگ روم میں ہو کے دعا کرو کہ یہہ چندہ مقدسوں کو یروشلم میں مقبول ہووے (ف) اب وہ لوگ جو اُس کے
ساتھہ جاتے ہیں اُنپر غور کرو (۱) سوپاتر بیریائی یہہ وہ شخص ہی جسکا ذکر (رومی ۱۶-۲۱) میں ہی اور وہاں سوسیپطر لکھا ہی یہی
شخص ہی (۲) ارسطرخس یہہ تسلونیقہ کا باشندہ تھا دیکھو (۱۹-۲۹) کا ذیل (۳) سکوندس اس شخص کا اور کچھہ حال
معلوم نہیں ہی مگر یہہ کہ اسکا نام یہاں دیکھتے ہیں ضرور معزز شخصوں میں سے ہی کیونکہ اُن کی فہرست میں ہی (۴) گایوس دربی
کا اسی کا ذکر (۱۹-۲۹) میں ہی (۵) تمطاؤس یہہ شہر لسطرہ کا تھا اور یہہ دونوں شخص اشیاء کوچک کے اندرونی حصہ سے
آئے تھے (۶) تخکس یہہ شخص معلوم ہی کہ وہ افسی تھا اور پولوس نے اُسے پھر روم سے افسس کو بھیجا تھا اور اُسی کے ہاتھہ
سے افسیوں کا خط روم سے لکھکر روانہ کیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۲ و افسی ۶-۲۱ و کلسی ۴-۷ و طیطس ۳-۱۱) یہہ شخص اکثر
رسول کے ساتھہ رہا ہی اور کئی جگہہ بھیجا بھی گیا تھا اور رسول کی تسلی کا باعث تھا (۷) تروفیس خاص افسس کا باشندہ تھا
جس کے سبب یروشلم میں بے قصور ہوکے فساد کا باعث ٹھہرا تھا (۲۱-۲۹) اور مدت تک یہہ شخص پولوس کے ساتھہ رہا
(۲ تمطاؤس ۴-۲۰) (ف) یہہ سات آدمی اُسکے ساتھہ تھے جب اُسنے یروشلم کا آخری سفر کیا تھا اور یہہ سب غیر قوم
میں سے معزز عیسائی تھے (ف) اس باب کی پانچویں آیت میں جو لفظ (ہماری) لکھا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ لوقا بھی ساتھہ تھا
وہ اپنا نام فروتنی کے ساتھہ ادب سے اشارہ میں بتلاتا ہی بغیر فخر کے (امثال ۲۷-۲) دین مسیحی سے فروتنی اور حلم اور خوش
اخلاقی اور غریبی پیدا ہوتی ہی (ف) اسوقت سے لیکر آخر تک لوقا پولوس کے ساتھہ رہا پھر جدا نہیں ہوا دیکھو (۲۱-۷ و ۲۷-۱
و ۲۸-۱۶ و کلسی ۴-۱۴ و فلیمان ۲۴ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۱) معلوم ہی کہ ایک وقت لوقا فلپی میں رہگیا تھا (اعمال ۱۶-۴۰) کے ذیل
کو دیکھو- پھر اس شخص کو پولوس نے فلپی سے طیطس کے ساتھہ دوسرا خط دیکر قرنت کو بھیجدیا تھا اور یہہ قرنت میں جاکر پولوس
کے لئے ٹھہر رہا تھا جب پولوس تیسری بار قرنت میں آیا اور چندہ لیکر وہانسے نکلا تب تک وہاں رہا اور بوقت روانگی اُسکے
ساتھہ چلا اور یروشلم میں آیا اور پھر قیصریا میں اور پھر روم میں بھی اُسکے ساتھہ ہی رہا (ف) پہلے لوقا اکیلا پولوس کے ساتھہ
طرواس کو گیا تھا اور سیلاس بھی تھا (ف) بعض لوگ عیسائی کی زندگی لینے کی کھات میں رہتے ہیں اور بعض اُس کے لئے
اپنی جان دینے کو بھی طیار ہیں یہاں چند آدمی ہیں جنکا سپہ سالار پولوس ہی اور وہ روحانی جنگ کے لئے مخالفوں میں جاتے
ہیں (ف) مسیح خداوند بھی آخری وقت پر اپنے شاگردوں کو جلیل سے لیکر یروشلم میں آیا تھا اب کچھہ کچھہ پولوس کا ویسا ہی
نمونہ چمکتا ہی

(۵) وے آگے جاکے طرواس میں ہماری راہ دیکھتے رہے

(طرواس میں) جہاں دو دفعہ پہلے بھی پولوس آچکا تھا (اعمال ۱۶- ۸ و ۲ قرنتی ۲- ۱۲) معلوم ہوتا ہی کہ اسیاتک تو دم
سب لوگ ساتھ ساتھ آئے اور وہانسے الگ ہوکے طرواس میں چلے گئے اور پولوس پیچھے رہا شاید چندہ کا روپیہ لیکر جہاز کی راہ
سے یہہ لوگ آگے چلے گئے ہونگے اور وہاں جاکے منتظر تھے کہ پولوس اور لوقا پیچھے سے آکر وہاں اُنسے ملیں اور پھر سب کے سب
ہمراہ چلیں اب پولوس اُس کام کو تمام کر چکا جسکو اُسنے اختیار کیا تھا اشیا کوچک میں اور مقدونیہ میں اور یونان میں یعنے کلیساؤں کی
بنیاد ڈالنے کا کام جو اُسکا خاص کام تھا (۱ قرنتی ۳- ۶ و ۱۰) ان مقامات میں کوئی جگہ نہ رہی تھی جہاں اُسنے اپنا کام نہ کیا ہو
(رومی ۱۵- ۱۹ و ۲۳) اب وہ چاہتا ہی کہ میں پچھم کے ملکوں میں جاؤں اور روم کو دیکھوں اور شاید سپانیہ کو بھی دیکھوں (رومی
۱۵- ۲۲ سے ۲۴ و ۲۸ و ۲۹) مگر ضرور تھا کہ پہلے یروشلم کو جاوے تاکہ اپنے سارے کام کا ذکر وہاں کرے اور چندہ بھی دیوے
دیکھو وہ حاکم کے سامھنے کہتا ہی کہ میں چندہ دینے کو آیا تھا (اعمال ۲۴- ۱۷)

(۶) اور فطیر کے دنوں کے بعد ہم فلپی سے جہاز پر روانہ ہوکے پانچویں دن طرواس میں اُنکے ۶
پاس پہونچے اور سات دن وہاں کاٹے

(ہم) یعنے لوقا اور پولوس جو فلپی میں رہے تھے (فطیر کے دنوں کے بعد) یعنے عید فسح کے دنوں کے بعد فلپی کو ہمنے
چھوڑا (ف) یہہ لوگ وہاں عید ایسٹر دی کے لئے ٹھہر گئے تھے تاکہ مسیح کے جی اُٹھنے کی عید کی یادگاری کرکے وہاں سے
چلیں (ف) کوئی نہیں کہہ سکتا کہ غیر قوم کے عیسائی یہودیوں کی عید مانتے ہوں ہاں وہ مسیحی عید کو مانتے تھے اور
ایسٹر دی کی عید قریب تھی اِسلئے وہاں ٹھہر گئے تھے کہ کلیسیا کے ساتھ مسیح کے جی اُٹھنے کی عید کرکے چلیں (ف) اِس
عید کے بعد پنتکوست کی عید آتی ہی تو یہہ عید اُنہوں نے یروشلم میں جاکے کی تھی سات ہفتوں کے بعد (اعمال ۲۰- ۱۶ و
۲۱- ۱۵) (ف) یہہ تین مہینے جو قرنتس میں گذر گئے یہہ جاڑے کے مہینے تھے (۱ قرنتی ۱۶- ۶) (پانچویں دن طرواس میں
پہونچے) پہلے جب طرواس سے فلپی میں گئے تھے تو تین دن میں پہونچگئے تھے (۱۶- ۱۱ و ۱۲) اب پانچ دن میں آئے شاید جہاز
میں ہوا کے سبب کچھ حرج ہوا ہو (سات دن وہاں کاٹے) طرواس کی کلیسیا سے آخری ملاقات تھی اِسلئے وہاں سات دن
رہے اور سات دن اِسلئے رہنا پڑا کہ اُنہیں ضرور تھا کہ اتوار کرکے جاویں اور آئے تھے پیر کے روز پس سات دن رہکے پھر پیر
ہی کو روانہ ہوئے تھے چونکہ لوقا حاضر تھا اِسلئے ساری سرگذشت مفصل لکھتا ہی

(۷) اور ہفتہ کے پہلے دن جب شاگرد روٹی توڑنے کو اکٹھے ہوئے پولوس نے یہہ چاہکے
کہ دوسرے دن روانہ ہو اُنسے باتیں کیں اور آدھی رات تک کلام کو طول دیا

اِس آیت سے اور (۱ قرنتی ۱۶-۲) سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ اتوار کو جو خداوند کا دن ہے خوب مانتے تھے اور یہہ پہلا ذکر ہے کہ غیر قوم کے عیسائیوں نے اتوار کو یوں مانا ہے اور پولوس بھی اتوار ہی کی انتظاری میں طرواس کے درمیان ٹھہر گیا تھا اور اسیطرح (۲۱-۴) میں صور کے درمیان کیا تھا اور یہی حال ہبٹولی میں گذرا تھا (۲۸-۱۴) (ف) اب بعض بدعتی کہتے ہیں کہ اتوار کا ماننا کیا ضرور ہے یہہ قدیم کلیسا کی مخالفت ہے (اکٹھے ہوئے) کیونکہ اتوار کو بندگی کے لئے اکٹھے ہونے کا دستور تھا نہ اپنے اپنے گھروں میں دعا کرتے تھے مگر مجلسیں کرتے تھے (ف) اتوار کے دن جو عیسائی لوگ جمع ہوکر بندگی کرتے تھے وہ یہہ دکھلاتے تھے کہ ہم وہ آرام کا دن خدا سے مانگتے ہیں جسکا ذکر (پیدایش ۲-۱ سے ۳) میں اور چوتھے حکم میں ہے آرام کا دن آنیوالا ہے اُس کی یادگاری ہمیشہ سے اتوار کے دن ہوتی آئی ہے (ہفتہ کا پہلا دن) یعنے اتوار۔ ہفتہ کے ساتویں دن کی جگہ میں گیا کیونکہ اُسی دن میں مسیح خداوند مردوں میں سے جی اُٹھا تھا (مرقس ۱۶-۹) اور روح القدس بھی اُسی دن نازل ہوئی تھی پنتکوست کو (اعمال ۲ باب) کیونکہ مسیح جو جمعہ کو ہفتہ کو قبر میں تھا اتوار کو جی اٹھا اور اب یہاں سے سات ہفتے شمار کرکے معلوم کرلو کہ عید پنتکوست کس دن ہوئی تھی تب جانوگے کہ خدا نے اتوار کے دن روح القدس کو بھیجا تھا اور یوحنا رسول بھی اتوار ہی کو روح میں آگیا تھا (مکاشفات ۱-۱۰) مسیح خداوند جی اُٹھنے کے بعد اتوار ہی کو دو دفعہ نظر آیا تھا (یوحنا ۲۰-۱۹ و ۲۶) پس وہ دن عیسائیوں کے لئے مقدس ٹھہرا اور خداوند کا دن کہلایا (۱ قرنتی ۱۶-۱) پس یہودی سبت کی پاکیزگی خداوند کے دن کو دے گئے کیونکہ تمام برکات اُسکے ساتھہ متعلق ہوگئیں اور اُسی عہد میں عیسائیوں نے اس دن کو پکڑلیا اور رسول مسیح کے بھی اسپر متفق ہوگئے جسٹن شہید دوسری صدی میں کہتا ہے کہ سب عیسائی اتوار ہی کو مانتے ہیں۔ اسیطرح پلینی ترجان شہنشاہ کے خط میں اتوار پر گواہی دیتا ہے کہ عیسائی اُس دن جمع ہوتے ہیں پس اب ہمارے لئے مسیح کا سبت اتوار کا دن ہے (روٹی توڑنے کو) کیونکہ عشاء ربانی لینے کو آئے تھے اِسلئے کہ پولوس حاضر تھا اور وہ آخر رخصت مانگتا تھا شاید عشاء ربانی ہر اتوار کو ہوتی تھی اُنہوں نے یوں ہی مناسب جانا تھا (ف) مسیح کے بدن کی توڑی ہوئی روٹی کے ساتھہ کلام کی روٹی بھی ملتی تھی یعنے وعظ ہوتا تھا کلام سے عشاء کے لئے طیاری ہوتی تھی اور عشاء سے ہاضمہ ہوتا تھا کلام کا عشاء کے ساتھہ وعظ کی بھی حاجت ہے اور دعاؤں کی بھی

۸ (۸) اور بالاخانہ میں جہاں وے اکٹھے تھے بہت چراغ تھے

بہت چراغوں سے بڑی روشنی ہوئی تھی اور اِس روشنی کی گرمی سے سستی بھی کم آئی ہوگی - اور چونکہ بڑی روشنی تھی اسلئے سب نے معجزہ بھی خوب دیکھا ہوگا (ف) رات کی مجلسوں میں بڑی روشنی چاہئے تاکہ جو کچھ ہوتا ہی سب دیکھیں اور بدگمانی نہ ہووے شیطان چاہتا ہی کہ رات کی مجالس میں اندھیرا ہووے تاکہ تاریکی کے کام ہوویں پر عیسائی بہت روشنی کرتے ہیں (بالاخانہ) اُسوقت گرجا نہ تھا صرف ایک بڑا کمرا تھا تیسری چھت پر - اور چھت پر کے کمرے میں اسلئے جمع تھے کہ اکثر چھت کے اوپر کے کمرے بڑی ہوا کرتے ہیں بنسبت نیچے کے کیونکہ دیواروں کی رکاوٹ مثل نیچے کی چھت پر نہیں رہتی ہی (ف) یہہ بالاخانہ شاید کسی دولتمند عیسائی نے ایسے کام کے لئے دیا ہوگا جیسے قرنتس میں جسٹس نے کیا تھا (اعمال ۱۸-۷) (ف) شام کے وقت جمع ہوئے تھے شاید دنکے وقت مجلس نہیں کر سکتے ہونگے کسی سبب سے اس مجلس میں اکثر لوگ مالدار تھے اور بعض غریب بھی تھے تو بھی سب کے سب بڑے سرگرم تھے کہ نصف رات تک وعظ سُننے کو حاضر اور بیدار تھے اور کلام پر بہت فکر کرتے تھے (ف۳) پس اس آیت سے یہہ ثابت ہی کہ لوگ سرگرم تھے اور ہر اتوار کو عشاء ربانی کرتے تھے اور شام کو عشا کا دستور تھا نہ صبح کو جیسا اب گرجوں میں دستور ہی اور عشا کے معنے بھی شام کا کھانا ہی نہ صبح کا لارڈ سپر کے معنے بھی شام کا کھانا ہی اور مسیح نے بھی شام کو عشاء دی تھی پر اب لوگ صبحکو کرتے ہیں

۹ (۹) اور یوتخس نام ایک جوان جو کھڑکی میں بیٹھا تھا بڑی نیند میں پڑا اور جب پولوس دیر تک باتیں کرتا رہا وہ نیند کے مارے جھک کے تیسرے درجہ سے نیچے گر پڑا اور مردہ اُٹھایا گیا

شاید کسیقدر باہر کیطرف جھکا ہوگا - اتوار کے دن دنکو خلاف حکم دنیا کا کام کر کے تھک گیا ہوگا جو رات کو وعظ کے وقت سو گیا یا اسلئے کہ جوان تھا اور جوانوں کو بہت نیند آتی ہی وہ بھی سو گیا - دیکھو یہاں گرجے میں بیٹھے بیٹھے جماعت میں سے ایک کی موت آئی موت کا کیا بھروسہ ہی شاید گھر پر جا کر مریں یا گرجے میں بیٹھے بیٹھے مر جاویں - دیکھو گرجے میں رات کو سونیوالے کے لئے بھی موت آئی اُنکا کیا حال ہی جو دن کو گرجے میں سویا کرتے ہیں - اور اُنکے لئے بھی کچھہ عذر نہیں ہی وہ جو گرجے میں نہیں آتے وہ بھی گرجے کی طرف سے سوئے ہوئے ہیں - ایک جسم کی نیند ہی جس سے لوگ سو جاتے ہیں اور چھت سے گرتے ہیں اور ایک روح کی نیند ہی جس سے لوگ آسمان سے گرتے ہیں اور بالکل مر جاتے ہیں - یہہ آدمی بہت

اور نیچے سے گرا اور سخت زمین پر بھی گرا ایسا کہ مر گیا اور اٹھانیوالوں نے مردہ اٹھایا - لوگوں کو اسوقت بہت خوف آیا ہوگا کہ موت کا کیا اعتبار ہی ہر وقت طیار رہنا چاہئے اور پولوس کو بھی فکر پیدا ہوا ہوگا کہ رخصت کے وقت بھائیوں میں ایک گھرانے کے لئے غم کا باعث ہوا

۱۰ (۱۰) تب پولوس اُتر کے اُس سے لپٹ گیا اور گلے لگا کے کہا مت گھبراؤ کیونکہ اُسکی جان اُس میں ہی

(لپٹ گیا) جیسے الیاس پیغمبر سر پتا کی بی بی کے بیٹے سے لپٹ گیا تھا (۱ سلاطین ۱۷-۲۱) اور الیشاع سونمیت کے لڑکے سے لپٹ گیا تھا (۲ سلاطین ۴-۳۴) (ف) مسیح خداوند نے ایسا کبھی نہیں کیا اُسنے صرف حکم سے زندہ کر دیا (اُسکی جان اُسمیں ہی) جیسے مسیح نے کہا تھا کہ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ جیتی ہی (مرقس ۵-۳۹) (مت گھبراؤ) یعنے بڑا شور و غل نہ کرو جب خدا کے حاضر ہونے کے نشان ہوتے ہیں تو چاہئے کہ لوگ نا دیدنی اشخاص یعنے فرشتوں کی حضوری پر فکر کریں اور گھبرا دیں نہیں اور خدا کی مرضی کے برخلاف شور و غل نہ کریں اُس کی ملک ہی جو چاہے وہ کرے پس مردے کے چپ چاپ کمرے کی بے عزتی نہیں چاہئے - ہندو مسلمان بہت شور کرتے ہیں اور بعض نادان عیسائی بھی بیتاب ہوکر چیخیں مارتے ہیں اور واہیات بکتے ہیں یہہ خدا پر ملامت ہی اور اسبات کا اظہار ہی کہ اب ہماری امید بالکل کٹ گئی ہی خیر اگر مر گیا تو مر جانے دو آسمان پر ملینگے سب کو مرنا ہی تم بھی مر جاؤگے پھر کیوں چلاتے ہو خدا کو اپنا کام کرنے دو اگر تم صابر ہو تو اجر پاؤگے بکواس سے کیا فایدہ ہی صرف نقصان ہی

۱۱ (۱۱) اور اوپر جاکے اور روٹی توڑ کے اور کھا کے اتنی دیر تک باتیں کرتا رہا کہ فجر ہو گئی اسی طرح وہ روانہ ہوا

(روٹی توڑ کے) یعنے عشاء ربانی دیکے (۱-۷) (ف) شاگردوں نے یوتخس کو جیتا پایا یہہ ایک بڑا قیمتی انعام تھا جو رسول اللہ کے ہاتھ سے خدا نے اُنہیں دلوایا جس سے ایمان میں بڑی مضبوطی حاصل ہوئی ہوگی (ف) آج اگر کوئی پادری صاحب اسطرح رات بھر مجلس کرے تو کلیسیا کیسا شور مچاتی ہی رات بھر ایسا کرنا تو بہت ہی مشکل ہی مگر ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ اگر گرجا میں وقت خرچ ہو جاوے تو سب کہتے ہیں کہ پھر ایسا نہو وے ورنہ ہم آنا چھوڑ دینگے انکے ایمان کا ضعف تو دیکھو ہاں اگر ناچ راگ رنگ کی مجلس ہو تو عورت مرد سب صبح تک خوب جاگتے ہیں اور خوش رہتے ہیں پر دینی مجلس میں جلدی تنگ آجاتے ہیں اِسکا سبب یہہ ہی کہ خدا سے زیادہ دنیا کا مزہ پیارا ہی اور جیسے اُنہیں دنیا کے مزہ میں لطف

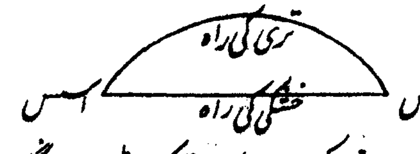
آتا ہے ویسے خدا کی روحانی باتوں میں لطف نہیں آتا ہے پر طرواس کی کلیسیا میں ایمان اور کیسی سرگرمی تھی (حـ ف) اگرچہ یہہ نصیحت میں نے لکھی ہے اُن سست لوگوں کے واسطے تو بھی آیت بالا کے بھروسے پر کوئی وعظ ایسا لمبا نہ کرے کیونکہ ہر واعظ پولس نہیں ہے جسکے ہر لفظ میں روح کی تاثیر تھی اور نہ ہر کلیسیا طرواس کی کلیسیا ہے اور نہ ہر وعظ آخری رخصت کا وعظ ہے پس لوگوں کی حالت پر بھی غور کر کے بولنا چاہئے تاکہ دل تھک نہ جاویں پس ایک گھنٹہ یا آدھا گھنٹہ حد دو گھنٹہ سے زیادہ وعظ نہ کیا جاوے۔ بلکہ آدھا گھنٹہ عام دستور وعظ کا بہتر ہے

(۱۲) اور وے اُس لڑکے کو جیتا لائے اور بہت خاطر جمع ہوئی ۱۲

کیونکہ جس ایمان کی محافظت کیلئے اتنا لمبا وعظ سُنا اتنی محنت سے اُس ایمان پر خدا کی طرف سے اس معجزہ کی ایسی مہر بھی اُسیوقت ہوئی کہ کمال خاطر جمعی ہوگئی کہ ضرور سچا خدا عیسائیوں کے ساتھہ ہے اور یہہ دین خدا کا دین برحق ہے اور پولس ضرور اُسی خدا کا بھیجا ہوا رسول ہے

(۱۳) اور ہم کشتی پر آگے اسس کو گئے اس ارادہ پر کہ وہاں پولس کو اپنے ساتھہ چڑھا لیں ۱۳
کیونکہ وہ وہاں پیدل جانے کی خواہش کر کے یوں ہی فرما گیا تھا

(اسس) طرواس سے خشکی کی راہ (۲۰) میل تھا وہاں سے پولس گیا اور وہ سیدھی سڑک تھی قطر کی راہ مگر کشتی کی راہ جو پانی میں تھی وہ (۴۰) میل تھی اس صورت سے



شاید پولس نے چاہا کہ میں اتنی محنت کے بعد ذرا اکیلا ہو جاؤں۔ تاکہ پہاڑوں اور جنگلوں میں پیادہ چلکر خداوند سے مدد اور طاقت پاؤں اور اپنے خدا سے باتیں کروں اور آنیوالی مصیبتوں کے لئے فکر کر کے کچھہ سوچوں۔ مسیح خداوند نے بار بار ایسا کیا کہ اکیلا ہو کے کئی جگہ گیا (مرقس ۱-۳۵ و متی ۱۴-۱۳) اب پولس بھی دُکھہ اُٹھانے کو جاتا ہے اِسلئے وہی کرتا ہے جو مسیح نے کیا (ف) بعضے وقت دل نہایت ہی چاہتا ہے کہ سب لوگوں سے الگ ہو کے ذرا سیر کریں اور کچھہ سوچیں اور کچھہ دعا کریں سو سب دیندار کبھی کبھی ایسا بھی کرتے ہیں

۱۴ (۱۴) سو جب وہ اسس میں ہمکو ملا ہم اُسے چڑھا کے مطولینی میں آئے

(مطولینی) جزیرہ لیزبوز کا پائے تخت ایک بڑا شہر تھا اور اسس سے (۳۰) میل بسمت دکھن واقع تھا (ف) یہہ تمام رات بندر میں کاٹی تھی

۱۵ (۱۵) اور وہاں سے کشتی کھولکے دوسرے دن خیوس کے سامنے آئے اور تیسرے دن ساموس میں پہونچے اور طرگولین میں رات کاٹ کے آیندہ روز ملیطس میں آئے

(خیوس) اب اُسکو سیو کہتے ہیں یہہ بہت بڑا خوبصورت جزیرہ اجین سمندر میں ہے (ساموس) یہہ بھی جزیرہ ہے جتنا دور خیوس لیزبوز سے ہے اُتنا ہی دور خیوس سے ساموس بسمت دکھن واقع ہے (طرگولین) یہہ شہر ہے جہاں اکثر اہل جہاز لنگر ڈالتے ہیں خشکی نزدیک ہے یہہ شہر ساموس جزیرہ کے نزدیک کوئی نصف میل دکھن میں ہوگا (ملیطس) دریائے میانڈر کے درمیان عین دہانہ پر ہے

۱۶ (۱۶) کیونکہ پولوس نے ٹھانا تھا کہ افسس سے گذر جائے ایسا نہ ہو کہ اسکو اسیا میں رہنے سے دیر لگے اسلئے کہ وہ جلدی کرتا تھا تا کہ اگر اس سے ہو سکے پنتکوست کے دن یروشلم میں ہووے

اس آیت سے اور آیت ۱۳ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلپی سے پاترا تک پولوس نے اپنی مرضی سے سفر کیا اور شاید اپنے ہمسفروں کے لئے کوئی چھوٹی کشتی کرایہ پر لی ہو۔ جب پاترا میں پہونچا تو اُسنے کوئی جہاز سوداگروں کا پایا جس میں سوار ہو کر سور تک گیا تا کہ اسیا میں وقت نہ کاٹے یعنے اس علاقہ میں جسکا پائے تخت افسس تھا وہ چاہتا تھا کہ عید پنتکوست تک یروشلم میں پہونچ جاوے کیونکہ چار طرف سے لوگ عید کے لئے یروشلم میں جمع تھے وہ چاہتا تھا کہ وہاں جا کے بھی لوگوں سے چندہ لیوے اور یہہ چندہ جو لایا ہے سب ملا کر غریبوں کو دیوے۔ پس فسح سے پنتکوست تک سات ہفتے ہوتے تھے اُن میں تین ہفتے تو گذر گئے اِسلئے اُسکے دل میں شک آیا کہ شاید وقت پر پہونچ سکونگا یا نہیں یہہ سبب تھا کہ افسس میں ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا (اگر ہو سکے) یعنے اگر خدا کی مرضی ہووے کیونکہ تین ہفتے گذر چکے ہیں (ف) معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ میرے لئے وہاں دُکھ ہے شاید خدا نے اُسے خبر دی ہو تو بھی وہ یہہ جانکے وہاں گیا جیسے مسیح خداوند وہاں گیا تھا (مرقس ۱۰-۳۲ لوقا ۱۸-۳۱)

۱۷ (۱۷) اور اُسنے ملیطس سے افسس میں کہلا بھیجکے کلیسیا کے بزرگوں کو بلایا

(ملیطس سے افسس) قریب (۴۰) میل کے تھا آپ نہ گیا تاکہ ساری کلیسیا کو دیکھے مگر وہاں کے خادمان دین کو بُلایا اسلئے کہ
وہ جانتا تھا کہ وہاں جاکے جلدی نکلنا مشکل ہوگا (بزرگوں کو بلایا) یہہ لفظ بزرگ کا آیت (۲۸) میں اسقفوں کے معنے میں ہی
پس وہ بڑا شہر تھا اور وہاں کئی ایک اسقف تھے (۱۴-۲۳) یہہ سب اسقف تھوڑے دنوں کے بعد ایک ہی اسقف کی
اطاعت میں آگئے تھے یعنے تمطاؤس کی (۱ تمطاؤس ۱-۳ و ۵-۱۷ سے ۱۹) اور تمطاؤس کا یہہ کام تھا کہ قسیسوں اور
ڈیکنوں کو مقرر کرے (۱ تمطاؤس ۵-۲۲) میں یہی لفظ تھا جو خادم دین کے درجہ دویم کے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا مگر کچھہ عرصہ
کے بعد یہہ لفظ خاص اُنہیں کا لقب ٹھہرا تھا جو درجہ اول رکھتے تھے (ف) کلیسیا کے لئے نہ صرف پاسبان بس ہیں مگر منتظم
اور مدبر اور مشرف بھی چاہئیں جو قسیسوں کے ساتھہ صلاح کریں اور نصیحتیں دیویں اور اُبھاریں کیونکہ جو مدد واعظوں کو بھاتی
ہی وہ اُن کے سامعین کے لئے بھی ہی (ف) جب ایسے بزرگ لوگ کسی شہر سے ملاقات کے لئے آویں تو چاہئے کہ ادب اور
خوشی سے قبول کئے جاویں

۱۸ (۱۸) اور جب وے اُس پاس آئے اُنہیں کہا تم جانتے ہو کہ پہلے ہی دن سے جب میں اسیا
میں آیا ہر وقت کس طرح تمہارے ساتھہ رہا

اب وہ اُنہیں آخری نصیحت دیتا ہی اور اس نصیحت کے تین حصے ہیں پہلے وہ گذرے ہوئے وقت کی طرف دیکھتا ہی (آیت
۱۸ سے ۲۱ تک) پھر وہ آگے کی طرف دیکھتا ہی جہاں جاتا ہی (آیت ۲۲ سے ۲۷ تک) پھر اُنہیں خاص نصیحت دیتا ہی (آیت ۲۸ سے
۳۵ تک) پہلے حصہ کا مطلب یہہ ہی کہ تم آپ میری چال چلن سے اور میری وفاداری سے اور دیانتداری سے واقف ہو اور
گواہ بھی ہو (ف) مبارک ہی وہ منادجو اپنے کام کے شروع سے آخر تک ایسا کرسکتا ہی کہ سننے اور دیکھنیوالوں کی تمیز اُس کے
حق میں اچھی گواہی دیوے (ف) پولوس اُن کی تمیز کو جگاتا ہی اور وہ خوشامد نہیں کرتا نہ خوشامد چاہتا ہی مگر سچائی کا طالب ہی
(پہلے ہی دن سے) یعنے جسدن تمہارے شہر میں آیا تھا اُسی دن سے میں نے کیسا کام کرنا شروع کیا تھا نہ ایک دو روز آرام
کرکے اور گھر کا بندوبست کرکے اور سب طرح سے خاطر جمعی کرکے جیسے ہم لوگ کرتے ہیں اُسنے پہلے ہی روز سے کام شروع کردیا
تھا (ف) تجرد اور دنیا کے جنجال سے الگ رہنا بھی بہت ہی مفید ہی جسکو بخشا جائے ہم جو خانہ دار ہیں سارے کام خانہ داری

کے ہمیں کرنے پڑتے ہیں اور یوں ہم شرمندہ بھی ہیں کہ مزدور ہم سے خدمت میں قصور رہتا ہی جب کہیں جاتے ہیں تو دیر تک پچھلے بال بچوں کو آرام سے بٹھلانے کا فکر ہوتا ہی اور پھر کام شروع کرتے ہیں سو بھی سستی کے ساتھہ وقت معینہ پر

۱۹ (۱۹) کہ کمال فروتنی اور بہت آنسوؤں اور آزمائشوں کے ساتھہ جن میں یہودیوں کی گھات لگانے سے پڑا خداوند کی خدمت کرتا رہا

(خدمت خدا کی) یہہ لفظ پولوس کے مُنہہ سے چھہ دفعہ نکلا ہی اور کسی دوسرے رسول کے مُنہہ سے نہیں نکلا اور مسیح خداوند نے دو دفعہ یہہ لفظ بولا ہی (متی ۶-۲۴ و لوقا ۱۶-۱۳) پولوس کہتا ہی کہ خدا کی خدمت کی یعنے خدا اور دنیا دو کی خدمت نہیں ہوسکتی مگر ایک کی خدمت ہوسکتی ہی سو میں نے خدا کی خدمت کی دنیا کی خدمت کو چھوڑ دیا (کمال فروتنی اور آنسوؤں کے ساتھہ) خدام دین کے آنسو کئی طرح کے ہوتے ہیں غم کے آنسو محبت کے آنسو خوشی کے آنسو۔ خدا کی خدمت میں نہ سارا دن خوشی کا ہوتا ہی اور نہ سارا دن غم کا طرح طرح کی کیفیتیں دل پر طاری ہوتی ہیں مگر اس کام میں سب حالتیں مبارک ہیں۔ اس خدمت کو فروتنی بہت درکار ہی بغیر فروتنی کے یہہ خدمت ہو نہیں سکتی۔ اس خدمت میں دُکھہ اور امتحان بھی بہت ہی اگر دُکھہ و امتحان اس خدمت میں نہ ہوتا تو کچھہ برکت بھی نہ ہوتی اِن آفات کے درمیان گھس کر خدمت کرنا ہی تو سپہ گری ہی ورنہ آرام میں تو سب خدمت کے مدعی ہیں مگر خدا کی خدمت یوں ہوتی ہی جسکو آدمی نہ آسانی سے لیکن مشکل سے سیکھتا ہی اور وہ نہ صرف قواعد میں مگر میدان لڑائی ہی (ف) دیکھو پولوس اپنے آنسوؤں کے ذکر سے شرماتا نہیں وہ ستوئیکی نہیں تھا جیسے کہ اتھینی میں لوگ ملے تھے (ف) یہہ رونا پولوس نے مسیح خداوند کے مدرسہ میں سیکھا تھا کیونکہ مسیح بھی رو دیا تھا (ف) رونیوالوں کا اجر دیکھو (زبور ۱۲۶-۵ و ۶) وے جو آنسوؤں کے ساتھہ بوتے ہیں خوشی کے ساتھہ کاٹینگے بونے کے لئے بیج اُٹھائے ہوئے وہ روتا ہوا چلا جاتا ہی اپنی پولی اُٹھائے ہوئے وہ خوشی کے ساتھہ پھر آتا ہی (ف) عیسائی مناد کا فخر یہہ نہیں ہی کہ دولتمند ہی یا عزت دار ہی مگر یہہ کہ دُکھہ سکھہ میں بھی انجیل کا خادم ہی اور اُسکی خدمت میں اپنی عمر خرچ کی ہی کوشش کے ساتھہ (ف) پولوس اکثر دُکھہ میں رہا ہی نو مریدوں کے لئے فکرمند تھا جنکے لئے بڑا دردِ زہ اُٹھایا تھا اور یہودیوں کے سبب سے بھی دُکھہ میں تھا جو ہمیشہ اُسکے گھات میں تھے کہ اُسکے کام کو بند کریں اور اس کی جان بھی ہلاک کریں تو بھی فروتنی کے ساتھہ خدمت کرتا رہا (ف) بہت عیسائی اسوقت میں جو مسیح کی خدمت کرنا چاہتے ہیں بغیر آنسوؤں اور آزمائشوں کے وہ چاہتے ہیں کہ آسودگی اور فارغ البالی اور عزت کے بیچ میں ہو کے خدمت کریں مگر مسیح کی خدمت بغیر فروتنی اور آنسوؤں اور آزمائشوں کے کرنا ناممکن ہی

(۲۰) اور کیونکر میں نے کوئی بات جو تمہارے فایدہ کی تھی نہ چھپائی بلکہ تمہیں خبر دی اور ظاہرًا اور گھر گھر سکھایا

(چھپائی) سب کچھہ جو مسیح سے پایا سو کہا ذرا بھی اسبات کا خوف نہ کیا کہ کوئی بُرا مانیگا یا کوئی ناراض ہوگا یا اسبات کا بھی خیال نکیا کہ یہہ لوگ سب کچھہ سیکھکر برابری کرینگے اور ہوشیار ہو کر اطاعت کم کرینگے انہیں پستی کی حالت میں رہنا مناسب ہی (ف) رومن کتھولک لوگ تو اپنے مریدوں کو کچھہ نہیں سکھلاتے بلکہ بیبل کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں تاکہ سب اُنکے مُنہہ کی طرف دیکھتے رہیں یہہ کونسی روح ہی (گھر گھر سکھایا) دیکھو رسول نے گھر گھر ملاقات کی اُسنے صرف گرجا کی ملاقات کو کافی نہیں جانا جب تک کہ گھر گھر ایک ایک فردبشر کو نہ سکھلایا تو اب بتلاؤ کہ اُنکو کیا کرنا چاہیئے جو جماعتوں میں نگہبان ہوتے ہیں اور کلیسیا میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ پادری صاحب ہمارے گھر تو کبھی نہیں آئے مگر دولتمندوں کے ہمیشہ جایا کرتے ہیں (ف) مسیح کا دین چاہتا ہی کہ ہر ایک آدمی نجات پاوے اور سب کی نئی پیدایش ہوجاوے پس تو لازم ہی کہ ایک ایک سے ملیں اور سب کو سکھلادیں اور گرجا کی ملاقات کو غنیمت نہ جانیں خلوت میں اور جلوت میں سب کو سکھلادیں پولوس نے ایسا ہی کیا سکو ایسا کرنا چاہیئے پر ایسا نہیں ہوتا ہی عجب حال ہمارا ہی یہی سبب ہی کہ کلیسیا میں کمزوری اور گڑگڑاہٹ ہی اور بہت سی جانیں تباہ بھی ہوجاتی ہیں پاسبانوں کو چاہیئے کہ کلیسیا میں گھر گھر جایا کریں بلکہ یہانتک محنت کریں کہ ہر مرد عورت اور لڑکوں سے اُنکی ایسی ملاقات ہووے کہ ہر کوئی اُنہیں اپنا دوست جانے اور سمجھے کہ پادری صاحب میرے ہی دوست ہیں (ف) دیکھو عیسائی دین یہہ نہیں بتلاتا کہ آدمی فقیر ہوکے گوشہ نشین ہوجاوے یا سب آدمیوں سے الگ ہوکے صحرانشین بنجاوے بلکہ یہہ بتلاتا ہی کہ سب سے ملاقات کرے اور سب کے سامہنے دین مسیحی کی باتیں بیان کرے اور سبکو سکھلاوے (ف) پولوس نے دو کام کئے سب کچھہ جو مفید تھا سکھلایا صرف خوشی کی باتیں یا عمدہ عمدہ قصے یا اچھے اچھے احکام نہیں بتلائے مگر سب کچھہ بتلایا اونچ نیچ نشیب و فراز جزا سزا وغیرہ جو کلام میں ہی سب کچھہ سکھلایا پس دیانتدار خادم ہوکے پوری رسالت کا کام کیا کوئی بات باقی نہیں رہگئی جسکے لئے محمد صاحب آویں یا کوئی اور معلم آوے دوسرے یہہ کہ ظاہرًا گرجا میں اور باطنًا خفیتًہ گھروں میں بھی جاکے سب کو بتلایا پس نجات کا سارا بیان سب کو ہر کہیں بتلایا یہہ بخیلگی سے بنیاد ڈالنا تھا ایسا نہیں کیا کہ ایک حدیث چپکے سے ایک شاگرد کے کان میں سنادی اور دوسری حدیث کہیں جاکے کسی دوسرے کو کہدی لیکن اُسنے وہی ایک تعلیم ہر کہیں سب کو بتلائی تاکہ دین عیسائی پورا اور کامل کلیسیا کو سونپے

۲۱ (۲۱) اور یہودیوں اور یونانیوں کو خدا کی طرف رجوع کرنے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کی گواہی دی

(گواہی دی) یونانی میں ہے پوری گواہی دی (یونانیوں اور یہودیوں کو) اسلئے کہ دونوں نجات کے محتاج اور بیماری میں برابر تھے دونوں کی صحت کے لئے ایک یسوع مسیح ہے (رجوع کرنے) یعنے توبہ کے لئے (اور ایمان لانے) یعنے تصدیق بالقلب واقرار بلسان کرنے کے لئے توبہ و ایمان یہہ ایک تبدیل ہے جو ہر آدمی انجیل میں آکر پاتا ہے خواہ یہودی ہو خواہ یونانی توبہ وہ حالت ہے جو دل میں پیدا ہوتی ہے اس علم سے کہ میں خدا کی شریعت کا مخالف ہوں میں نے اپنے گناہ سے ضرور اسکی بیعزتی کی ہے کیونکہ حقیقی شریعت دہندہ خدا ہے اور اُسکا حق ہے کہ بندے اُس کی اطاعت کریں پر میں نے نہیں کی۔ پس جب دل آپ کو الزام دیتا ہے تب دل میں غم اور خاکساری آتی ہے اور صرف خدا ہی کی طرف نجات کے لئے دیکھتا ہے اور پہلی حالت سے ہٹ جاتا ہے۔ یہہ توبہ ہے۔ اسکے بعد مسیح کی طرف ایمان آتا ہے جیسے خدا باپ کی نسبت توبہ آئی ہے اور اسکا سبب یہہ ہے کہ آدمی کا دل جب ایسا ہوا کہ اُس میں توبہ آئی تو وہ خوشی سے خدا کی گواہی قبول کرتا ہے جو اُسنے اپنے بیٹے پر دی ہے اور خدا سے میل ملاپ کا ہونا اُسی کے وسیلہ سے مان لیتا ہے اور جان لیتا ہے کہ شروع سے آخر تک میری نجات کی امید اسی پر ہے کیونکہ وہی اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور وہ درمیانی ہے سارا فضل خدا کا گنہگاروں کو وہی بخشتا ہے پس یہہ ایمان ہے اور وہ اسی سے بچتا ہے اور یہہ ایمان جو اُسمیں آتا ہے اس سے سب نیکی کے پھل نکلتے ہیں۔ یہہ ساری انجیل کی منادی کا خلاصہ ہے یعنے توبہ کے ساتھہ ایمان مسیح پر ایمان کی گواہی دیتا ہے مگر ایمان سے پہلے توبہ ضرور ہے ہاں ایک اور توبہ ہے جو ایمان کے بعد بھی ہوتی ہے وہ معافی کا پھل ہے جب دل بحال ہو جاتا ہے۔ اِسلئے ایماندار اکثر بہت روتا ہے (لوقا ۷-۳۷ و ۳۸ و ۴۷) پر سوچو اور نتیجہ نکالو پھر (حزقیل ۱۶-۶۳) کو دیکھو تاکہ تو یاد کرے اور پشیمان ہووے اور شرم کے مارے اپنا مُنہہ پھر کبھی نہ کھولے جب کہ میں سب کچھہ جو تو نے کیا ہے معاف کرتا ہوں خداوند یہوواہ کہتا ہے (ف) پولوس نے ہرگز کبھی توبہ بغیر ایمان کے اور ایمان بغیر توبہ کے منادی نہیں کی اُسنے ہمیشہ توبہ و ایمان کی منادی کی (ف) اگر ایمان ہوا اور توبہ نہو تو وہ ایمان باطل ہے اور بے بنیاد بات ہے اور وہ آدمی ہرگز نہ بچیگا جبتک اُسکے ایمان کے ساتھہ توبہ نہو (ف) حقیقی ایمان صرف شکستہ دل میں آتا ہے اور کہیں نہیں آسکتا محمدی لوگ ایمان سے ناواقف ہیں اِسلئے کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص اگرچہ بدی میں پھنسا ہوا ہے مگر اُس میں ایمان تو ہے اور اسیطرح جاہل عیسائی بھی کہتے ہیں مگر یہہ بڑی غلطی ہے کیونکہ ایمان بغیر توبہ کے بے تسلی بات ہے جسکے آخر میں بالکل نا امیدی ہے (ف) توبہ غم کی پوڑی یا سیڑھی ہے جس سے اپنے دل کی گہرائی میں اُترتے ہیں اُس کے تین ڈنڈے ہیں پہلے شناخت اپنے گناہوں کی دوسرے اُنکے لئے

سخت افسوس تیسرے نجات کی خواہش - پر ایمان آسمانی لوڑی یا سیڑھی ہی اُس سے آسمان کی بلندی پر چڑھتے ہیں اور
خدا تک اور ابدی زندگی تک پہونچ جاتے ہیں اُسکے بھی تین ڈنڈے ہیں اول یہہ کہ مسیح کامل انسان ہی دویم آنکہ مسیح کامل
خدا ہی کیونکہ مجسم ہوا ہی تیسرے یہہ کہ ہمارے لئے موا تاکہ خدا سے ہمارا میل کرا دے پس دیکھو توبہ و ایمان میں کیا کیا خوبیاں
ہیں اور انمیں سے کیا نکلتا ہی اور انمیں کیسی یگانگت ہی پس بھائیو توبہ کے ساتھہ ایمان رکھو

۲۲ (۲۲) اور اب دیکھو میں روح کا مقید یروشلم کو جاتا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہاں مجھہ پر کیا گذریگا

(۲۲ سے ۲۵ تک) آگے کی طرف دیکھتا ہی (میں) اس لفظ پر یونانی میں زور ہی (روح کا مقید) نہ زنجیروں کا مقید زنجیروں کا
پیچھے ہوگا اب روح کا مقید ہی (ف) خدا کی روح اُسے کھینچتی ہی دکھہ مصیبت اٹھانے کو کہ خطرہ کی جگہہ یروشلم میں جا دے مسیح کو
خدا کی روح آزمایش کے لئے جنگل میں لیگئی تھی پھر مسیح نے یوں بھی کہا (لوقا ۹-۲۲) ضرور ہی کہ انسان کا بیٹا بہت دکھہ اٹھاوے
الخ (یوحنا ۹-۴) ضرور ہی کہ اپنے بھیجنے والے کی خدمت کروں (ف) آجکل لوگ اپنی مرضی کا ذکر بہت کرتے ہیں پولس خدا
کی مرضی کا فکرمند تھا (ف) وہ چاہتا تھا کہ یہودیوں کو آپ جا کے کہوں کہ دیکھو غیر قوم بھی مسیح پر ایمان لاتے ہیں اب تو
چیتو اور چندہ پیش کرکے عبرانی بھائیوں کا میل غیر قوم کے عیسائیوں کے ساتھہ کراؤں (ف) اگرچہ اُسے خطرہ تو معلوم
تھا تو بھی دل میں نہ خوف تھا پر خوشی بھی کیونکہ جانتا تھا کہ خدا کی ہدایت سے جاتا ہوں مجھے خدا لئے جاتا ہی تب موت میں
اور خوشی میں جو کچھہ وہاں ہووے بڑی برکت نکلیگی وہ پہلوان بہادر سپاہی کی مانند میدان میں کودنے کو طیار تھا اسلئے
کہ خدا کو اپنا مددگار جانتا تھا اور جان نثاری تک حاضر خدمت تھا (کیا گذریگا) میں نہیں جانتا کیونکہ آدمی ہوں مجھے غیب
کا علم نہیں ہی ہاں بظاہر کچھہ خطرہ نظر آتا ہی تو بھی حقیقت حال معلوم نہیں ہی (ف) ایمان نہیں چاہتا کہ جبتک سب کچھہ مفصل
معلوم نہ ہو نہ مانا جاوے - بلکہ ایمان صرف روح کی پیروی سے اندھیرے میں بھی گھسنا چاہتا ہی (ف) یہہ ضرور نہیں ہی
کہ ہم آنیوالی چیزونکو آگے سے جانیں مگر ضرورت ہی کہ ہم انجیل سے طاقت پاویں شیطان کے مقابلہ کے لئے پس عیسائیونکو اپنی جانوں کا ایسا
عاشق ہونا نہیں چاہئے جیسی غیر قوم اپنی جانوں پر عاشق ہیں بلکہ مسیح کے لئے جان کھونے کو بھی ہر وقت طیار رہیں تاکہ جان بچاویں

۲۳ (۲۳) مگر یہہ کہ روح القدس ہر شہر میں یوں کہکے گواہی دیتی ہی کہ قید و مصیبت تیرے لئے طیار ہیں

(گواہی دیتی) پولوس کے دل میں اور بعضے نبیوں کے منہہ سے بھی جیسے (۱۳-۲ و ۲۱-۱۰) میں ہی (ف) جو لوگ
خداوند یسوع مسیح کی خدمت بڑی جانفشانی سے کرتے ہیں وہ اکثر کسیقدر آنے والے امور میں کچھہ شناخت بھی رکھتے ہیں

مگر یہہ کلیہ قاعدہ نہیں ہی جزیہ ہی وہ جانتا تھا کہ قید اور مصیبتیں یہودیہ میں میرے لئے ہونگی انکا منتظر بھی تھا (رومی ۱۵-۳۱)
(ف) روح القدس نہ صرف مصایب کی خبر دیتی ہی۔ مگر مصیبتوں میں تسلی بھی دیتی ہی (آیت ۲۴)

۲۴ (۲۴) پر میں اُسے کچھہ نہیں سمجھتا نہ اپنی جان کو عزیز رکھتا ہوں تاکہ اپنا دور خوشی سے پورا کروں
اور وہ خدمت بھی جو میں نے خداوند یسوع سے پائی کہ خدا کے فضل کی خوشخبری پر گواہی دوں

(کچھہ نہیں سمجھتا) حقیقت میں کچھہ نہیں سمجھتا تھا کیونکہ اُس کی واقعات سے ظاہر ہی۔ یہہ دلاوری خدا کی روح سے تھی اور اُسنے آپ کو خدا کی مرضی کے سپرد کیا تھا (جان کو عزیز نہیں رکھتا) مگر مسیح کی خدمت عزیز ہی یہہ ہی مسیح کے لئے جان کھونا تاکہ پھر پاویں جو لوگ اپنی جان کو زیادہ پیار کرتے ہیں وہ اچھی طرح خدمت نہیں کر سکتے
(اپنا دور خوشی سے پورا کروں) یہی بات لکھی ہی (۲ تمطاؤس ۴-۷) میں آخر تک پولوس کو اس بات کا خیال رہا کہ یہہ وقت ایک دور پورا کرنے کا ہی (ف) ہم بھی اپنے اپنے دور پورے کرتے ہیں مگر نادانی کے ساتھہ کہ گویا ہم دنیا سے کبھی نہ جائینگے پولوس مناسب طور سے اپنی زندگی خدا کی خدمت میں بسر کرکے دنیا سے جانا چاہتا تھا خوف خطرہ اور نقصان پر اُسکا فکر کم تھا مگر اپنے فرایض پر زیادہ مایل تھا اور یہہ بات اہل دنیا کے برخلاف ہی (ف) اگرچہ (۲۱-۱۳) میں اُسکا دل ذرا ٹوٹ گیا تھا مگر نہ اپنے ارادہ سے ہٹا تھا بلکہ دوستوں کے رونے سے ذرا سا ملال جدائی کا آیا تھا اور اُسنے فوراً کہا کہ میرا دل کیوں توڑتے ہو میں اپنے ارادہ کو بدل نہیں سکتا ہوں (گواہی دوں) یونانی میں ہی کہ پوری گواہی دوں کہ یہہ انجیل خدا کے فضل کی انجیل ہی اور میں نے آپ کو بالکل خدمت خدا میں سونپ دیا ہی ہر بات کے لئے طیار ہوں اگرچہ موت کیوں نہ آوے اور اسکا ایک بڑا سبب یہہ بھی تھا کہ اُسنے یہہ خدمت عین مسیح خداوند کے ہاتھہ سے پائی تھی (ف) انجیل کا خلاصہ دیکھو یہاں ایک لفظ فضل میں ہی (ف) پولوس شریعت کا معلم نہ تھا مگر فضل کا معلم تھا اگرچہ لاکھہ لاکھہ وعظ نیک اعمال اور نیک اخلاق پر سنائے جاویں اور ایسی نصیحتوں کی ہزارہا ہزار کتابیں چھاپی جاویں تو بھی ہزار برس تک ایک بھی عیسائی نہیں ہو سکتا ہی مگر ایک لفظ سے سب کچھہ ہوتا ہی وہ فضل کا لفظ ہی چاہیئے کہ آدمی کا ایمان اسکو سمجھہ لیوے کہ فضل کیا ہی اور فضل کی انجیل کیا ہی (ف) پولوس کو خدا نے بلایا اور رسول بنایا وہ فضل کو سمجھا پھر دیکھو وہ کیسا آدمی ہوا کہ وہ سب کلیسیا کے لئے نمونہ ٹھہرا اور کہ اُسنے کیسی اچھی خدمت کی لیکن اب ہمارے زمانہ میں پادری کے عہدہ کے لئے بامید تنخواہ لوگ خود گھس آتے ہیں زور کرتے ہیں کہ پادری ہو جاویں بلکہ بعض ہیں جو اُسکے لئے رشوت بھی دیتے ہیں اور بڑی خوشامد کرتے ہیں اور جب ہو جاتے ہیں تو اُنسے

کچھہ برکت نہیں نکلتی بلکہ نفرت کا باعث ہوتے ہیں یہہ تو بہتر ہی کہ آدمی ایسی خدمت کا مشتاق ہو مگر صبر کرے جبتک کہ خدا خود نہ بلاوے جسکو خدا بلاتا ہی اُسے طاقت بھی بخشتا ہی

۲۵ (۲۵) اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جن کے درمیان میں خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پھرا میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے

(میں جانتا ہوں) وہ جانتا تھا کہ اب میرا دور تمام ہونے پر ہی کیونکہ خدا نے ظاہر کیا تھا اُسپر اور وہ موت کا منتظر تھا (۲۱-۴ و ۱۰) اور مرنے کو طیار تھا (۲۱-۱۳) (ف) جب موت پر خیال آتا ہی تب واعظ بڑی سرگرمی سے وعظ کرتا ہی اور سامعین کے دل پر بھی بہت تاثیر ہوتی ہی پولوس یہہ بھی جانتا تھا کہ یہہ میرا پچھلا وعظ ہی تو بھی ایک دفعہ پھر پولوس ملیطس میں آیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) مگر یہہ آنا بہت برسوں کے بعد ہوا تھا شاید اُسوقت یہہ بزرگ جواب حاضر ہیں نہونگے یا مر گئے ہونگے یا دوسرے مقامات میں چلے گئے ہونگے (خدا کی بادشاہت) اسپر نزد ہی

۲۶ (۲۶) پس آجکے دن تمہیں گواہ رکھتا ہوں کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں

(گواہ رکھتا ہوں) دو باتوں پر اول آنکہ حقیقی وسچی باتیں انجیل کی میں نے سنائیں دویم آنکہ وفاداری سے یہہ کام کیا جیسے صموئیل نے بھی بنی اسرائیل کو اپنی دیانت پر گواہ کیا تھا (۱ سموئیل ۱۲-۳ و ۵) (خون سے پاک ہوں) یہی بات (۱۸-۶ میں) بولا تھا اور اِسکا سبب یہہ تھا کہ رسول اگر یہودی نجات کی خبر لوگوں کو نہ دے تو خون اُنکا رسول پر ہوتا ہی اور جب پوری خبر دیگئی اور وہ نہ مانیں تو رسول پاک ہی پھر وہ اپنے خون کا آپ باعث ہوتے ہیں (حزقیل ۳-۱۷ سے ۲۱ و ۳۳-۸ و ۹) (ف) پولوس اسبات پر گواہ نہیں لاتا کہ میں نے کامل طور پر خدمت کی اور کہ میں بڑا رسول ہوں مگر اسبات پر گواہی دیتا ہی کہ میں نے دیدہ و دانستہ کچھہ بیوفائی نہیں کی نہ کسیکو ٹھوکر کھلائی سب کی جان بچانے میں کوشش کرتا رہا (ف) اسوقت ہمارے درمیان کون ہی جو ایسی بات بولنے سکتا ہی ایک بھی نہیں ہم سب شرمندہ ہیں ہم سے اپنا فرض بھی ادا نہیں ہوا (ف) جو لوگ یہہ فقرہ نہیں بول سکتے کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں چاہئے کہ وہ اب یوں بولیں کہ اے خداوند تو ہمیں اپنے خون سے پاک کر کہ ہم ناپاک ہیں

۲۷ (۲۷) کیونکہ میں خدا کی ساری مرضی تم پر ظاہر کرنے سے باز نہ آیا

(ساری مرضی) یعنے وہ ارادہ اللہ کا جسے فریسیوں نے ٹالدیا تھا (لوقا ۷-۳۰) اور اب بھی بہت ہیں جو ٹالدیتے ہیں

(مطلب یہہ ہے) کہ اگر میں نے خدا کی ساری مرضی جو نجات کی بابت ہے اُنہیں نہیں بتلائی تو میں نے ضرور انکی جانوں کو برباد کیا (ف) دیکھو خدا کی ساری مرضی پولوس نے ظاہر کی ہے اب اس ساری مرضی پر اٹھارہ سو برس بعد ایک نیا قانون بھی نکلا ہے کہ پاپا صاحب تمام غلطی سے محفوظ ہیں اگر پولوس جیتا رہتا تو کیا کہتا کہ میری بتلائی ہوئی مرضی میں سے یہہ دقیقہ کہاں پوشیدہ تھا پس بھائیو خبردار جو کچھہ کلام میں ہے اُسی پر بھروسہ رکھو۔ آدمیوں کی تقریروں پر متوجہ مت ہو ایسا نہ ہو کہ الہی مرضی جو رسولوں کے وسیلہ سے ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ اُس میں کچھہ افراط و تفریط واقع ہو جاوے۔ اور ہم ہلاک ہو جاویں دیکھو کیا لکھا ہے (گلاتی ۱-۸) لیکن اگر ہم بھی یا آسمان سے کوئی فرشتہ کوئی دوسری خوشخبری تمہیں سناوے سوا اِسکے جو ہم نے تمہیں سُنائی وہ ملعون ہووے۔ اب سوچو کہ یا تو پولوس نے خدا کی ساری مرضی نہیں سنائی اور وہ یہہ دعویٰ غلط کرتا ہے یا اُسنے ضرور سنائی پھر یہہ لوگ جو نئی باتیں ایجاد کرتے ہیں غلطی پر ہیں اپنی تمیز سے انصاف کر لو (باز نہ آیا) یہہ خاص فوج کے لوگوں کا محاورہ ہے جیسے سپاہی لوگ اپنی خدمت کرنے سے باز نہیں آتے ویسے ہی پولوس نے کیا نہ کسی تعلیم پر پردہ ڈالا نہ اُسکو اُلٹایا نہ خوف کے سبب چپ کر گیا نہ لوگوں کے خوش کرنے کو کوئی بات بنا کے کہی مگر وہی کہا جو خدا سے پایا (ف) دیکھو یہہ وہی تعلیم ہے جسکو فریسیوں نے نہ مانا اور جسکو مسلمان اور ہندو بھی اب رد کرتے ہیں اور جسکے برخلاف برہم سماج بنگالی چند روز سے اُٹھے ہیں اور جسکے مخالف آدمیوں کی بدخواہشیں لڑتی ہیں۔ پس جو لوگ خدا کی مرضی پر چلنا نہیں چاہتے وہ سب اُسکے مخالف ہیں

۲۸ (۲۸) پس اپنی اور سارے گلہ کی خبرداری کرو جسمیں روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا کہ خدا کی کلیسیا کو جسے اُسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چراؤ

(۱۸ سے ۳۵) تک نصیحتیں دیتا ہے یہہ تیسرا حصہ ہے (ف) وہ آدمی جو اپنی جان کی طرف سے غافل ہے اوروں کی جان کی نگہبانی ہرگز نہ کرسکیگا یہہ مناسب نہیں ہے کہ فرشتوں کی مانند وعظ سناویں اور آپ شیطانی زندگی کاٹیں (اپنی) چاہیئے کہ پہلے اپنی طرف دیکھیں پر اسبات پر لحاظ رہے کہ اپنی طرف اتنا زیادہ نہ دیکھیں کہ گلہ کی طرف سے غافل ہو جاویں اور گلہ کی طرف اسقدر متوجہ بھی نہوویں کہ آپ کو بھول جاویں پس ہر پادری کے لئے یہہ دو خطرہ ہمیشہ موجود رہتے ہیں اُن کے درمیان چلنا ہوگا (ف) منادا اور پادری کو چاہیئے کہ پہلے آپ پاک ہووے پھر اوروں کی پاکیزگی کا باعث ہووے اول خود تعلیم پاوے پھر اوروں کو تعلیم دیوے اول آپ منور ہو پھر روشنی کا باعث بنے اول آپ خدا کے نزدیک آوے پھر اوروں کو بلاوے پس اپنے اور گلہ کی خبرداری کا لحاظ ہر وقت رہے

(روح القدس نے نگہبان ٹھہرایا) یہہ عہدہ روح القدس نے بخشا تب روح القدس ایک اقنوم ہے اور خدا ہے (۵-۳ و

۸-۲۹ و ۱۳-۲ و ۴) (ف) یہہ لوگ بظاہر رسول کے اشارہ سے اور کلیسیا کے چننے سے اس عہدہ پر مقرر ہوئے تھے (۲-۶
و ۶ و ۱۴-۲۳) اور دعا سے اور ہاتھہ رکھنے سے مقرر ہوئے تھے یہہ تو دیدنی بات تھی مگر یہاں پولوس کہتا ہے کہ تم نادیدنی الٰہی بلاہٹ
سے اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہو پس روح القدس کلیسیا میں سکونت کرتا ہے (نگہبان) یہاں بھی خاص اسقف کا لفظ یونانی میں ہے یہہ لفظ
پانچ دفعہ آیا ہے ایک اس جگہ میں ہے دوسرے (فلپی ۱-۱) تیسرے (اِنطاؤس ۲-۳) میں چوتھے (طیطس ۱-۷) میں پانچویں (الپطرس
۲-۲۵) (ف) ہر ایک بزرگ یا خادم دین گلہ کا نگہبان ہے مگر خاص اسقف نگہبانوں کا ظاہری نگہبان ہے اور سب پادری اُس کے
برابر ہرگز نہیں ہیں اسکا عہدہ ان سب کے اوپر ہے رسولوں کی پشت دویم کے بعد یہہ لفظ اسقف خاص نگہبانوں کے نگہبانوں کو
دیا گیا تھا لیکن اسوقت جبکہ پولوس نصیحت دے رہا ہے تو یہہ لفظ بزرگ کا درجہ اول اور درجۂ دویم کے بھی درمیان عام طور پر
مستعمل تھا پھر مخصوص ہو گیا تھا (خدا کی کلیسیا) بعضے نسخوں میں خداوند کی کلیسیا لکھا ہے خدا کی کلیسیا کے معنے ہیں کہ خدا باپ کی
کلیسیا ہے اور خداوند کی کلیسیا کے معنے ہیں کہ مسیح کی ہے تو بھی مطلب واحد ہے کیونکہ یونانی میں کیوراَئی بمعنے کلیسیا ہے جو کیوراس
سے یعنے خداوند سے ہے پس کلیسیا کے معنے ہیں خداوند کی دُلہن اور عیسائیوں کی جماعت

(اپنے ہی لہو سے مول لیا) مسیح نے کلیسیا کو ایسا قیمتی جانا اور اُن کی جانوں کو ایسا عزیز سمجھا کہ اپنا لہو دیکر مول لیا (ف)
جبکہ مسیح نے کلیسیا کو ایسا قیمتی جانا کہ اُسکے لئے اپنی جان دی تو کچھہ بڑی بات نہیں ہے کہ خادم دین اپنا پسینا بہا کے اُسکی
خدمت کریں کیونکہ اُسنے تمہیں آپ اس کلیسیا کی نگہبانی کے لئے رکھا ہے (ف۲) مسیح کی کلیسیا کی قدر و منزلت وہی جانتا ہے
جو خدا کو پہچانتا ہے کہ اس کلیسیا کی قیمت مسیح کا خون ہے (ف۳) یہاں صاف لکھا ہے کہ مسیح کی موت معاوضہ تھا آدمیوں
کی موت کا

(الپطرس ۱-۱۸ و ۱۹ و اقرنتی ۶-۲۰ مکاشفات ۵-۹) (ف۴) خدا کی محبت اس کلیسیا کی طرف اسی سے ظاہر ہے کہ اُسنے اپنے
بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا وہ جو خدا تھا اور خدا کے ساتھہ تھا اور مجسم ہوا اُسنے اپنا خون دیکے اس جماعت کو اپنے لئے خریدا (یوحنا
۱-۱ و ۱۴) اس لہو کی قیمت یہہ تھی جو خدا کی قیمت ہے پس کلیسیا کی قیمت خدا ہے اب کلیسیا خدا کا مال ہے خریدا ہوا (ف) کسی آدمی
کے خون میں اتنی قدرت نہیں ہے کہ تمام جہان کی جانوں کو خرید لیوے پر مسیح کے خون کی قیمت اسلئے ایسی ہے کہ وہ خدا ہے (ف)
یہاں سے ظاہر ہے کہ اُس کی ایک کی موت سے تمام جہان کے گناہ مٹ گئے ہیں اور تمام آدم زاد کی آزادگی کے لئے وہ فدیہ ہوا
ہے اور اُسی کی موت سے میراث ہماری ہو گئی ہے جو دولت ہمارے ہاتھہ سے آدم کے گناہ کے سبب نکل گئی تھی مسیح کی موت سے
پھر ہاتھہ میں آگئی ہے (ف) جو کوئی کہے کہ یہہ عقل کے خلاف ہے وہ نہ انسان کی روح کی قیمت جانتا ہے اور نہ خدا کو پہچانتا ہے اور نہ اُسکی

عدالت سے واقف ہی اور نہ گناہ کے وزن سے خبردار ہی (چراؤ) یعنے تعلیم دو اور کلام کے اسرار انکے سامہنے کھولدو کہ انکی روح کے لئے غذا ہووے نگہبانی اور چرانا کام خادم کے ہیں

۲۹ (۲۹) کیونکہ یہہ میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنیوالے بھیڑیئے تم میں آوینگے جنہیں گلہ پر کچھہ ترس نہ آویگا

پہلے پولوس آیا پھر بھیڑیئے آوینگے جھوٹھے معلم ہلاک کنندے دنیاوی لوگ نوکری کرنیوالے عزت دنیاوی کے طالب درجے ڈھونڈھنے والے حکومت کے شوقین خودغرضی لوگ لالچی ایسے لوگ جب یہہ عہدہ پاتے ہیں تو جانتے ہیں کہ آرام حاصل ہوا اور دولت بھی ملگئی آیندہ کی کیا پرواہ ہی مگر سچا معلم پولوس آیندہ کی طرف دیکھتا ہی کہ کیا ہونیوالا ہی پطرس نے بھی یوں کہا تھا (۲ پطرس ۱-۱۵) میں کوشش میں ہوں کہ تم میرے کوچ کے بعد ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو

۳۰ (۳۰) اور خود تم میں سے مرد اُٹھینگے جو اُلٹی باتیں کہینگے کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں

(خود تم میں سے) یعنے افسیوں میں سے دیکھو ہمناؤس اور سکندر افسیوں میں سے شریر اُٹھے ہیں (۱ تمطاؤس ۱-۲۰) اور نیقلاس ایک بدعتی ایسی جگہ سے نکلا تھا جس سے نیقلائی فرقہ نکلا ہی (مکاشفات ۲-۱ سے ۶) اور ایک شخص فلیطس بھی تھا اُسی جگہ کا (۲ تمطاؤس ۲-۱۸) وہ قیامت کا منکر ہو بیٹھا تھا ہمناؤس کے ساتھہ ملکر اور فگلس اور ہرموگنس بھی نکلے تھے جو پولوس سے پھر گئے تھے (۲ تمطاؤس ۱-۱۵) (ف) یہہ دوسرا خط تمطاؤس کا خاص افسیوں کو لکھا گیا تھا اور اسیطرح یوحنا رسول بھی افسس میں بیٹھا ہوا چلاتا ہی کہ وے ہم میں سے نکلے تاکہ ظاہر کریں کہ ہم میں سے نہ تھے (۱ یوحنا ۲-۱۹) (ف) لفظ خود تم میں سے اگر خاص افسیوں سے مراد ہی تو اوپر دکھلایا گیا کہ کیسے کیسے اور کون کون لوگ بدعتی وہاں سے نکلے تھے اور جو لفظ تم میں سے خاص عیسائی جماعت پر اشارہ ہی تو یہہ مطلب ہی کہ عیسائی جماعت سے بعضے بدعتی فرقے بھی نکلینگے اور بعضے شریر عیسائی اُٹھینگے چنانچہ ایسا آجتک دیکھتے بھی ہیں کہ کلیسائی ظاہری میں سے بعضے شریر اُٹھے ہیں اور بدعت نکالتے ہیں مُنہہ سے بولتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے غیرتمند ہیں مگر وہ پھاڑنیوالے بھیڑیئے ہیں اور لوگ اُنہیں قبول بھی کر لیتے ہیں اسلئے کہ وہ اندر سے ہیں اندر کا دشمن مشکل سے پہچانا جاتا ہی پر باہر کا دشمن دور سے نظر آتا ہی پر جو دشمن اندر سے اُٹھتے ہیں اُنسے زیادہ خوف ہی (ف) میں راقم اسکتاب کا کلیسیا کے اندرونی دشمنوں سے اسقدر ستایا گیا ہوں کہ اتنا دکھہ باہر کے دشمنوں سے میں نے نہیں پایا تب میں ان بیرحموں کی کیفیت سے زیادہ واقف ہوں اُنہیں ہرگز خدا کا خوف نہیں نہ کچھہ پرواہ دین کے جلال کی ہی صرف پیٹ کے بندے ہیں اور دوسروں کو بھی

پیٹ کا بندہ جانتے ہیں اور رات دن بیٹھے ہوئے بیکار منصوبے باندھا کرتے ہیں کہ تو یوں کھیو یوں کہونگا۔ میں اُس طرف سے یہہ آفت اُٹھوائونگا تو اس طرف سے یوں کر ڈالیو بھائی افسوس اس فرقہ کے لوگوں پر کہ کلیسیا میں پاکیزگی اور خوبی نہیں آنے دیتے اور بھائیوں کے دل خراب کرتے ہیں اور اُنہیں پراگندہ کرتے ہیں لباس دینداری کا ہی مگر چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ مسیح کے پاس سے چلے جاویں تو ہم خوب کلیسیا میں حکومت کریں (ف) سب عیسائیوں کو اپنی طرف اس وقت دیکھنا چاہئے کہ آیا میں تو ایسا شخص نہیں ہوں اور کہنا چاہئے کہ اے خداوند کیا میں ہوں تب خداوند بتلاویگا کہ تو نے خود کہا (اُلٹی بات) سیدھی باتوں میں کوئی کوئی اُلٹی بات ملا کے بولینگے اور یوں سب کچھہ خراب کرینگے (ف) جھوٹھہ کیا ہی نادرست اور اُلٹی بات کا بولنا یہہ جھوٹھی تعلیم میں کسیقدر سچائی تو ہی بلکہ عین بت پرستی میں بھی کچھہ سچائی ہی کہ آدمی کا دل صورت الہٰی کو سجدہ کرنا چاہتا ہی اور ایک صورت الہٰی تو ہی اُسے چھوڑ کر بت بناتے ہیں یعنے مسیح کی صورت کو سجدہ کرنا چاہیے پر وہ اُسے نہیں بلکہ اُسکے عوض میں بت کو سجدہ کرتا ہی یہہ اُلٹی بات ہی اسیطرح حج نماز روزہ اور اعمالی اعتقاد وغیرہ اُلٹی ہوئی سچائی نکلی ہیں اور اسیطرح اب تک شریر لوگ سچائی کو اُلٹ کر کچھہ اور شکل نکالتے ہیں (اپنی طرف کھینچ لیں) منشا اُنکا یہہ ہوگا کہ جماعت کو اپنی طرف مایل کریں تا کہ عزت پاویں (ف) ذرا ناظرین کو سوچنا چاہئے کہ اسوقت کتنے آدمی دیسی جماعتوں میں نظر آئے ہیں جو اُلٹی باتیں کر کے بڑی حکمت سے کلیسیا کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں مسیح کیطرف دیکھنا نہیں چاہتے اُنکا ارادہ ہی کہ جب کلیسیا ہماری طرف متوجہہ ہو ویگی تو آرام سے بیٹھہ کر عیش کرینگے وہ انگریز لوگ جو نیک نیت ہیں ان بھیدوں سے کم واقف ہیں کیونکہ ہندوستانی فطرت سے آگاہ ہرگز نہیں ہیں پر ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کچھہ زیادہ جانتے ہیں پر ہماری کون سنتا ہی (ف) پولوس نے دو قسم کے دشمن بتلائے ایک تو باہر سے آوینگے (آیت ۲۹) دوسرے اندر سے اُٹھینگے (آیت ۳۰) باہر والوںکا نام بھیڑیا رکھا ہی اور اُنکا منشا ہلاک کرنا ہی۔ اندر والوںکا نام اُلٹنے والا رکھا ہی اور اُنکا منشا جماعت کو اپنی طرف مایل رکھنے کا ہی اب وہ یہہ بتلاتا ہی کہ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے کیونکر بچوگے

(۳۱) اِسلئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس رات دن رو رو کے ہر ایک کو جتانے سے باز نہ آیا ۳۱

(جاگتے رہو) یہی طور بچنیکا ہی ذرا غفلت آئی اور ان میں سے کوئی نہ کوئی دشمن غالب آیا جاگتے آدمی کے پاس کوئی چور نہیں آتا ہی بس جاگنا خادم دینوں کا پہلا فرض ہی اور سب عیسائیوں کا بھی یہی کام ہی جو کوئی اپنی جان بچاتا ہی چاہئے کہ جاگتا رہے (میں) یعنے میں نمونہ ہوں جاگنے میں اور سب خدمت کے کام میں اگر میرے نمونہ پر چلوگے تو اچھا ہی (تین برس) یعنے تین مہینے عبادت خانہ میں (۱۹-۸) اور دو برس طرنس کے مدرسہ میں (۱۹-۱۰) اور اُس کے سوا بھی کچھہ وقت ہوا ہی جو ملا کے

تین برس ہوتے ہیں یا آنکہ تین برس سے مراد تیسرا برس ہی (ف) کریزاستم صاحب اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ میں آپ ستنبول کا آبع بشپ تین برس سے ہوں مگر میں نے پولوس کے برابر کام نہیں کیا (ف) پولوس یہاں اپنی سہ سالہ خدمت کا ذکر کرتا ہی مسیح خداوند نے بھی تین برس خدمت کی تھی اور اپنا کام تمام کرکے مرنے کو گیا تھا اب پولوس بھی یروشلم کو جاتا ہی

۳۲ (۳۲) ای بھائیو اب میں تمہیں خدا اور اُس کے فضل کے کلام کو سونپتا ہوں جو قادر ہی کہ تمہیں کامل کرے اور سارے مقدسوں میں میراث دے

(خدا اور کلام فضل) ان دو کے سپرد کلیسیا کو کرتا ہی خدا قادر ہی اپنے بندوں کی حفاظت خوب کرسکتا ہی سب خطرات سے بچا سکتا ہی فضل اُسکا اگر شامل حال ہی تو ساری روحانی برکات آدمی کے شامل حال رہتی ہیں (ف) پولوس اس لفظ فضل کو بہت پسند کرتا ہی اور اسکا استعمال بہت کرتا ہی وہ فضل پاکے فضل کی کیفیت سے خوب واقف تھا کہ فضل محبت الٰہی کا چشمہ ہی اسی سے گنہگار لوگ برکت پاتے ہیں نجات اسی سے ہی ایماندار کا ہر قدم اسی سے بحال رہتا ہی اور یہہ فضل ازل سے ابد تک باقی رہتا ہی جسپر فضل ہو اُس سے پھر جدا نہیں ہوسکتا ہی وہ بچ گیا پولوس کلام الٰہی کو فضل کا کلام بتلاتا ہی گویا اُس سارے کلام میں فضل ہی کا بیان ہی ہر تعلیم اور ہر معلم اور ہر کام اسی سے پرکھا جاتا ہی کہ یہہ چیز کس بات پر موقوف ہی اگر فضل پر ہی تو درست ہی اور جو کوئی اور اُسکا موقوف علیہ ہی مثلاً آدمی کی کوشش وغیرہ وہ نادرست اور باطل بات ہی (کامل کرے اور سارے مقدسوں میں میراث دے) تین باتیں ہیں جو فضل سے ہوتی ہیں اول گناہوں کی معافی اور نئی زندگی دوسرے ترقی نئی زندگی میں تیسرے کامل ہونا ابدی میراث میں حصہ پانا اور یہہ سب کچھ قدرت الٰہی پر موقوف ہی اور وہی دلسکتا ہی اور یہی عیسائی کے لئے منزلیں ہیں جن میں خدا اپنے فضل سے لیجاتا ہی اور وہ اپنی طاقت سے نہیں جاسکتا (ف) پولوس ان لوگوں کی حالت پر شروع سے آخری حالت تک نظر کرکے دعائے خیر دیتا ہی اور جسپر آپ بھروسہ رکھتا ہی اُسے سپرد کرتا ہی (۲ تمطاؤس ۱-۲)

۳۳ (۳۳) میں نے کسی کے روپے یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا

یعنے تمہارے مال کی طرف میرا لالچ نہیں ہوا میں نے صرف تمہیں چاہا کہ خدا کے پاس ملاؤں (۲ قرنتی ۱۲-۱۴) (ف) پولوس نے دنیا میں کسی سے تنخواہ یا طلب نہیں پائی وہ آخری جلال کا مشتاق تھا مگر اب بغیر تنخواہ کے کام نہیں کرتے ہیں مزدور مزدوری مانگتے ہیں (ف) اسوقت لکھنا چاہئے کہ پولوس اکیلا تھا اور خاندان نہیں رکھا اسلئے اُسے گذراوقات کرنا مشکل نہ ہوا پادری لوگ بال بچے اور گھر بار رکھتے ہیں واجب ہی کہ وہ تنخواہ پاویں لیکن انکا قصور یہہ رہتا ہی کہ تنخواہ پر بہت

نظر جاتے ہیں چاہیئے کہ کام کے لئے حاضر ہوں خدا اپنی کلیسیا کے وسیلہ سے آپ انکا مناسب بندوبست کردیگا (ف۱) اور یہہ بھی لکھنا چاہیئے کہ بعضے دولتمند پادری بھی ظاہر ہوتے ہیں جو تنخواہ نہیں لیتے اور خدمت کرتے ہیں اچھا تو کرتے ہیں مگر بعض میں ہم نے بہت غرور دیکھا ہی انکا فخر دل میں یہہ رہتا ہی کہ ہم بغیر تنخواہ کے کام کرنیوالے ہیں اور دوسرے لیکر کام کرنیوالے ہیں پس وہ حقیر ہیں ہم بہتر ہیں یہہ غرور انکا انہیں ہلاک کریگا اس غرور سے بہتر ہی کہ لیکر کام کیا جاوے کیونکہ وہ جو تنخواہ پاکر کام کرتا ہی شرمندہ رہتا ہی پس شرمندگی غرور سے بہتر ہی

۳۴ (۳۴) تم آپ جانتے ہو کہ انہیں ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی ضرورتیں رفع کیں

(انہیں ہاتھوں نے) پولوس اُن کے سامہنے اپنے ہاتھ اُٹھاکے پیش کرتا اور دکھلاتا ہی جیسے (۲۶-۲۹) میں زنجیروں سے بندھے ہوئے ہاتھ اُٹھاکے دکھلائے تھے (ضرورتیں رفع کیں) پولوس نے ضرورت جسمانی کے لئے محنت کی اُسکا خیال اس بات پر نہ تھا کہ امیر آدمی کی طرح دنیا میں رہے بلکہ حاجت کو بس جانتا تھا آسمانی مسافر دنیا میں رفع حاجت کو بس جانتے ہیں پر دنیاوی مزاج عیش کے طالب ہیں (ف) ہاتھوں کو دکھلاتا ہی جن ہاتھوں سے خیمہ دوزی کی تھی (۱۸-۳) اور وہ اسبات کو کہ میں نے محنت کرکے روٹی کھائی کئی جگہ بیان کرتا ہی (۱ قرنتی ۴-۱۲ و ۹-۶ و ۱ تسلونیقی ۳-۹) اُسکا یہہ مطلب نہیں ہی کہ فخر کرے مگر نمونہ چھوڑتا ہی اور دکھلاتا ہی کہ یہہ سرگرمی جو دین میں تھی کسی نفع دنیاوی کے لئے نہ تھی مگر محض خدا کے لئے (ف۲) دنیا میں اور معلم جو ظاہر ہوئے ہیں اکثر لالچ سے کام کرتے تھے مثلاً محمد صاحب نے بڑی سرگرمی اسلام کے پھیلانے میں دکھلائی لیکن پانچواں حصہ مال غنیمت کا لیتے تھے

۳۵ (۳۵) میں نے سب باتیں بتائیں کہ یوہیں محنت کرکے کمزوروں کی مدد کرنا اور خداوند یسوع کی باتیں یاد رکھنا ضرور ہی کہ اُسنے کہا دینا لینے سے مبارک ہی

(یوہیں) یعنے جیسا میں نے کیا نہ صرف اپنی رفع حاجت کے لئے مگر اوروں کی مدد کے لئے بھی محنت کی تاکہ کمزوروں کو سنبھالوں جانیوالوں کو روکوں گرتے ہوؤں کو کھڑا کروں (مسیح کا قول یاد کرو کہ دینا لینے سے مبارک ہی) یہہ سنہلا قول ہی قول زرین ہی جو کلیسیا کی خزانچی میں رکھا ہی یہہ قول کہیں انجیل میں نہیں ہی مگر پولوس فرماتا ہی کہ مسیح کا قول ہی پس زبانی آیا ہوگا اور بھائیوں میں مشہور ہوگا ایسی باتیں سُنکر دل میں کیسا مزہ آتا ہی یہہ باتیں اُنہیں باتوں میں سے ہیں جسکا ذکر (یوحنا ۲۱-۲۵) میں ہی (دینا) نہ صرف نقدی دینا مراد ہی کیونکہ مسیح نے اور پولوس نے بہت نقدی نہیں دی پر جو کچھ کسی کے پاس ہو وہ

دیوے (ف) شاید پولوس اشارہ کرتا ہی اُس چندہ کی طرف جسکو لیکر اب یروشلم کو جاتا ہی (ف) مسیح خداوند خدمت لینے کو نہیں مگر خدمت
کرنے کو آیا یعنے نہ لینے کو پر دینے کو آیا (خدا دیتا ہی لیتا نہیں ہی) اور ہم جسقدر اُسکے نام پر دیتے ہیں اُس سے زیادہ پاتے ہیں بلکہ
اُس کی بھرپوری سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا (ف) پس بھائیو تم بھی دو جو کچھہ دیسکتے ہو یا نقدی یا نصیحت یا کسی طرح کی مدد یا تسلی
جو کچھہ ہو سکتا ہی کرو (لینا) بھی کچھہ نقصان کی بات نہیں ہی جسے حاجت ہی لیوے پر جو حاجت سے زیادہ لیتا ہی اور دوسرے کو
لوٹ کے اپنا گھر بھرتا ہی اور راتدن ہاتھہ پھیلائے پھرتا ہی اور لینے پر زیادہ مستعد ہی یہہ مکروہ بات ہی

۳۶ (۳۶) اور اُس نے یہہ کہکے گھٹنے ٹیکے اور ان سب کے ساتھہ دعا مانگی

(گھٹنے ٹیکے) جیسے مسیح نے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی تھی (لوقا ۲۲-۴۱) اور پطرس نے بھی گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی تھی
(اعمال ۹-۴۰) اور جیسے دانیال تین دفعہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرتا تھا (دانیال ۶-۱۰) اسکے سوا (اعمال ۲۱-۵ و افسی ۳-۱۴)
کو بھی دیکھو (ف) پہلے عیسائیوں کا دستور تھا کہ ہمیشہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرتے تھے لیکن اتوار کو کھڑے ہو کے دعا کرتے تھے
اور ایسٹر ڈے کو اور پنتیکوست کو بھی کھڑے ہو کے دعا کرتے تھے (ف) لوگ کہا کرتے ہیں کہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرنا انگریزی
دستور ہی دیکھو یہاں پیغمبروں کا دستور ہی انگریزوں نے بھی وہاں سے سیکھا ہی (ف) افسوس ہی کہ بعضے لوگ گرجاؤں میں
گھٹنے ٹیک کر دعا کرنے سے شرماتے ہیں وہ آپ کو خدا کے سامھنے جھکانے سے شرم کھاتے ہیں یہہ غرور کی بات ہی
لکھا ہی کہ ہر گھٹنا اُس کے سامھنے ٹیکیگا (ف) دعا میں بہ نسبت منادی کے زیادہ برکت ہی کیونکہ عین خدا کے حضور میں
جاتے ہیں پس چاہئے کہ ادب سے حاضر ہوں

۳۷ (۳۷) اور وے سب بہت روئے اور پولوس کے گلے پر گر کے اُسے چومنے لگے

(بہت روئے) کیونکہ عیسائی لوگ نرم دل ہوتے ہیں وہ ستوئیقی نہیں ہیں کہ محبت کا جوش اُنکے دل میں نہو محبت
کا چشمہ جو اُن کے دل میں ہی اکثر اُس سے آنسوؤں کا پانی بہا کرتا ہی (لوقا ۱۵-۲۰ رومی ۱۲-۱۶ و ۱ قرنتی ۱۲-۲۰) (چومنے لگے
پیار کے سبب سے جو کوئی اوروں کو پیار کرتا ہی اور بھی اُسے پیار کرتے ہیں (ف) اگرچہ کیسے ہی پیارے لوگ کیوں نہ ہوویں ایک
وقت اُنسے بھی جدائی ہوگی مدت تک ہم سفر ہو سکتے ہیں مدت تک ایک شہر میں رہ سکتے ہیں دیر تک ایک گھر میں بس سکتے ہیں
آخر کو جدائی ہوتی ہی پس اُس رفیق کو پیار کرو جو ہر وقت ساتھہ ہی اور وہ مسیح خداوند ہی (ف) جب موت کے پیتے کا وقت آتا ہی تو
ہر کوئی اکیلا ہو کے اُسکو لیتا ہی (ف) وقت آویگا جو ابدی رفاقت کے ساتھہ آسمان میں ملاقات ہوگی

(۳۸) اور خاصکر اِس بات پر غمگین ہوئے جو اُسنے کہی تھی کہ تم میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے اور اُسے جہاز تک پہونچایا ۳۸

رسول کے ساتھہ ان لوگوں نے کیسی وفاداری سے محبت دکھلائی افسیوں نے پولوس کی کیسی عزت کی کچھہ دنیاوی نفع پولوس سے اُنہیں نہ تھا مگر روحانی نعمتیں شدت سے پائی تھیں اِسلئے وہ عزیز تھا یہاں سے ظاہر ہے کہ افسیوں نے روحانی نعمتوں کی قدر و منزلت خوب کی جیسے عیسائیوں کو چاہئے تھا (ف) بعض جگہ میں ہم نے دیکھا کہ اگرچہ کیسی روحانی نعمتیں لوگوں کو ایک بھائی سے پہونچیں مگر کبھی اُس سے ملاقات کے بھی روادار نہ تھے لیکن جن ولایتی امیر پادریوں سے اُنہیں بہت اور عزت پانے کی بڑی امید تھی اُنکی اتنی عزت ہوئی کہ اُنہیں میں سے بعضے لوگ بولنے لگے کہ یہہ ریاکاری عزت حاصل کرنے کے لئے ہے (ف) کچھہ عرصہ تک جدائی کے لئے اگر لوگوں کو اتنا غم ہوتا ہے تو کیا حال ہوگا جب بعضوں میں ابدی جدائی ہوگی پولوس کی جدائی میں تو یہہ تسلی تھی کہ پھر آسمان پر ملجاوینگے پر وے جو ہمارے رشتہ دار اور دوست بے ایمانی میں مرجاتے ہیں اُنسے تو ابد تک جدائی ہوتی ہے راقم کے خیال میں اِس ابدی جدائی کا افسوس مقدسوں میں نرہیگا وقت آویگا کہ ساری ناپاکی ہم سے جدا ہوگی پس ناپاک رشتہ دار بھی ہم سے جدا ہونگے اُن کی محبت بھی ہمارے دل سے اُسوقت نکل جائیگی کیونکہ ہم خدا میں ہونگے اور خدا کو اُنسے نفرت ہے اسلئے ہم بھی اُنسے نفرت کرینگے تب ہمیں جدائی کا غم نہوگا ہاں دنیا میں ہمیں اُن کی جدائی کا بھی غم ہے لیکن یہہ سارا غم اُنہیں کو بہت ہوگا جنہوں نے بے ایمانی سے آپ جدائی کی ہے اور خدا کی راہوں کو چھوڑا ہے

اکیسواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ جب ہم اُن سے جدا ہو کے روانہ ہوئے تو سیدھی راہ کوس میں آئے اور دوسرے دن رودس اور وہاں سے پطرہ میں

اب یروشلم کے سفر کا بیان ہوتا ہے اور وہاں کے فساد کا ذکر آتا ہے (جدا ہو کے) یعنے مشکل اور درد کے ساتھہ جدا ہو کے کیونکہ دوستی کی جدائی بغیر غم کے نہیں ہوسکتی ہے پر وے جو خدا کو انسانوں سے زیادہ چاہتے ہیں خوشی خوشی احباب کو بھی چھوڑ دیتے ہیں الہی مرضی کی اطاعت کے سبب سے مسیح نے خود فرمایا کہ دیکھو ہم جاتے ہیں (لوقا ۱۸-۳۱ سے ۳۴) (سیدھی راہ کوس میں آئے) کوس ایک جزیرہ ہے جزیرہ ملطیس سے بہت بڑا ہے اور ۴۰ میل ملطیس سے دکھن کی طرف ہے اُسکے نزدیک خشکی ہے

براعظم کی یہاں آکے رات بھر رہے تھے اور دوسرے دن چلکے (رودس) میں آئے رودس بھی ایک جزیرہ ہے کوس کی جنوب
مشرق میں (۵۰) میل ہے وہانسے چلکر پطرہ میں آئے (پطرہ) ایک شہر ہے براعظم کے کنارہ پر ٹھیک رودس سے پورب کیطرف ہے

۲ (۲) اور ایک جہاز کو فونیکی میں جاتے ہوئے پا کے اُسپر چڑھے اور روانہ ہوئے

اُس جہاز کو جسپر یہاں تک آئے تھے چھوڑ دیا اور دوسرا پایا (فونیکی) دیکھو (۱۱-۱۹) کا ذیل (ف) یہہ تو معلوم ہے
کہ پہلا جہاز کرایہ داروں کا جہاز تھا دوسرا جو اب ملا ہے یہہ سوداگروں کا جہاز ہے اُسی میں اب سوار ہوئے ہیں

۳ (۳) اور جب کپرس نظر آیا اُسے بائیں ہاتھ چھوڑ کر سوریا کو چلے اور صور میں لگا کیونکہ وہاں
جہاز کا بوجھ اُتارنا تھا

(سوریا کو چلے) یہہ وہ علاقہ روم کا تھا جس کے متعلق فونیکی اور ملک کنعان بھی تھا (صور میں لگایا) صور شہر سوداگری کے
لئے پورب سے پچھم تک مشہور تھا (بوجھ اُتارنا تھا) سوداگروں کو اپنا مال وہاں اُتارنا تھا (ف) اس بوجھ اُتارنے کے سبب
پولوس کو آنیوالے کام کے لئے فرصت مل گئی تھی

۴ (۴) اور شاگردوں کو پا کے ہم سات روز وہاں رہے اُنہوں نے روح کی معرفت پولوس کو
کہا کہ یروشلم کو نہ جانا

(پا کے) یعنے تلاش کر کے بھائی لوگوں کو پایا کیونکہ یہہ جانتے تھے کہ صور میں بھائی لوگ ملینگے (۱۱-۱۹) (ف) مسافر
لوگ سفر میں دنیا کی عجایب باتیں تلاش کیا کرتے ہیں مگر عیسائی لوگ شاگردوں کو تلاش کرتے ہیں کیونکہ مسیح کی عجیب قدرت
انہیں نظر آتی ہے (ف) یہاں بوجھ اُتارنیکے لئے سفر سے روکے گئے تو بھی ایک برکت پیش آئی کہ شاگردوں کو دیکھا (ف) شاید یہہ صور کے
شاگرد اُسی تخم کا پھل تھے جو خداوند نے خود بویا تھا (متی ۱۵-۲۱ مرقس ۷-۲۴) (سات روز وہاں رہے) اتوار بھی ضرور اُن
بھائیوں کے ساتھہ ہو گیا ہوگا جیسے (۲۰-۶ و ۷) میں ہوا تھا (روح کی معرفت کہا کہ یروشلم کو نہ جانا) یہہ مطلب نہیں ہے کہ
خدا کی روح نے حکم دیا کہ پولوس کو وہاں جانے سے روکا گیا ایسا ہوتا اور پھر بھی پولوس جاتا تو بڑا گناہ تھا لیکن مطلب یہہ ہے
کہ روح کی معرفت اُنہیں معلوم ہوا کہ اس شخص کے لئے وہاں مصیبت آویگی پس اتنی بات روح سے اُنہوں نے معلوم کر کے اپنی
تجویز سے کہا کہ یروشلم کو نہ جانا کیونکہ ہمیں روح اشارہ کرتی ہے کہ وہاں تیرے لئے خطرہ ہے دیکھو (آیت ۱۱ سے ۱۴ تک)

(۵) پر ہم اُن دنوں کو پورا کرکے نکلے اور چلے گئے اور سبھوں نے جوروں اور لڑکوں سمیت ۵
شہر کے باہر تک ہمکو پہونچایا اور ہمنے سمندر کے کنارہ پر گھٹنے ٹیک کے دعا مانگی

بڑی محبت دکھلائی کہ عورت مرد اور بچے بھی باہر تک پہونچانے کو آئے اور دعا کے ساتھہ رخصت کیا (ف) اعمال کی کتاب میں یہہ پہلی جگہہ ہی جہاں بچوں کا ذکر آیا

(۶) اور ہم ایک دوسرے سے وداع ہو کے جہاز پر چڑھے اور وے اپنے اپنے گھر کو پھرے ۶

ایک نے ایک سے ہاتھہ ملایا اور رخصت کیا یعنے اُن سبھوں نے اُن سبھوں سے مصافحہ کیا بچوں سے بھی اور بی بیوں سے بھی اور مردوں سے بھی ایمان سے ایک عجیب رشتہ داری مقدسوں میں ہوجاتی ہی ہر ایماندار دوسرے ایماندار کو اپنا بھائی سمجھتا ہی ایک دوسرے کے نزدیک جاتا ہی اور پاک ہاتھہ ملاتا ہی غیر قوموں کی طرح دور سے سلام سلام کرکے نہیں چلدیتے

(۷) اور ہم جہاز کا سفر تمام کرکے صور سے طلمیس میں پہونچے اور بھائیوں کو سلام کرکے ایک ۷
دن اُن کے ساتھہ رہے

(طلمیس) نام ہی ایک شہر کا طلمی ایک شاہ مصر تھا اُس کے نام سے یہہ شہر مشہور تھا لیکن اب اسکو (اکر) بکاف عربی بولتے ہیں یہہ شہر صور کا سب سے بڑا بندر تھا اور صور سے (۳۰) میل دکھن میں واقع ہی ہر زمانہ میں سپہ گری کے لئے مشہور جگہہ رہا ہی (ف) یہاں بھی عیسائی بھائی ملے تھے جنہیں سلام کرکے ایک دن اُن کے ساتھہ رہ سکے

(۸) دوسرے دن پولوس اور ہم جو اُسکے ساتھی تھے روانہ ہو کے قیصریا میں آئے اور فیلبوس ۸
خوشخبری دینیوالے کے یہاں جو اُن ساتوں میں سے تھا اُتر کے اُس کے ساتھہ رہے

(قیصریا) شہر اکر سے (۳۰) میل سمندر کے کنارہ پر تھا (خوشخبری دینیوالا) یہہ لفظ تین بار آیا ہی ایک تو یہاں دوسرے (افسی ۴-۱۱) میں تیسرے (۲ تمطاؤس ۴-۵) میں (ف) یہہ وہی شخص ہی جس کی خدمت سے سامریہ میں بڑی خوشی ہوئی تھی (۸ باب تمام) اور ان سات ڈیکنوں میں اس شخص کا نمبر دوسرا تھا (ف) سات برس گذرے کہ اِسی شخص کو پولوس نے اس کے گھر سے نکالا تھا جب پولوس عیسائیوں کو دکھہ دیتا تھا (۸-۱) اور یہہ شخص قیصریا میں آبسا تھا اب خدا کی شان دیکھو

کہ خود پولوس اُسی کے گھر مہمان ہونے کو آیا ہی یہہ شخص جو قیصریا میں آبسا تھا اب تک یہاں موجود ہی (۸-۴۰) (ف) جسے پولوس نے نکالا وہ اپنے گھر پولوس کو آج حاضر دیکھتا ہی - اور کچھہ ملامت نہیں کرتا پر پیار سے قبول کرتا ہی (ف) کیسی خدا کی قدرت فیلبوس دیکھتا ہوگا کہ بھیڑیا بھیڑ ہو کے آیا ہی مسیح کی روح نے اُسے بدل ڈالا ہی (ف) یہہ تیسرا مرتبہ ہی کہ پولوس قیصریا میں آیا - (۹-۳۰ و ۱۸-۲۲ و اسوقت)

۹ (۹) اور اُس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوّت کرتی تھیں

دیکھو فیلبوس ڈیکن نے شادی کی تھی تب تو اُس کی بیٹیاں ہوئیں پھر رومن کتھولک کیونکر کہتے ہیں کہ پادری کو شادی کرنا نہ چاہیئے (اِمطاؤس ۴-۲ و ۳) جھوٹھہ بولتے ہیں اُن کی تمیز سن ہوگئی ہی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ اُن خوراکوں سے پرہیز کریں جنہیں خدا نے پیدا کیا کہ ایماندار اور سچائی کے عارف شکرگذاری کے ساتھہ اُنہیں کھاویں (چار کنواری بیٹیاں نبوت کرتی تھیں) یوئیل نبی کی نبوت پوری ہوتی تھی (۲-۱۵ و ۲۸) کا ذیل دیکھو یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا کی برکت اُسکے خاندان پر بھی تھی (ف) فضل کی بادشاہت مرد عورت میں کچھہ فرق نہیں کرتی ہی (گلاتی ۳-۲۸) سب کو برکت ملتی ہی (ف) نبوت کرنا یعنے انجیل کی باتیں سنانا مراد ہی (ف) صرف گرجا میں عورتوں کو منادی کرنا نا جایز ہی (اقرنتی ۱۴-۳۴) اور سطرح بازاروں میں بھی اور غرور کے ساتھہ کہ گویا ہمارا بھی کچھہ اختیار ہی انکو منادی کرنا نہیں چاہیئے (اِمطاؤس ۲-۱۲) مگر عورتوں اور گھروں اور خاص جگہوں اور موقعوں میں عورتوں کو بھی بولنا جایز بلکہ مناسب ہی سو وہ اسی طرح کرتی تھیں اگر وہ بازاروں یا گرجا میں یا عام مجلسوں میں کرتیں تو اسوقت پولوس ضرور اُنہیں منع کرتا جیسے اُسنے اور جگہوں میں حکم دیا ہی مگر وہ جایز طور پر کرتی تھیں اِسلیئے وہ منع نہیں کرتا بلکہ خوش ہوتا ہی (ف) یہہ بیٹیاں کنواری تھیں اِسوقت بھی بہت سی کنواری بیٹیاں عیسائیوں کی منادی کرتی ہیں لوگوں کے گھروں میں جاتی ہیں اور نصیحت عورتوں کو دیتی ہیں یا اسکولوں میں لڑکیوں کو سکھلاتی ہیں اور جب چاہتی ہیں شادی بھی کر لیتی ہیں دیکھو یہاں لکھا ہی کہ چاروں اسوقت کنواری تھیں پر تواریخ سے ثابت ہی کہ پیچھے دو نے اُن میں سے شادی بھی کر لی تھی پر وہ نن اور راہبہ نہ تھیں یہہ نن اور راہبہ کا دستور ہی کلام کے برخلاف ہی ہاں کنواری رہنا جب تک دل چاہے اور جب دل چاہے شادی بھی کر لینا یہہ بات نہیں ہی کہ نن نام رکھہ کے شادی کرنے سے تمام عمر کو بند ہو جانا یہہ بدعت ہی انجیل کی ہدایت نہیں ہی

۱۰ (۱۰) اور جب ہم وہاں چند روز رہے اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا

(چند روز رہے) کیونکہ اب یقین ہوگیا کہ یروشلم نزدیک ہی وقت پر بخوبی پہونچ سکتا ہوں اِسلئے چند روز بھائی فیلبوس کے پاس رہنا مناسب جانا ایسے دوست کی صحبت پھر دنیا میں کہاں ملیگی بڑی پنتکوست اِس شخص نے آنکھوں سے دیکھی رسولوں کو دیکھا کلیسیا کی بنیاد کے وقت یروشلم میں تھا مسیح کے لئے جانفشاں تھا مسیح نے اُس کی معرفت معجزے بھی دکھلائے تھے ایسے شخص کی قربت سے کتنا روحانی فایدہ ہوسکتا ہے جو بھرے ہوئے ہیں وہ اور بھی چاہتے ہیں پس بھائیو جب خاص لوگوں کی ملاقات کا موقع ملا کرے تو کچھہ اُنکے ساتھہ رفاقت کرنا سیکھو ایک دوسرے کا فایدہ بہت ہوتا ہے (اگبس) نام ایک نبی آیا شاید یہہ وہی نبی تھا جسکا ذکر (۱۱-۲۸) میں ہے (یہودیہ سے آیا) یہہ بات سُنکے آیا تھا کہ پولوس رسول قیصریا میں آیا ہے اُس کی ملاقات اور استقبال کو جاؤں دیکھو سچے بھائی سچے بھائیوں کو کسقدر پیار کرتے ہیں پر جہاں دو میں محبت نہیں ہے بلکہ بغض اور عداوت ہے اور ایک دوسرے کی شان کو دیکھہ کر جلنیوالا ہے جیسا حال ہم اب بہت دیکھتے ہیں تو جاننا چاہئیے کہ یا تو دونوں جھوٹھے عیسائی ہیں یا ایک اُنمیں سے عیسائی نہیں ہے یہہ ناممکن ہے کہ ایک ہی روح دونوں میں ہو اور عداوت بھی قایم رہے

(۱۱) اور اُسنے ہمارے پاس آکے پولوس کا کمربند اُٹھالیا اور اپنے ہاتھہ پاؤں باندھہ کے کہا کہ ۱۱
روح القدس یوں کہتی ہے کہ اُس مرد کو جسکا یہہ کمربند ہے یہودی یروشلم میں یونہیں باندھینگے اور غیر قوموں کے ہاتھوں میں حوالہ کرینگے

(آپ کو باندھا) بعض اگلے پیغمبروں نے بھی یوں ہی کیا ہے کہ آپ کو باندھا ہے اور کچھہ بتلایا ہے (یرمیا ۱۳-۱ و ۲۷-۲ یشعیا ۲۰-۲ حزقیل ۴-۱) (یہودی باندھینگے) مگر اُسے تو غیر قوموں نے باندھا تھا (آیت ۳۳ و ۲۸-۱۷) لیکن چونکہ یہودیوں کے اُبھارنے سے وہ باندھا گیا تھا اِسلئے یہودی اُسکے باندھنیوالے تھے وکیل کا کام ہمیشہ کلام میں موکل کیطرف منسوب ہے جو بدی پر اُبھارتا ہے وہی بدکار ہے (ف) اس نبی نے یہہ نہیں کہا کہ ای پولوس تو وہاں مت جا مگر آیندہ مصیبت کی خبر دی کہ یہہ ہوگا (ف) جب پولوس دُکھہ کے نزدیک آیا تو اُسکے دُکھہ اُٹھانے کے حق میں نبوتیں بہت ہوئیں اِسطرح پورانے عہدنامہ میں مسیح کے دُکھہ اُٹھانے کی خبریں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں جسقدر اُسکے آمد شریف کا وقت نزدیک آتا گیا اُسی قدر ایسی پیشگوئیاں ترقی کے ساتھہ بیان ہوتی گئیں یہانتک کہ اُسنے آکے دُکھہ اُٹھایا اور اِسطرح جسقدر مسیح کی موت نزدیک آتی گئی اُسیقدر مسیح خداوند خود اپنے دُکھہ اُٹھانے کی خبریں زیادہ زیادہ سناتا گیا پس آنیوالا دُکھہ اپنا عکس آگے کی طرف خوب ڈالا کرتا ہے تاکہ مسیح کے بندے اُسکے اُٹھانے کے لئے مضبوط اور ہوشیار ہو جاویں آفت ناگہانی میں نہ پھنسیں مگر معلوم کرکے مضبوطی سے ایمان کو تھام کر اُس میں کود جاویں (ف) خوف و خطرہ کے سبب ہرگز عیسائیوں کو باز نہ آنا چاہئیے اُس کام سے جسکا کرنا فرض ہے اگرچہ راہ کے ہر قدم پر خطرہ کیوں نہ ہو اور اگرچہ اور لوگ منع کیوں نہ کریں تو بھی اُنکی

سنانہ چاہئے (ف) اکثر خدا کے لوگ دکھہ کے بعد زیادہ فایدہ کے کام کرتے ہیں اُنکی اندرونی آلایش دکھہ کی آگ میں جلجاتی ہے وہ سونا خالص ہو جاتے ہیں اور ایسے وقت میں خدا تعالی دل میں قوت ڈالتا ہے اور ایسی باتیں سکھلاتا ہے جو پہلے روشن نہیں۔ پس سیکھتے ہیں اور رشد ھرتے ہیں

(۱۲) جب یہہ سنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُسکی منت کی کہ یروشلم کو نہ جاوے ۱۲

دیکھو اسوقت معزز دیندار دوستوں کے مُنہہ سے شیطان کا امتحان پولوس کے لئے ہوا تاکہ دُکھہ نہ اُٹھاوے جیسے مسیح خداوند کے لئے پطرس رسول روکنیوالا بنا تھا (متی ۱۶-۲۱ سے ۲۶) پطرس بولتا تھا مگر بات شیطان کی تھی اب بھی ساتھی بولتے ہیں ہر بات جو روکتی ہے وہ شیطان سے ہے (ف) بھائیو بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ مناسب اور واجبی کام سے دوست روکا کرتے ہیں اُن کی نظر جسم کی طرف ہوتی ہے پس ہر وقت دوستوں کی بھی ماننا مناسب نہیں پر روح کی دلی تحریک پر ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے

(۱۳) پر پولوس نے جواب دیا کہ تم کیا کرتے ہو کہ روتے ہو اور میرا دل توڑتے ہو کیونکہ میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ یروشلم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی طیار ہوں ۱۳

دیکھو لوتھر صاحب کا جواب جب وہ شہر وارمز میں شہنشاہی مجلس کے درمیان جاتا تھا ۱۵۲۱ء میں دوستوں نے منع کیا تھا کہ شاہی مجلس میں نہ جاوے لوتھر صاحب نے کہا اگرچہ وارمز شہر میں اِس اِسقدر شیطان ہوں جسقدر اس شہر کی چھتوں پر کھپریل ہیں تو بھی میں ضرور جاؤنگا کیونکہ خدا نے مجھے بُلایا ہے (ف) جو عیسائی بے صلیب کے ہے وہ عیسائی ہے بغیر عیسیٰ کے (کیوں دل توڑتے ہو) رو رو کے میری جسمانی محبت کی آگ بھڑکاتے ہو اور ہمت اور دلاوری کو نقصان پہونچاتے ہو لڑتے سپاہی کو اور اُبھارنا چاہئے تاکہ فتح پاوے نہ بزدل بنانا کہ شکست کھاوے تمہارا رونا اور کڑھنا اگرچہ میرے دلپر تاثیر کرتا ہے اور دل ٹوٹا جاتا ہے مگر میری نیت اور مرضی جو الٰہی اطاعت کے لئے ہے وہ مضبوط ہے دلپر تم اثر کر سکتے ہو نہ میری نیت پر سو میں ضرور جاؤنگا۔ تمہاری کوشش بیفایدہ ہے کیونکہ تم صرف باندھے جانے سے ڈراتے ہو مگر میں تو مرنے کو بھی خداوند کے لئے طیار ہوں پس باندھا جانا کیا چیز ہے (ف) محبت ملنسار اور ترغیب پذیر تو ہے (یعقوب ۳-۱۷) لیکن اپنے فرائض سے باز رکھنیوالی نہیں ہے (ف) عیسائیوں کی محبت اپنے پادریوں کی طرف جو ہے چاہئے کہ ہمیشہ جگہ خالی رکھے اُس محبت کے لئے جو پادریوں کو مسیح خداوند سے ہے (۱ قرنتی ۱۱-۱) تم میرے پیرو ہو جیسے میں بھی مسیح کا ہوں

۱۴ (۱۴) سو جب اُس نے نہ مانا تو ہم یہہ کہکے چپ رہے کہ خدا کی مرضی ہو

(خدا کی مرضی ہو) جس چیز کو دل چاہتا ہی جب وہ بڑی محنت کے بعد بھی ہاتھہ نہیں آتی ہی تو چاہئے کہ سارے کام خدا کو سپرد کریں اور اُسی کی مرضی کے تابع ہوں کیونکہ ہماری ساری کوشش جو بیکار ہوگئی اس سے ظاہر ہوگیا کہ خدا کی مرضی کچھہ اور ہی پس آپ اُس کے تابع ہونا چاہئے کیونکہ وہ بہتر جانتا ہی (ف) مسیحی دین کی یہہ بڑی فضیلت ہی کہ عیسائی ہر بات میں مرضی الہی کا تابع ہی اگرچہ اپنی مرضی کے برخلاف کیوں نہو وہ صابر ہوکے الہی مرضی کا تابع ہوتا ہی اگرچہ دُکھہ اور نقصان کے ساتھہ کیوں نہ ہو۔ لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ ایسا آدمی ہرگز غمگین نہیں ہوسکتا اُسکے ساتھہ جو چاہتے ہو سو کرو اگر مرضی ہو اُسے جلاؤ یا ڈباؤ یا قید کرو یا چھوڑ دو وہ کچھہ فکر نہیں کرتا سب کچھہ اُسکے فایدہ کے لئے ہی (ف) برنٹ صاحب کہتے ہیں کہ آنیوالے جہان میں ہماری خوشی اس سے نہیں ہوگی کہ دنیا میں بھی ہم آرام سے رہے تھے اور ہر بات میں کامیاب ہوتے تھے مگر خوشی اس سے ہوگی کہ خدا کی مرضی ہمارے وسیلے سے پوری ہوتی تھی اِسلئے ہم روز دعا کرتے ہیں کہ تیری مرضی جیسی آسمان پر ہی زمین پر بھی ہووے (ف) جب خود غرضی دل میں سے نکلجاتی ہی تو دل کیسا پاک اور آرام میں نظر آتا ہی اور یہی مسیح کی مانند ہونا ہی

۱۵ (۱۵) اور اِن دنوں کے بعد ہم اپنی طیاری کرکے یروشلم کو گئے

(اپنی طیاری) اپنی سواری وغیرہ کا انتظام کرکے گئے (یروشلم کو گئے) یہہ پانچواں وقت ہی کہ پولس عیسائی ہوکے یروشلم میں آیا اور اسی سے اُسکا آخری مشنری سفر تمام ہوا اگرچہ اُسنے اپنے ارادہ کا چوتھا اور پچھلا حصّہ جب تمام کیا تھا جب کہ روم کو گیا (۱۹-۲۱) پھر وہاں یسوع کا قیدی ہوکے گیا تھا (ف) دیکھو پولس جانتا تھا کہ یروشلم میں اُسکے لئے مصیبت ہی وہ اہل روم سے التماس کرتا ہی کہ دعا کریں تاکہ وہ یہودیہ کے بے ایمانوں سے بچا رہے اور اُس کی خدمت پسند ہووے (رومی ۱۵-۳۰ و ۳۱)

۱۶ (۱۶) اور قیصریہ سے کئی ایک شاگرد ہمارے ساتھہ چلے اور ہمیں مناسون کپرسی ایک قدیم شاگرد کے پاس لیگئے کہ ہم اُس کے یہاں مہمان ہونے کو تھے

(قدیم شاگرد) یعنے پورانا عیسائی تھا نہ بڈھا آدمی تھا (ف) شاید پنتکوست والوں میں سے تھا اُن کپرسی لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے یونانیوں کو منادی کی تھی (۱۱-۲۰) اور اسی سبب سے یروشلم میں رہتا تھا عزت دار اور مہماندار شخص تھا تجویز ہوئی تھی کہ پولس اُسکے گھر میں جاکے مہمان ہووے

۱۷ (۱۷) اور جب ہم یروشلم میں پہونچے بھائیوں نے خوشی سے ہمیں قبول کیا

(بھائیوں نے) یعنے کلیسا نے (ف) بھائیوں میں اور بزرگوں میں فرق ہی (آیت ۱۰) میں لفظ بزرگ کا لکھا ہی وہ خادم
دین ہیں اور بھائی سب کلیسیا کے لوگ کہلاتے ہیں

۱۸ (۱۸) اور دوسرے دن پولوس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں اکٹھے تھے

(یعقوب) یہہ یروشلم کا اُسوقت اسقف تھا پس پولوس پہلے اسلئے اُس کے پاس گیا کہ وہ وہاں کی کلیسیا کا سر تھا (۱۵-۱۳)
میں اُسی اسقف کا ذکر ہی۔ پولوس اسلئے بھی اُسکے پاس گیا کہ وہ چندہ جو لایا تھا اُسکے سپرد کرے (ف) یاد کرو کہ یہہ وہی یعقوب
ہی جسکے حق میں پطرس نے کہا تھا کہ میری مخلصی کی اُسے خبر دو (۱۲-۱۷) اور اُس مجلس کا میر مجلس بھی وہی تھا جو ختنہ کی بابت
ہوئی تھی (۱۵-۱۳) اسی شخص کو (گلاتی ۱-۱۹ و مرقس ۶-۳) میں خداوند کا بھائی کہا گیا ہی دیکھو جو لکھا ہی (۱-۱۴) کے نیچے
شاید اسی بندگی کے سبب کلیسیا کا سر تھا کہ خداوند کا بھائی تھا نہ سگا مگر سوتیلا یا چچیرا۔ یوسیبیوس کہتا ہی کہ اُسکا لقب تھا راستباز یعقوب
وہ دشمنوں کے ہاتھ سے شہید ہوا ہی

۱۹ (۱۹) اور اُسنے اُنہیں سلام کرکے جو کچھ خدا نے اُسکی خدمت کے وسیلہ غیر قوموں میں کیا مفصل بیان کیا

(مفصل) یعنے شروع کے ذکر سے لیکر اسوقت تک جو جو ہوا تھا سب سنایا (۱۵-۴) سے لیکر اسوقت تک بلکہ (۱۴-۲۷)
سے لیکر یہہ بات لفظ مفصل سے نکلتی ہی (خدا نے) جو کچھ کیا سو خدا نے کیا نہ پولوس نے وہ اپنی تعریف نہیں کرتا جیسے اسوقت لوگ
کہا کرتے ہیں کہ میں نے یوں یوں کیا وہ بولتے تھے کہ خدا نے کیا ہمارے وسیلہ سے یہہ لوگ مسیح کو جلال دیتے ہیں اسوقت کے
لوگ اکثر ہیں جو اپنے واسطے جلال تلاش کرتے ہیں اپنی تعریف کرکے

۲۰ (۲۰) اور اُنہوں نے یہہ سُن کے خداوند کی ستایش کی اور اسے کہا ای بھائی تو دیکھتا ہی کہ کتنے
ہزار یہودی ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرتمند ہیں

(خداوند کی ستایش کی) نہ پولوس کی جیسے پولوس نے بھی اپنی تعریف نہیں کی تھی پس وہ لوگ خدا کی تعریف
کرکے ظاہر کرتے ہیں جو کچھ پولوس کے وسیلہ سے خدا نے کیا وہ سب حق اور مناسب طور سے ہوا اِسلئے

خدا کی تعریف اور بزرگی ہووے کہ سب کچھ اُسنے کیا (افسیوں ۳-۶ و ۷) (کتنے ہزار) یونانی میں ہی کتنے دہا کے ہزاروں کے یا کتنے دس ہزار جس سے بڑی کثرت اُنکی مفہوم ہوتی ہی (ف) دیکھو چھوٹا سا رائی کا دانہ ۲۵ برس کے عرصہ میں کتنا بڑا درخت ہو گیا تھا اور آجتک بڑھتا جاتا ہی کہ دنیا گھیر لی ہی مگر یہہ دہا کے ہزاروں کے جو ہو گئے یہہ بھی یہودیوں کے درمیان ہوا جو مخالف تھے اور جو ساری قوموں سے زیادہ سخت دل اور متعصب تھے اِسمیں بھی کچھہ بھید تھا کہ مسیح کا نام غیر قوموں کو سنایا گیا اور کہ یہودی و غیر قوم ہر دو جمع ہوکے ایمان لائے (اِفسیوں ۳-۱۶)

۲۱ (۲۱) اور اُنہوں نے تیرے حق میں خبر پائی ہی کہ تو غیر قوموں میں سب یہودیوں کو سکھلاتا ہی کہ موسیٰ سے پھر جائیں کہ کہتا ہی کہ اپنے لڑکوں کا ختنہ مت کرو نہ شریعت کے دستوروں پر چلو

(تیرے حق میں خبر پائی ہی) یعنے یہہ جھوٹ بات تیری نسبت یہاں مشہور ہی (ف) پولوس نے ہرگز یہودیوں کو نہیں سکھلایا کہ وے اپنے بچوں کو مختون نہ کریں لیکن اُسنے یہہ سکھلایا تھا کہ یہودی لوگ زبردستی سے غیر قوم کو مختون نہ کریں۔ اور یہہ بھی کہا تھا کہ نجات کے لئے شریعت کے رسوم اور دستورات پر عمل کرنا نہ چاہیے کیونکہ نجات نہ شریعت پر بلکہ مسیح سے ہی پھر یہودیوں نے کچھہ کا کچھہ اُڑایا تھا (ف۲) ابتک لوگوں نے بخوبی نہیں سمجھا تھا کہ غیر قوم کسطرح کلیسیا میں آنے سکتے ہیں آیا ختنہ کرواکے یا بغیر ختنہ کے یہودی عیسائی کہتے تھے کہ ختنہ کراکے آویں لیکن پولوس نے اُنہیں بغیر ختنہ کے کلیسیا میں آنے دیا تھا اس لئے پولوس کو پسند نہیں کرتے تھے پورانی عادات کے خوگر اور انجیل کے اسرار سے کم واقف لوگ اب تک سچے معلموں کو اسی طرح ستایا کرتے ہیں اور اُن کی نسبت کچھہ کچھہ بکا کرتے ہیں (ف۳) ہو نہیں سکتا کہ کوئی نیکی کرے اور دنیا اُسے ملامت نہ کرے کیونکہ نیکی دنیا کے موافق نہیں ہی دنیا بیوقوفی اور گمراہی سے خوش ہی دیکھو پولوس نے اُنکے اس دعوے کے حق میں کیا جواب دیا تھا (رومی ۱۴ باب ۵ (؟)) (ف۴) یہہ دشمنی جو اُسکے ساتھہ ان لوگوں سے ہوئی اُسکے مرنے کے بعد بھی نہیں مٹی یہہ یہودی عیسائی جو ختنہ کو ضروری چیز سب کے لئے جانتے تھے پولوس کی موت کے بعد ایک فرقہ بن کے ابیونی فرقہ کہلائے تھے اور پولوس کی اختیاری باتوں کو رد کرتے تھے اُن کی ایک کتاب اب تک موجود ہی جس کا نام کلیمنٹین ہی اسوقت کے ایک سو برس بعد لکھی گئی تھی اُس میں اُنہوں نے بڑے زور شور سے پولوس کی تعلیم پر حملہ کیا ہی

۲۲ (۲۲) اب کیا کریں لوگ بیشک جمع ہونگے کیونکہ سُنینگے کہ تو آیا ہی

دیکھو مجلس پولوس کی طرف ہی اور اُسکی غلطی نہیں جانتے بلکہ اُسے حق پر جانتے ہیں اور عوام الناس کے فساد سے اُسے بچایا

چاہتے تھے اور کیسی مبارک اور خاص مجلس ہی جسکا میر مجلس یعقوب خداوند کا بھائی ہی اور سب بزرگ ممبر ہیں پہلے بھی جب لڑکائیں
ختنہ وغیرہ کا جھگڑا اُٹھا تھا تو یہہ بزرگ پولوس کے ساتھہ متفق تھے اور اب بھی ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ وہ حق پر ہی اچھا ہوا کہ
اس مقدمہ کا ذکر ان لوگوں کے سامھنے ہوا جس سے معلوم ہوگیا کہ سب بزرگ اُس کی تعلیم پر متفق تھے اب ہجوم اور بلوہ سے
کیا ہوتا ہی (ف) پس بھائیو دینی مقدمات کے انفصال کے لئے کلیسیا کے خواص کی رائے ضرور ہی عوام کی رائے اور صلاح
کچھہ چیز نہیں ہی پس اس مقام پر امریکہ کے لوگوں کی غلطی ہی کہ وہ عوام الناس سے رائے طلب کرتے ہیں دین کے معاملہ میں انہیں
خاص اشخاص کی رائے لینا چاہیے جو کلیسیا میں بزرگ ہیں اور کام میں بہت فکر رکھتے ہیں

۲۳ (۲۳) سو یہہ کر جو ہم تجھہ سے کہتے ہیں ہمارے پاس چار مرد ہیں جنہیں نذر ادا کرنا ہی

(ہمارے پاس) یعنے وہ چار یہودی عیسائی ہیں اسی مطلب کو لفظ ہمارے پاس میں ادا کیا ہی (نذر ادا کرنا ہی) یعنے وہ
نذری ہیں بموجب (گنتی ۶-۱ سے ۵) کے وہ اسی ارادہ سے وہاں آئے ہوئے تھے کیونکہ بڑی عید کیوقت اکثر نذریں ادا کیجاتی
تھیں تاکہ بعد ادائے نذر عید میں شریک ہوویں (ف) بعضے لوگ تمام عمر کے لئے نذیر ہوتے تھے جیسے شمعون اور صموئیل اور
یوحنا اصطباغی تھے مگر اکثر لوگ (۳۰) یوم کے لئے نذیر بنتے تھے اور یہہ لوگ ہیکل میں آکے نذر گذرانتے تھے پھر اُن کے بال کٹوائے
جاتے تھے اور قربانگاہ پر جلاتے تھے کبھی کبھی دولتمند لوگ غریب نذیروں کو کچھہ روپیہ بخشدیتے تھے تاکہ وہ اپنی نذر ادا کریں
اگرپا بادشاہ نے بھی ایسا کیا تھا کہ غربا کو نقدی دی تھی جسوقت اُس نے سلطنت پائی تھی اور یہہ اِسلئے کیا تھا کہ یہودیونکو خوش
کرے - اب بزرگوں کی یہہ صلاح ہی کہ پولوس اِن چار آدمیوں کے لئے نذر ادا کرنے کو خرچ دیوے اور سات روز تک اُن کے
ساتھہ رہے ہیکل میں تب سب جانینگے کہ پولوس شریعت کو مانتا ہی پس اُسکی باتیں سُننے کو طیار ہونگے اور یہہ کام مصلحتاً کیا جاوے
تاکہ کچھے عیسائیوں میں جو ہزار ہا ہزار ہیں اور یہودی ہیں اور شریعت پر فریفتہ ہیں فساد نہ اُٹھے اور یہہ کام کچھہ گناہ بھی نہ تھا بلکہ
مناسب تھا کیونکہ خدا کے پورانے حکم تھے اور ابھی ہیکل قایم تھی جب تک ہیکل برباد نہ ہو اُس کی عزت اور تعظیم ضرور تھی اور عیسائی
دین کا یہہ قانون بھی ہی کہ کمزوروں کی برداشت کرنا اور دفعتاً آدمیوں پر بوجھہ ڈالکے اُنہیں برباد نہ کرنا بلکہ آہستہ آہستہ ہاضمہ
کے موافق غذا پہونچانا دیکھو (اقرنتی ۹-۱۹ سے ۲۲ و ۱۰-۲۳ و ۳۱ سے ۳۳ و رومی ۱۴ باب تمام (ف۲) معلوم ہوتا ہی بلکہ صاف
ظاہر ہی کہ اُس وقت کے یہہ بزرگ دین عیسائی سے تو اسیطرح واقف تھے جیسے اب ہم ہیں اور یہی اُنکے خیالات تھے جو پولوس
نے سنائے ہیں مگر اُن گردن کش یہودیوں کے درمیان وہ بڑی دانائی سے خدا کا کلام سناتے تھے اور فساد سے بچتے تھے اور گلہ کو
چراتے تھے جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ سچائی بالکل غالب ہوئی اور وہ ہجوم دفع ہوا اگر وہ کھٹ ملانوں کی طرح کفر کفر بولتے تو کیا

شکل تھا کہ یروشلم میں کلیسا قایم رہتی دانائی سے کام کرنا نہ عیب ہی بلکہ بہتر پر تعصب سے کام کرنا کام کا برباد کرنا ہی

۲۴ (۲۴) اُنہیں لیکے آپ کو اُن کے ساتھہ پاک کر اور اُن کے لئے کچھہ خرچ کر تاکہ وے اپنا سر منڈا دیں
تو سب جانینگے کہ جو باتیں ہم نے تیرے حق میں سُنی ہیں سو کچھہ نہیں بلکہ تو آپ بھی شریعت کو حفظ کر کے
درست چلتا ہی

یعنے رسومات شریعت کو پورا کرتا ہی کہ آپ کو دستور کے موافق پاک کر کے ہیکل میں سب کے سامھنے پیش کرے (۱۸-۱۸) کا ذیل بھی دیکھو تھوڑے دن گذرے کہ پولوس نے خود ایک نذر آپ مانی تھی تو اب بزرگ اُسکو مصلحتاً کہتے ہیں کہ یہہ محبت کا نشان دکھلا اور اُن کی مدد کر تاکہ وہ نذر ادا کریں (ف) اُسوقت تین قربانیاں ہوتی تھیں اور نذیروں کے بال قربانیوں کے نیچے جلائے جاتے تھے تاکہ اُن کی نذر قربانی کے وسیلہ سے قبول ہووے اور وے آپ بھی بالوں کے وسیلہ سے مقبول ہوں یہہ سب کچھہ ضرور مسیح کا نمونہ تھا جو اگلے زمانہ میں ہدایت الہی کے سبب سے کرتے تھے کیونکہ حقیقی قربانی مسیح نہ آیا تھا اسوقت ان باتوں کی اگرچہ کچھہ ضرورت نہیں رہی کیونکہ مسیح کی قربانی ہوچکی ہی مگر جاہل عوام لکیر کے فقیر ہو رہے ہیں اور کچھہ ان حرکات کا بھید نہیں سمجھتے پس اس حکمت کے لئے کہ یہہ وحشی نفرت کر کے نہ بھاگیں یہہ رسم بھی کر دی آخر کار خود بخود درست ہو جائینگے اور خود باز آوینگے

(درست چلتا ہی) یعنے دستورات شریعت کو مانتا ہی تب وہ سب غیبتیں اور ملامتیں نہ قول سے مگر ایک دستور کے دیکھنے سے رد ہو جائینگی اور اسلئے نہ کسی غیر قوم شہر میں بلکہ خاص یروشلم میں ایسا کرتے دیکھیں تو زیادہ یقین کرینگے کہ شریعت کا مخالف نہیں ہی ابھی ہیکل کھڑی ہی انتظام یہود بظاہر جاری ہی اور اُنکا سردار کاہن موجود ہی گویا پیڑ کھڑی ہی اگرچہ مکان بن چکا پس یوں کر تو بہتر ہی

۲۵ (۲۵) پر جو غیر قوموں میں سے ایمان لائے اُن کی بابت ہم نے ٹھہرا کے لکھا ہی کہ وے ایسی
ایسی باتیں نہ مانیں مگر بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے جانور کے کھانے اور حرامکاری سے
آپ کو محفوظ رکھیں

مطلب اُنکا یہہ ہی کہ غیر قوم کے عیسائی ان رسومات شرعیہ کو نہ مانیں وے صرف اُن قوانین کو مانیں جو یروشلم کی مجلس نے پہلے تجویز کئے تھے جنکو پھر دوہرا کے سناتے ہیں پھر اور باتوں میں جو ایمان کی باتیں نہیں ہیں اور نہ تعلیمی امور ہیں اُن میں محبت

اور حکمت کے طور پر مصلحت وقت کے لئے جگہ دینا مناسب ہی بعض وقت ہمیں اپنا حق بھی چھوڑنا چاہئے (ف) یہہ لوگ جو ایسی صلاح دیتے ہیں یہود کے پایہ تخت کی جگہ کی کلیسیا کے بزرگ ہیں جنہیں بہت احتیاط سے کام کرنا ضرور تھا کیونکہ یہودی لوگ نہایت سخت اور متعصب لوگ تھے اور اسی سبب سے وہ الگ تھے اور لوگوں سے (ف۲) آجکل بھی ہم بعض مقاموں پر سخت متعصب مسلمانوں کو دیکھتے ہیں اگر وہاں بعضی رسمی باتوں میں ہم اپنا حق بھی چھوڑیں تاکہ وہاں کلام پھیلا دیں تو یہہ نہایت عمدہ کام ہی پس پولوس نے بھی اچھا کیا کہ اُن کی رائے کو قبول کیا اور اُنہوں نے بھی اچھی صلاح بتلائی کیونکہ ایسی باتوں میں جو رسمیات ہیں اور کچھ خلل انداز دین میں نہیں ہیں ہم لوگوں کو ضرور خوش کر نے سکتے ہیں پر نہ اُن باتوں میں جو ہماری نجات کا یا دین عیسائی کا موقوف علیہ ہیں خواہ اُنسے کوئی خوش ہو یا ناراض ہمیں برابر کرنا چاہئے

۲۶ (۲۶) تب پولوس اُن مردوں کو لیکے اور دوسرے دن اُنکے ساتھہ پاک ہوکے ہیکل میں داخل ہوا اور خبر دی کہ پاک ہونے کے دن تمام ہونگے جب تک کہ اُنمیں سے ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جائے

اُنکی رائے مان لی تاکہ یہودیوں کو کماوے (اقرنتی ۹-۲۰) تب ہیکل کو گیا کہ نذر چڑھاوے (گنتی ۵-۱۳ سے ۲۱) پس بولنیوالا اور خرچ کرنیوالا پولوس تھا وہ آپ ان چار کو ہیکل میں دستور کے موافق لیگیا اور کاہنوں کے سامھنے پیش کیا اور خرچ دیا اور سات دن کے بعد کام تمام ہوا (ایت ۲۷) اور دیکھو (۲۴-۱۸ و ۲۰-۲۷) (ف) یہہ نادانی کی غلطی ہی جب ریاکاریکا الزام رسول پر لگایا جاتا ہی یا آنیوالی مصیبتوں کو خدا کی سزا اُسکے حق میں خیال کیا جاتا ہی - کیونکہ آنیوالے دُکھ نہ خطا کے سبب سے تھے بلکہ وہ تو سب نبوت کے وسیلہ سے پہلے ہی بتلائے گئے تھے بلکہ اِس سے یہہ نکلتا ہی کہ پولوس نے جو مناسب تھا کیا پر تو بھی شریر یہودیوں نے اُس کے ساتھہ شرارت کی پس موجب فساد نہ پولوس تھا مگر یہودی تھے (ف۲) اُمرتسر کے دربار صاحب میں اور بعض مسلمانوں کی مساجد میں جوتا اُتار کے جانے کا دستور ہی اگرچہ عیسائیوں کا دستور نہیں کہ اپنے گرجوں میں جوتا اُتاریں پر تالیف قلوب اور اُن کے دستور کے موافق اگر ہم دربار صاحب میں یا مساجد میں جوتا اُتار کے بھی جاویں تو ہم عیسائی شریعت سے نہ خطاکار ہیں نہ ریاکار بلکہ اچھا کرتے ہیں تو بھی اگر ہندو مسلمان ہمارے ساتھہ جنگ پر آمادہ ہوں تو ہمنے سب کچھہ درست کیا خطا اُن کی ہوگی یہی حال پولوس کا ہوا

۲۷ (۲۷) پر جب سات دن پورے ہونے پر تھے اسیا کے یہودیوں نے اُسے ہیکل میں دیکھہ کے سب لوگوں کو اُبھارا اور یوں چلاکے اُسپر ہاتھہ ڈالے

(آسیا کے یہودی) شاید افسس سے آئے تھے اور افسی لوگ ترفیمس کو پہچانتے تھے اور افسس کے فساد کو بھی یاد رکھتے تھے اسلئے پولوس سے دشمنی تھی (۱۹-۹) دیکھو یہودی محنت اور کوشش کرتے ہیں کہ اُسے قتل کریں (۹-۲۳ و ۲۹ و ۱۳-۵۰ و ۱۴-۵ و ۱۹ و ۱۷-۶ و ۱۲ و ۱۸-۱۲ و ۲۰-۳ و ۱۹) یہہ وہی لوگ تھے جنہوں نے استیفان کو سنگسار کیا تھا اور جب ہیرودس نے ایک رسول کو مار ڈالا اور پطرس کو قید کیا تو یہہ لوگ بہت خوش ہوتے تھے (۱۲-۳)

۲۸ (۲۸) کہ ای اسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہی جو سب کو ہر جگہ قوم کے اور شریعت کے اور اس مقام کے خلاف سکھاتا ہی اور علاوہ اسکے یونانیونکو بھی ہیکل میں لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہی

عداوت تو یہہ تھی کہ وہ یہودیت کے برخلاف مسیحیت کی تعلیم دیا کرتا ہی مگر ایک جھوٹھا حیلہ دل سے نکالا کہ یونانیونکو بھی ہیکل میں لایا ہی تاکہ سب کا دل جل جاوے اور اُسپر حملہ کریں جو خدا سے نہیں ڈرتے ہمیشہ جھوٹھی تہمت مقدسونپر لگایا کرتے ہیں اور ذراسا موقع حملہ کرنے کو تلاش کیا کرتے ہیں

۲۹ (۲۹) کیونکہ اُنہوں نے آگے طروفیمس افسی کو اُسکے ساتھہ شہر میں دیکھا تھا اور خیال کیا کہ پولوس اُسکو ہیکل میں لایا

(طروفیمس) وہ افسی عیسائی ہی جو پولوس کی ساتھہ آیا تھا (۲۰-۴) (خیال کیا) نہ اُسے ہیکل میں دیکھا مگر شہر میں وہ ساتھہ تھا جہاں ہزار یونانی بھی پھرتے ہیں مگر ایک حیلہ بنایا (ف) دیکھو خدا کے لوگوں کی طرف دنیا کے لوگوں کی ہمیشہ آنکھہ رہتی ہی شہر میں جب اُسے دیکھا تھا تو وہاں دیکھکر جلے ہونگے یہاں قابو پاکے اُسے پکڑ لیا ہی (ف۲) اگرچہ پولوس کو ایک بھائی عیسائی کے ساتھہ دیکھا اور جلے تھے اس میں تو پولوس کی کچھہ خطا نہ تھی مگر ہمیں مناسب ہی کہ اپنی چال باہر کے لوگوں کو بُری نہ دکھلائیں کیونکہ وے کچھہ کا کچھہ خیال کر لیا کرتے ہیں

۳۰ (۳۰) اور تمام شہر مضطرب ہوا اور لوگ دوڑکے جمع ہوئے اور پولوس کو پکڑکے ہیکل کے باہر گھسیٹا اور فی الفور دروازے بند کئے گئے

(دوڑکے) وہ جونکیں میں رینگتے بھی نہیں ندی میں دوڑا کرتے ہیں (یرمیاہ ۴-۲۲) یہودی لوگ پہاڑ بنولے درندوں کے موافق تھے اور اکثر مندروں اور مقابر کے مجاور اور عباد ایسے ہی مزاج کے لوگ ہوتے ہیں یہہ حماقت کی تندمزاجی یہودیوں

میں اکثر پائی جاتی تھی (باہر گھسیٹا) کیونکہ قتل کرنا چاہتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ ہیکل اُس کے قتل سے ناپاک ہو جائے
کہ باہر نکال کے ماریں (ف) خون کرنے سے نہیں ڈرتے مگر خون کا داغ ہیکل میں گرنا برا جانتے ہیں گر کھاتے ہیں گلگلوں
سے پرہیز کرتے ہیں سب احمق دینداروں کا یہی کام ہے کہ مچھر چھانتے اور اونٹ نگلتے ہیں (یوحنا ۱۸-۲۸)

۳۱ (۳۱) اور جب وے اُسکے قتل کے درپے تھے فوج کے سردار کو خبر پہونچی کہ تمام یروشلم میں فساد ہے

(خبر پہونچی) یعنے اوپر ٹیلے پر جہاں حاکم رہتا تھا خبر پہونچی (ف) یہہ ٹیلا ایک اونچا چٹان تھا وہاں ہیرودیس کلاں نے ایک قلعہ بنایا تھا اور یہہ ہیکل کے احاطہ کے اوتر اور پورب کی طرف کو تھا اُسکو انطونیا کا قلعہ کہتے تھے مارک انطونیس کے نام سے (فوج کے سردار) جسکا نام قلادیوس لیاس تھا وہ سپاہیوں کا سپہ سالار تھا (۲۳-۲۸) اور اسکے پاس ایک ہزار آدمی رہتے تھے جنکو کوہٹ کہتے تھے لگیون کا چھٹا حصہ جیسے یہاں کمپنی بولتے ہیں (ف) یوسیفس کہتا ہے کہ ہمیشہ عیدوں کے وقت یہہ فوج ہتھیار بند رہتی تھی کہ فساد نہ اُٹھے (کیونکہ سرکار جانتی تھی کہ یہودی لوگ بڑے فسادی ہیں اور عیدوں کے وقت اکثر جمع ہیں کیا تعجب ہے کہ بغاوت کریں) (ف) خدا کے بندوں کو مصیبت کے وقت مددگار تلاش کرنے کی حاجت نہیں ہے سوائے خدا تعالیٰ کے۔ ایسوں کی مدد خدا آپ بھیجدیتا ہے اور ٹھیک وقت پر مدد آ پہونچتی ہے

۳۲ (۳۲) وہ اُسی دم سپاہیوں اور صوبہ داروں کو لیکے اُنپر دوڑا اور وے سردار اور سپاہیونکو دیکھہ کے
پولوس کے مارنے سے باز آئے

(اُسی دم دوڑا) یہہ جانکے کہ شاید دیر کرنے سے کچھہ نقصان نہ ہو جائے (ف) خدا کے بندوں کو اکثر مدد اور حفاظت ملتی ہے ان لوگوں سے بھی جو الٰہی بادشاہت میں شریک نہیں ہیں (ف) اگر کوئی کہے کہ اچھی سلطنت سے کیا فایدہ ہے تو کہنا چاہئے کہ یہی فایدہ ہے جو اس حکایت میں نظر آتا ہے (ف) دیکھو گڈریہ کتوں کے وسیلہ سے بھیڑوں کی نگہبانی کرتا ہے خدا نے بے ایمانوں کے وسیلہ سے اسوقت اپنے بندے کو بھیڑیوں کے منہہ سے چھڑایا

۳۳ (۳۳) تب سردار نے نزدیک آکے اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا اور
پوچھا کہ یہہ کون ہے اور اُسنے کیا کیا

(گرفتار کیا) اُسنے سمجھا کہ کوئی فسادی ہے اور کوئی بڑا جرم اسنے کیا ہے جسپر یہودیوں کا بڑا دنگل جمع ہے پس پہلے فوراً اُسے

پکڑنا چاہئے (دو زنجیروں سے) بند ھوایا دیکھو اگبس نبی کی پیش خبری پوری ہوئی (۳۰-۲۳) اس حاکم نے اُس کی جان توبچائی مگر بلا تحقیق ایک بیجرم آدمی کو باندھہ لیا صرف غوغے پر توجہ کرکے پر وہ حاکم جو عالم الغیب ہے ایسی بے انصافی نہیں کرتا ہے اسلئے آدمیوں کی حفاظت اور عدالت کا کیا بھروسہ ہے سب جہان کا انصاف کرنیوالا سچا انصاف کریگا

۳۴ (۳۴) اور بھیڑ میں سے بعضے کچھہ چلّائے اور بعضے کچھہ سو جب شور و غل کے سبب کچھہ حقیقت دریافت نہ کرسکا تو حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لیجاؤ

اُسکا سوال یہہ تھا کہ اُسنے کیا کیا اور یہہ کون ہے نہایت واجبی اور مناسب سوال تھا مگر اُسکا جواب شافی کچھہ نہ پایا اسلئے کہ کوئی کچھہ بولنے لگا اور کوئی کچھہ ایک مُنہہ ہوکے ایک بات نہیں تبلا سکتے تھے کیونکہ اُسنے کیا کیا تھا جو وہ کہتے مگر شرارت سے اُسپر بلوہ کر بیٹھتے تھے اِسلئے بکنے لگے جو جس کے دل میں آیا یہی حال ہوتا ہے جھوٹھے گواہوں کا کہ وے اکثر متفق البیان نہیں ہوا کرتے ضرور اُنہوں نے کچھہ ایسی باتیں بولی ہونگی جس سے اس بلوہ کا الزام اُنپر نہ آوے اور پولوس مفسد ٹھہرے (ف) جھوٹھے لوگ ہمیشہ لوگوں کو فریب دینے کے لئے جھوٹھی باتیں بنا بنا کے کیا کرتے ہیں جیسے لکھا ہے کہ وے اپنی زبان سے فریب دیتے ہیں (رومی ۳-۱۳ و ۱۴)

۳۵ (۳۵) اور جب سیڑھی تک پہونچا تو لوگوں کے ہجوم کے سبب سپاہیوں کو اُسے اُٹھانا پڑا

(اُٹھانا پڑا) قلعہ کی سیڑھی تک ہجوم تھا لاچاری سے سپاہیوں نے پولوس کو اُٹھایا کہ اُن کی بھیڑ میں سے اُسے نکال لیجاویں۔ مگر خدا نے اس حکمت سے اُسے بلند کیا کہ سب دیکھیں یہودیوں کی دشمنی پولوس کو بلندی بخشتی ہے گویا وہ سبھوں کو دکھلایا گیا اور اونچی سیڑھی پر کھڑا کیا گیا تاکہ اس بلند ممبر یا پلیٹ سے وعظ کرے اور سبھوں کے سامھنے مسیح کی عجیب قدرت پر گواہی دے (ف) بہت سے عیسائی معلم دنیا میں ایسے گذرے ہیں کہ وہ نہایت لایق اشخاص تھے مگر مشکل تھا کہ ہم اُنکا نام بھی سنتے لیکن دنیا کی دشمنی نے جو اُن کے ساتھہ اہل دنیا سے ہوئی اُنہیں ایسی بلندی پر رکھا ہے کہ آج تک اُنکے فضایل دکھوں کی صلیب پر صاف چمکتے ہیں

۳۶ (۳۶) کیونکہ دنگل چلّاتا ہوا اُس کے پیچھے پڑا کہ اُسے اُٹھا ڈال

اسی طرح خداوند مسیح کے پیچھے پڑے تھے کہ اُسے اُٹھا ڈال (لوقا ۲۳ - ۱۸ یوحنا ۱۹ - ۱۵) دنیا سے مخالفت اور خدا سے حفاظت اسوقت کیسی صاف صاف ظاہر ہی

۳۷ (۳۷) اور جب پولوس کو قلعہ کے اندر لیجانے لگے اُس نے سردار کو کہا کیا مجھے اجازت ہی کہ تجھکو کچھہ کہوں اُسنے کہا کیا یونانی جانتا ہی

دیکھو پولوس کو اپنے آرام کا اسقدر اشتیاق نہیں ہی بلکہ یہہ تن خدا کی خدمت کے لئے دلسے اسوقت میں بھی حاضر ہی وہ دیکھتا ہی کہ اسوقت اچھا موقع ہی کچھہ منادی کرنے کا کچھہ ضرور نہیں ہی کہ میں اُس خونخوار ہجوم سے جلدی الگ ہو جاؤں بلکہ اسوقت بھی کچھہ منادی کروں ذرا اس شخص کے اوسان کی طرف غور کرو یہہ خدا کی روح کی تاثیر تھی حاکم سے اجازت مانگتا ہی کہ مجھے بولوں مطلب یہہ ہی کہ اس سے اجازت بولنے کی لیکر آخری نصیحت یہودیوں کو دیدوں سب حاضر ہیں اور نیچے کھڑے ہیں اوپر سے اسوقت خوب سُنا سکونگا پھر جو کچھہ ہوگا سو دیکھا جائیگا (کیا یونانی جانتا ہی) یونانی بولتا ہوا سُنکے حاکم کہتا ہی کہ کیا یونانی جانتا ہی کچھہ رعایت تو یونانی جاننے کی بھی اسوقت ہو گئی - کیونکہ حاکم وقت کی زبان تھی (ف - اسوقت بھی انگریزی بولنیوالوں کی ہیں کہیں خاصکر انگریزوں میں بڑی رعایت ہو جاتی ہی

۳۸ (۳۸) پس تو وہ مصری نہیں جو اِن دنوں سے آگے فساد اُٹھا کے اُن چار ہزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لیگیا

دیکھو اس کے گمان میں کیا گھسا ہوا تھا وہ یہی سمجھہ رہا تھا کہ میں نے ایک شکار مارا ہی کہ اُس مجرم کو پکڑا ہی جو مصری آدمی تھا اور ڈاکوؤں کا سردار تھا شاید اسی گمان سے اُسنے فوراً دو زنجیروں سے بندھوایا تھا اب کہتا ہی (تو وہ مصری نہیں) یعنے یقیناً تو وہی مصری ہی (چار ہزار ڈاکوؤں) یوسفس جہاں اس مصری کا ذکر کرتا ہی تو کہتا ہی کہ وہ تین ہزار آدمیوں کو لیگیا تھا لیکن اب یہاں دیکھتے ہو کہ چار ہزار لکھے ہیں - اسکا سبب یہہ ہی کہ یا تو تین ہزار وہ پہلے لیگیا اور پھر اور بھی اُسکے پاس جمع ہو کے چار ہزار ہو گئے ہونگے یا لوقا اُن ایک ہزار خونی سپاہیوں کو بھی جو اُس سے ملے تھے ملا کے چار ہزار ڈاکو بتلاتا ہی مگر یہہ بیان لوقا کا نہیں ہی سردار کہتا ہی چار ہزار ڈاکوؤں والا مصری تو ہی جس نے نبوّت کا دعویٰ بھی کیا تھا پس اُس سردار سے پوچھا چاہئے کہ تین ہزار تھے یا چار ہزار لوقا تو اُس کا قول نقل کرتا ہی (ف) دیکھو یہاں کیسا اچھا نمونہ ہی اُن غلط خیالوں کا جو اہل دنیا اپنے دل کی تاریکی میں خدا کے بندوں کی طرف رکھتے ہیں ہمیں نہایت تعجب آیا کرتا ہی جب ہم اپنی نسبت ہندو مسلمان سے عجیب عجیب قسم کے گمان سُنا کرتے ہیں یہاں کچھہ اور ہی اور اُن کے خیالوں میں کچھہ اور ہی ہم جو عیسائی ہیں نہیں پاگل دیوانہ اور عیاش اور ناخدا ترس بے نماز

لالچی آدمیوں کا دشمن جانتے ہیں اور اسی لئے ہم سے کینہ اور نفرت بھی رکھتے ہیں پر یہاں اُنکے خیالات کے سب کچھ برخلاف ہے اسی طرح مسیح خداوند گنہگاروں میں گنا گیا اُس کے شاگرد بھی بُرے لوگوں میں گنے جاتے ہیں پر یہہ معاملہ ہماری بڑی تسلی کا باعث ہے

۳۹ (۳۹) پولوس نے کہا میں یہودی آدمی ہوں کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دے

یعنے میں وہ مصری نہیں ہوں میں تو یہودی ہوں علاقہ کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ ہوں جو حقوق عزت سلطنت سے کلکیہ کو حاصل ہیں وہ حقوق میرے پاس بھی ہیں (ف) شہر ترسس آزاد شہر تھا اور رومی حقوق اُس شہر کے باشندوں کو دیئے گئے تھے کیونکہ شہنشاہ مارک انیٹونیس نے اُسے یہہ حقوق دیئے تھے اور شہنشاہ اُگسطس نے بھی اُسے عزت دی تھی شہر ترسس علاقہ کلکیہ کا پایہ تخت تھا (ف) اسٹربیو کہتا ہے کہ فیلسوفی کی سرگرمی کے بارہ میں یہہ شہر ترسس اتھینی اور سکندریہ سے بڑھا ہوا تھا مگر اُسکے طالب علم دیسی باشندے تھے غیر ممالک کے طلبا وہاں کم جاتے تھے اور وہاں کے دیسی لوگ بھی غیر ممالک میں جاتے تھے کہ تربیت کو پورا کریں (۲۲-۳) لیکن روم میں بہت لوگ پڑھنے کو آتے تھے (منت کرتا ہوں) اجازت کے لئے منت کرتا ہے اسلئے کہ یہودیوں کی نجات کا مشتاق ہے (رومی ۹-۱ و ۲ و ۱۰-۱) پولوس کچھ غصہ اور تلخی سے یہہ منت نہیں کرتا مگر یاد کرتا ہے کہ ایک وقت میں بھی ایسا اندھا تھا جیسے یہہ یہودی ہیں یہہ جانتے ہیں کہ اس طرح سے ہم خدا کی خدمت کرتے ہیں مگر خدا کی عین مخالفت کر رہے ہیں اُنپر رحم کرکے اُنہیں بتلانا چاہئے وہ جانتا ہے کہ حاکم سے تو قلعہ میں جاکے بھی باتیں کر سکونگا مگر یہودیوں سے بات کرنے کا ابھی موقع ہے اِسلئے منت کرکے اجازت بولنے کی مانگتا ہے

۴۰ (۴۰) جب اُسنے اُسے اجازت دی تو پولوس نے سیڑھی پر کھڑے ہوکے لوگوں کو ہاتھوں سے اشارہ کیا جب سب چپ ہوئے وہ عبرانی زبان میں باتیں کرنے اور کہنے لگا

(عبرانی زبان میں) پہلے حاکم سے یونانی میں بولا تھا اور بہت فصاحت سے بولا تھا پس وہ یونانی بھی خوب جانتا تھا اب عبرانی میں یہودیوں سے بولنے لگا یعنے صوریانی و کسدی زبان میں نہ خالص عبرانی میں کیونکہ جلاوطنی کے بعد بھی کسدی و صوریانی زبان اُن میں مروج تھی اور اسی کو عبرانی کہتے تھے (سیڑھی پر کھڑے ہوکے) اسوقت سیڑھی اُس عمدہ وعظ کے لئے پلپٹ یا ممبر تھی جہاں سے وہ انجیل سنانے لگا مگر گون وغیرہ کچھہ نہ تھی لیکن زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور رومی حاکم بھی پاس

کھڑا تھا تاکہ سُنے وہ کیا کہتا ہی اور اس لئے بھی کہ حضوری حاکم کے سبب کچھہ فساد نہ ہووے شریعت کے دیوانے تعصب
کے بھرے ہوئے نیچے کھڑے ہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں اور دانت پیستے ہیں کہ اُسے چبا ڈالیں مگر خدا نے اُسے بلندی پر کھڑا
کر کے سب یہودیوں کو اُسکی منادی خوب سنوائی (ف) دیکھو اتنے خطروں میں اور ایسی بے عزتی اور ہتک میں زنجیروں سے
بندھا ہوا پہروں میں گھرا ہوا پولوس کیسے آرام کے ساتھہ بولتا تھا خدا کا اطمینان اُسکے دل میں تھا سچائی انسان کو ہمیشہ
آرام میں رکھتی ہی اُس کے دل میں چین رہتا ہی (چپ ہوئے) حاکم کے حکم سے چپ ہوئے ورنہ وہ کب چپ کرنیوالے تھے

بائیسواں باب

(۱) ای بھائیو اور باپو میرا عذر جواب تم سے کرتا ہوں سُنو

(میرا عذر) جب بولنیوالا کسی دعوے کا جواب دیتا ہی تو اُسکو عذر کہتے ہیں انجیل کی خوشخبری پر عذر نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ
وہ حکم الہی سے ہی ہر آدمی اپنے مدعیوں کے سامہنے عذر کیا کرتا ہی (جب بے دینی اور بے ایمانی سے لڑا کرتے ہیں تو اُسپر حملہ کرتے
ہیں نہ اپنے بچانے کو مگر اُسے گرانے کو (ای بھائیو) محبت سے بولتا ہی (ای باپو) اُن کی بزرگی کر کے اُنہیں عزت دیتا ہی تاکہ اچھی
طرح مائل ہوں اور باتیں اُن کے دلوں میں تاثیر کریں (ف) جب آدمیوں کی عزت کی جاتی ہی تب وہ ہماری باتوں پر غور کرتے
ہیں اگر اُن کی بے عزتی کریں تو وہ ہم سے اور ہماری باتوں سے نفرت کر کے کچھہ فکر نہیں کرتے ہیں (ف) دیکھو یہہ عذر لوگونکا
کہ وہ تو میرے دشمن ہیں میں اُن کی عزت کیوں کروں باطل بات ہی یہہ لوگ پولوس کے دشمن تھے اور اُسکا خون کیا چاہتے تھے
اور موذی تھے اور بے ایمان بھی تھے تو بھی الہی وعدہ اُن کے ساتھہ تھا مسیح نے بھی اپنے خونیوں کے لئے دعا کی تھی پولوس
بھی اُن کی تعظیم کرتا ہی حاصل کلام یہہ ہی (کل اناءٍ یترشح بما فیہ) جس برتن میں جو کچھہ بھرا ہی وہی ٹپکتا ہی پولوس کے دل میں
خوبی بھری تھی مُنہہ سے بھی خوبی نکلتی ہی اُن کے دل میں بدی بھری تھی مُنہہ سے بھی بدی نکلتی تھی

۲ (۲) جب اُنہوں نے سُنا کہ عبرانی زبان میں اُنسے بولتا ہی تو اور بھی چپ ہوئے سو اُس نے کہا

(عبرانی بولتا ہی) وہ عبرانی کی بڑی تعظیم کرتے تھے کیونکہ اُسی زبان میں خدا نے پیغمبروں سے باتیں کی تھیں اور وہ زبان
باپ داد وں کی تھی پہلے اُن کی امید نہ تھی کہ عبرانی میں نہ بولیگا اِسلئے کہ اُسنے پہلے حاکم سے یونانی میں بات کی تھی بلکہ بعضوں

کو خیال تھا کہ عبرانی نہیں جانتا ہے اب دیکھا کہ وہ عبرانی بولتا ہے تو اور بھی زیادہ چپ ہوئے کیونکہ اچھی طرح سمجھنے کا موقع ملا (ف) بعض واعظوں کی منادی پر جو لوگ دھیان نہیں کرتے ہیں اسکا سبب یہہ ہے کہ اُن کے کلام میں قصور ہے چاہیئے کہ ایسی طرح سے بولیں کہ اُن کے دل کھینچیں یعنی الاسننیوالے کو اپنی طرف کلام سے کھینچے پولوس اپنے عیسائی ہونے کا سبب بتلاتا ہے اور وہی باتیں ہیں جو (۹ باب) میں لکھی ہیں اس بیان کی تفسیر ۹ باب میں دیکھنا چاہیئے ہاں بعض نئی باتو نپر یہاں کچھہ اشارہ ہوگا

(۳) میں یہودی ہوں کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا لیکن اس شہر میں پالا اور گملئیل کے قدموں پر باپ ۳
دادوں کی شریعت کی باریکیوں میں پڑھایا گیا اور خدا کے لئے ایسا غیر تمند تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو

(ترسس) اسکا ذکر (۲۱-۲۹) کے ذیل میں دیکھو (گملئیل) دیکھو (۵-۳۴) کی ذیل کو (ف) گملئیل کے قدمونپر جو لکھا ہے اسپر ذرا فکر چاہیئے کیونکہ پولوس کی طیاری وہاں ہوئی (لوقا ۱۰-۳۹) (ف) موسیٰ کی طیاری اور تربیت فرعون کے گھر میں ہوئی (ف) اگرچہ ہم مسجدوں میں مولویوں سے تعلیم پاویں تاکہ پکے مسلمان بنیں یا شوالوں میں پنڈتوں سے پڑھیں تاکہ پورے ہندو رہیں یا انگریزی مدرسوں میں جاویں یا ہندو کالج میں پہونچائے جاویں یا مشن سکول میں بھیجے جاویں - خدا اپنے برگزیدوں کی طیاری ہر کہیں کر لیتا ہے کہ اُس کی خدمت کے لایق ہو جاویں اور آدمیوں کے منصوبے خاک میں ملجاتے ہیں (باریکیوں میں) یعنے دقایق اور نکات شریعت میں تعلیم پائی فقہ اصول حدیث تفسیر وغیرہ سب کچھہ اُس بزرگ سے پڑھا - حاصل کلام آنکہ پیدایش سے اسرائیلی ہوں اور مدت سے یروشلم کا واقف ہوں اور سب سے بزرگ تر عالم کی خدمت میں رہکر تعلیم پائی ہے (ف) پولوس سادگی سے اپنا سب احوال بتاتا ہے تاکہ بتلاوے کہ میرے عیسائی ہونے کا کیا سبب ہوا سب عیسائی لوگ سادگی اور سچائی سے اپنی کیفیت یوں بیان کیا کرتے ہیں تب بہت تاثیر ہوتی ہے بہ نسبت بڑی فصاحت اور بڑے مباحثوں کے (غیر تمند تھا) خدا کے لئے غیر تمند ہونا نہایت عمدہ بات ہے اور چاہیئے کہ سب غیر تمند ہو ویں یہہ سب بیغیرت ہیں جو ادھر اُدھر سست پھرتے ہیں اور پیٹ کی فکر زیادہ کرتے ہیں بہ نسبت خداشناسی و خداپرستی کے مگر چاہیئے کہ سچائی کے ساتھہ غیر تمند ہوں نہ کہ حماقت کے ساتھہ جیسے یہودی تھے اور مسلمان بھی ابتک ہیں (ف) پولوس کی غیرت خونی آدمی کی غیرت کے مانند تھی جیسے یہودی بھی اسوقت ہیں اس سے یہہ ظاہر ہے کہ اگرچہ آدمی کیسا ہی عالم کیوں نہو اور کلام کو اگرچہ ایک طور پر سمجھتا ہو ممکن ہے کہ جہالت کی غیرت رکھتا ہو پر وہ غیرت جو سچی غیرت اور مفید ہے ملایم با انصاف پر محبت صاف و سادہ خیر اندیش راست گو وغیرہ عمدہ صفات کے ساتھہ ہوتی ہے اور یہہ غیرت مسیح خداوند کی حضور میں آنے سے ملتی ہے

(۴) میں نے مردوں اور عورتوں کو باندھکے اور قید خانہ میں ڈالکے اس طریقہ کو موت تک ستایا ۴

(طریقہ) اسکا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں ہی (موت تک ستایا) دیکھو (۹-۱) (ف۱) اُسوقت اوروں کو باندھتا تھا اسوقت آپ بندھا ہوا کھڑا ہی اب یاد آتا ہی کہ میں نے خود ایسی زنجیریں اپنے پیارے بھائیوں کے قدموں میں ڈالی تھیں (ف۲) یہہ کوڑے جنسے ہمیں خدا سزا دیتا ہی اکثر ہم اپنے لئے آپ بنایا کرتے ہیں (عورتوں کو) یعنے اُنپر بھی رحم نہیں کیا جو نازک برتن ہیں (ف۳) خداوند مسیح کا سچا گواہ اپنے گناہوں کے اقرار سے کبھی نہیں شرماتا کیونکہ اس سے مسیح کی عزت زیادہ ہوتی ہی اور بعض اوروں کی جان بھی بچ جاتی ہی (ف۴) اسطرح وہ عیسائی جو پہلے مسلمان وغیرہ تھے اور عیسائیوں اور مناودوں کو دُکھ دیتے تھے اب کہ اُنپر فضل ہوا اپنے گناہوں کا صاف صاف بیان کرکے دوسروں کو بھی فایدہ پہونچا سکتے ہیں

(۵) چنانچہ سردار کاہن اور سب بزرگ بھی میرے گواہ ہیں جنسے میں بھائیوں کے لئے خط لیکے دمشق کو روانہ ہوا کہ جتنے وہاں ہوں اُنہیں بھی باندھکے یروشلم میں کھینچ لاؤں تاکہ سزا پاویں ۵

(سردار کاہن) یعنے حنانیا سردار کاہن (۲۳-۲) گواہ ہی جو اب تک جیتا ہی معلوم ہی کہ اُسوقت یہہ شخص سانیڈرم کا ممبر تھا اسی نے تو پولوس کو دمشق میں بھیجا تھا اور کیفاس بھی جیتا تھا ۳۶ع تک کیونکہ قیصر ولیٹیکیوس نے اُسے اُسکے عہدہ سے خارج کیا تھا اور اُس کے بعد یونتن حنانیا کا بیٹا مقرر ہوا تھا مگر ایک سال کے بعد وہ بھی نکالا گیا تھا تاکہ اُسکا بھائی تھیوفلس مقرر ہووے پر ۴۱ع میں شمعون سردار کاہن تھا جو بوئی تس کا بیٹا تھا پھر ۴۳ع میں متیاس ابن حنانیاہ مقرر ہوا تھا یہہ بیان یوسیفس کا ہی (خط لیکے گیا) یعنے دین کے حاکموں سے جو سب بزرگ سانیڈرم کے با اختیار لوگ تھے

(۶) پر جب میں چلا جاتا اور دمشق کے نزدیک پہونچا تھا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک بڑا نور آسمان سے میرے گرداگرد چمکا ۶

(دوپہر کے قریب) جس وقت کچھہ دھوکا نہیں ہو سکتا کیونکہ دھوپ تھی پس سورج کی روشنی کے علاوہ ایک اور عجیب روشنی نے اُسے آگھیرا (ف) پولوس جانتا ہی کہ میرا عیسائی ہونا اسی طور سے ہوا ہی کہ دین عیسائی کا ثبوت اُس سے خوب ہوتا ہی اسلئے وہ باربار اس قصہ کے سُنانے سے باز نہیں آتا اور حقیقت میں یہہ عجیب واردات تھی جو آج تک موثر ہی اور سب اہل خرد اسپر سوچتے ہیں

(۷) اور میں زمین پر گر پڑا اور آواز سُنی جو مجھے کہتی تھی کہ ای ساؤل ای ساؤل تو کیوں مجھے ستاتا ہی ۷

(پہلے گرا۔ پھر آواز سُنی) پس جو کوئی خدا کی آواز سُنا چاہتا ہی چاہئے کہ مسیح کی حضور میں پہلے سجدہ کرے پھر آواز سنیگا . (ای ساؤل ای ساؤل) مکرر نام لیتا ہی جیسے ابراہیم کو کہا تھا اور صموئیل کو بھی (ف) عیسائیونکے ستانے سے خدا ستایا جاتا ہی پس سب شریر موذی لوگ ذرا ہوشیار ہو جاویں کہ وے اُسکو ستاتے ہیں جس سے کبھی نبچ سکینگے جو کوئی مسیح کے اعضا کو عزت دیتا ہی وہ مسیح کو عزت دیتا ہی جو انہیں ستاتا ہی وہ اُسے ستاتا ہی (ف) مسیح خداوند سنگسار کیا گیا تھا استیفان میں اور پاتلیو میں چمڑا اُڑایا گیا تھا اور پولکرپ میں جلایا گیا تھا اور لوانیس میں جھلسا گیا تھا پس جو ایذا عیسائی لوگوں کو دیجاتی ہی وہ اُسے دیجاتی ہی جیسے ایک شہید بی بی نے مرتے دم کہا تھا کہ کل جو دُکھ موت کا آویگا اُس کی تکلیف وہ سہیگا جس کے لئے ہی

(۸) اور میں نے جواب دیا کہ ای خداوند تو کون ہی اُسنے مجھکو کہا میں یسوع ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہی ۸

(یسوع ناصری) نہیں کہتا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہوں اس عزت کے نام کو جو اُسکا حقیقی نام ہی نہیں لیتا تھا مگر بے عزتی کا نام جو مشہور تھا اُسی کو لیتا تھا کہ میں وہی ہوں جسے حقیر جانتے ہیں (۹-۵ و ۲۴-۵ و ۲۶-۹) کو دیکھو وہ آسمان پر سے بھی یہہ نام قبول کرتا ہی پس جبکہ وہ ایسی عزت میں بھی اس بے عزتی کے نام سے نہیں شرماتا تو ہم زمین پر کیوں شرماوینگے (ف) افسوس ہی کہ ہم لوگ ذراسی عزت دنیاوی پاکے اپنے قدیم نام سے شرمایا کرتے ہیں بلکہ عزت کا لقب چاہا کرتے ہیں مسیح ایسا نہیں کرتا (ف) نئے جنم سے پیشتر کوئی آدمی مسیح کو اچھی طرح نہیں پہچانتا جب آنکھ کھلتی ہی تب اُسے پہچانتے ہیں (۱ یوحنا ۲-۴) مسلمان اُسے آج تک نہیں پہچانتے اور ہمیشہ یہہ آیت سُناتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی پہچاننا ہی (یوحنا ۱۷-۳) لیکن (یوحنا ۱۶-۲ و ۳) کا ذکر کبھی نہیں کرتے جہاں لکھا ہی کہ وہ اسلئے قتل کرینگے کہ باپ کو اور مجھے نہیں جانتے پس سب گمراہی کی اصل یہی ہی کہ نہیں جانتے اور جاننا بھی نہیں چاہتے اگرچہ چاہیں تو وہ اُنپر ظاہر ہو جاوے

(۹) اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اُس کی آواز جو مجھ سے بولتا تھا نہ سُنی ۹

(نور تو دیکھا) اور پولوس اُسی سے اندھا بھی ہوا (آواز نہ سُنی) یعنے آواز اُن کی سمجھ میں نہ آئی کیونکہ تاریکی کے فرزند اُسکی بات کو نہیں سمجھ سکتے آج تک انجیل بے ایمانوں پر پوشیدہ ہی (ڈر گئے) جب لوگ الہی جلال کی ایک کرن بھی دیکھتے ہیں

توڑ جاتے ہیں اور واجب ہی کہ ڈریں کیونکہ خدا شریروں کے لئے جلانیوالی آگ بھی ہی شنوائی دو قسم کی ہی لفظوں کا سُننا اور بیٹے کی آواز کا سُننا یہہ دو باتیں ہیں جو کوئی بیٹے کی آواز سُنتا ہی ابدی زندگی پاتا ہی اور لفظوں کو تو سب سُنتے ہیں اسیطرح دیکھنا بھی ہی ایک تو ایک شی کا دیکھنا ہی جیسا مسیح کو عوام نے دیکھا مگر ایک ابن اللہ کا دیکھنا ہی وہ زندگی ہی سو ایسا کسی کسی نے دیکھا اسیطرح چھونا بھی دو قسم کا ہی ایک چیز کو چھونا یا ابن اللہ کو چھونا ایک بیمار عورت نے مسیح کو چھوا اور ہزاروں دبانیوالوں نے باوجودیکہ دبایا تو بھی نہیں چھوا (یشعیا ۴۵-۲۲ و مرقس ۵-۳۰ و ۳۱

۱۰ (۱۰) تب میں نے کہا کہ ای خداوند میں کیا کروں اور خداوند نے مجھکو کہا اُٹھ اور دمشق میں جا وہاں سب کچھ جو تیرے کرنے کے لئے مقرر ہی تجھے کہا جائیگا

مسیح کا فضل اُسپر ہوگیا ممکن نہیں ہی کہ کوئی سچا عیسائی بغیر فضل کے پایا جاوے اگر آگ بغیر حرارت کے پا سکتے ہو تو عیسائی بھی بغیر فضل کے پاؤگے (جا) خدا اپنے خادموں سے کام لیتا ہی تاکہ وے نہر کی مانند ہو جاویں جن کے وسیلے سے آبِ زندگی ہمارے پاس آسکتا ہی

۱۱ (۱۱) اور جب میں اُس نور کے جلال کے سبب دیکھہ نہ سکا میرے ساتھی میرا ہاتھہ پکڑ کے مجھے دمشق میں لیگئے

(یشعیا ۴۲-۱۱) جب عیسائی لوگ آسمانی راہ پر چلنا چاہتے ہیں تو خدا بچوں کی طرح ہمارے ہاتھہ پکڑ کے لیجاتا ہی (ف) یہاں خدا کی سختی اور مہربانی ہر دو ظاہر ہیں سختی نے اندھا کیا مہربانی نے دل کو روشنی بخشی گمراہی سے ہدایت پائی اور راہ پر آیا

۱۲ (۱۲) اور حنانیا نام ایک مرد جو شریعت کے موافق دیندار اور وہانکے سب رہنیوالے یہودیوں کے نزدیک نیکنام تھا

خدا اپنے سب بندوں کو پہچانتا ہی اور اُنسے خدمت بھی لیتا ہی کہ اُسکے بندے زمین پر مثل ملائکہ کے اُسکی خدمت کرتے ہیں

۱۳ (۱۳) میرے پاس آیا اور کھڑے ہوکے مجھے کہا ای بھائی ساول پھر بینا ہو اور اُسی گھڑی میں نے اُسپر نگاہ کی

(پھر بینا ہو) ایک ہی لفظ سے آرام پایا کیونکہ اُس لفظ میں قوت یسوع مسیح کی تھی۔شکستہ دلوں کے لئے ایسا ایک ہی لفظ بس ہے جس سے تسلی اور آرام پاتے ہیں بلکہ آسمان میں بھی دخل حاصل کرتے ہیں (روشنی پائی اُسیوقت) یعنے جسمانی روشنی آنکھوں میں آئی اور روحانی روشنی دل میں آگئی (ف) تعجب کی بات ہے کہ ستیفان نے مسیح کو عین جلال میں دیکھا اور اندھا نہیں ہوا مگر پولوس نے جلال کا ایک تتمہ دیکھا اور اندھا ہوا یہہ سزا کے طور پر تھا اور اس سے کچھہ سکھلایا بھی گیا تھا قیامت کے دن بھی ہم سب مردوں میں سے اُٹھینگے اور طاقت پا کے مسیح کو اُس کے جلال میں دیکھینگے (ف) پولوس جب اس جلال سے اندھا ہوا تو پھر اُسی جلال والی قدرت سے کیسا جلدی بینا ہوا (بھائی ساؤل) لکھا ہے اور اُسوقت بولنیوالا حنانیا میں مسیح تھا پس وہ بھائی کہنے سے نہیں شرماتا (عبرانی ۲-۱۱)

(۱۴) اور اُسنے کہا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے تجھکو آگے سے برگزیدہ کیا کہ تو اُس کی مرضی جانے اور اُس عادل کو دیکھے اور اُس کے مُنہہ کی آواز سُنے ۱۴

(باپ دادوں کے خدانے) دیکھو عہدنامہ جدید کو عہدنامہ قدیم سے ملاتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے دونوں عہدناموں کا انجیل تتمہ ہے شریعت کا خدا دونوں کا بانی ہے (ف) وہ لوگ جنہیں خدا دنیا میں بڑا کام دیتا ہے وہ پہلے سے آسمان میں مقرر کئے جاتے ہیں (مرضی کو جانے اور عادل کو دیکھے) (۳-۱۴ و ۷-۵۲ یعقوب ۵-۶ و ۱ یوحنا ۲-۱) (ف) پولوس خدا کی مرضی کا متلاشی تھا مگر نہیں جانتا تھا اور راستبازی کا طالب تھا اور حقیقی راستبازی سے ناواقف تھا جیسے سب یہودی بھی ہیں مگر خدا نے اُس کی ہدایت کی کہ وہ جانے کہ خدا کی مرضی کیا ہے اور راستبازی کہاں سے ملتی ہے (رومی ۳-۲۶ یرمیا ۳۳-۱۶)

(۱۵) کیونکہ تو اُسکے لئے سب آدمیوں کے آگے اُن باتوں کا جو تو نے دیکھیں اور سُنیں گواہ ہوگا ۱۵

دیکھو کیسا عذر ہے جس سے خداوند کا جلال ظاہر ہے یہہ عذر ظاہر کرتا ہے مسیح کے اُس فضل کو جو وہ گنہگاروں کو بخشتا ہے اور کس پستی سے کس بلندی تک پہونچا دیتا ہے۔اس سے اُس کی الہٰی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مسیح اپنے بندوں کے ساتھہ کیسی شراکت رکھتا ہے کہ غریب ستائے ہوؤں کے ساتھہ آپ ستایا جاتا ہے اور کہ اُس کی نجات سب آدم زاد کے لئے ہے (ف) پولوس مسیح کا گواہ مقرر ہوا ہے مگر گواہی وہ دے سکتا ہے جسنے اُسے دیکھا اور اُسکی مرضی سے واقف ہوا پس

۱۹ (۱۹) اور میں نے کہا ای خداوند وے آپ جانتے ہیں کہ میں اُنہیں جو تجھہ پر ایمان لائے قید کرتا اور
عبادت خانوں میں کوڑے مارتا تھا

یعنے ای خداوند جب اُنہیں خوب معلوم ہی کہ میں عیسائیوں کا ستانیوالا تھا اب اُنکا واعظ ہو گیا ہوں تو کیا وے فکر نہ کرینگے کہ یہہ کیا ہوا اور فکر کرکے تیری طرف رجوع لاوینگے وے آپ سوچینگے کہ بغیر الہی ترغیب کے ایسا شخص عیسائی نہیں ہوسکتا تب وے قبول کرینگے (ف۱) دیکھو پولوس اپنے گناہ کا پھر اقرار کرتا ہی (ف۲) پولوس کا خیال ہی کہ مجھہ سے یہودیوں کو زیادہ فایدہ پہونچیگا کیونکہ میرا عیسائی ہونا ضرور معجزہ کے طور پر ہی تو بھی خدا پسند نہیں کرتا ہمارے منصوبے اور خیال باطل ہیں حکمت الہی جو کچھہ کہتی ہی وہ درست ہی (ف۳) کئی ایک پنڈت اور مولوی مسلمانوں اور ہندؤں میں سے حقیقت میں ایک عجیب عیسائی دین کی تاثیر کے سبب عیسائی ہوئے ہیں اور اُنکا گمان تھا کہ ہم اپنی قوم کو اچھی طرح سے ہدایت کر سکینگے مگر نہ ہوا خدا نے اُنہیں کہیں باہر کام دیا میں خود حاضر ہوں جو اس کتاب کا لکھنیوالا ہوں میں جانتا تھا کہ آگرہ کے لوگوں کو شاید میں خوب فایدہ پہونچا سکونگا کیونکہ اُن میں سے نکلا ہوں اور جب مسلمان تھا اور اُن کی جامع مسجد میں قرآن کا وعظ سُناتا تھا تو وہاں میرے بہت سے دوست تھے پس میں بڑے اشتیاق کے ساتھہ بیس برس بعد اُن میں گیا مگر اُنہوں نے اتنی دشمنی دکھلائی کہ کبھی اور شہروں میں اتنی دشمنی نہ دیکھی تھی پس میں نے جانا کہ میرے لئے کام کا دروازہ خدا نے پنجاب ہی میں کھولا ہی پھر میں چلا آیا پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے منصوبوں کو چھوڑیں اور جہاں خدا تعالی ہمیں کام کرنیکو فرماوے وہیں چلے جاویں

۲۰ (۲۰) اور جب تیرے شہید استیفان کا خون بہایا گیا میں بھی وہاں کھڑا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور
اُسکے قاتلوں کے کپڑوں کی خبرداری کرتا تھا

(تیرا شہید استیفان) پہلے اُسے گمراہ آدمی جانا اب معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا شہید یعنے گواہ تھا اُسنے خداوند کی گواہی میں جاندی (ف) پولوس چاہتا ہی کہ جہاں مجھہ سے بڑا گناہ ہوا وہاں میں خدا کی خدمت کروں

۲۱ (۲۱) اور اُس نے مجھے کہا جا کہ میں تجھے غیر قوموں کے پاس دور بھیجونگا

اگرچہ آدمی کسیقدر باتیں بنادیں تو بھی خدا ہی کی بات قایم رہیگی اور فایدہ بھی اُسی میں ہی وہ چاہتا ہی کہ یہود میں منادی کروں خدا چاہتا ہی کہ غیر قوموں میں جاوے

۲۲ (۲۲) اور وے اِسی بات تک اُس کی سُنتے رہے تب اپنی آواز بلند کر کے چلّائے کہ ایسے
کو زمین پر سے اُٹھا ڈال کہ اُسکا جیتا رہنا مناسب نہیں

(اسی بات تک) یعنے لفظ غیر قوم تک سُنا جب غیر قوم کی طرف جانیکا ذکر سُنا تو آگ اُنکے بدن میں لگ گئی کیونکہ وے برداشت نہیں کر سکتے تھے اسبات کی کہ غیر قوم اور یہودی برابر ہوویں وے گمراہ جانتے تھے اُسکو جو غیر قوم کو بھی خدا کے پاس بلاوے قومیت کا تعصب اسکو کہتے ہیں۔ اُنکا کچھہ فکر نہیں تھا اسبات پر کہ پہلی باتیں جو پولوس نے سنائیں خواہ سچ ہوں یا جھوٹھہ مگر جب سُنا کہ خدا کا رحم غیر لوگوں پر بھی جاتا ہی اور کہ ہمارے احاطہ سے باہر نکلا ہی تو نہایت غصہ سے بھر گئے (ف) اگر اُسوقت حاکم حاضر نہ ہوتا تو پولوس کو پتھروں سے مار ڈالتے جیسے ستیفان کو مار ڈالا تھا (ف) یہودی خدا کے گھر میں نہ آپ داخل ہونا چاہتے ہیں نہ لوگوں کو آنے دیتے ہیں (ف) دیکھو پولوس نے کیسا اچھا وعظ کیا مگر کچھہ فایدہ اُنکو نہ ہوا بلکہ غصہ غضب دیوانگی دشمنی بھر گئی ہمیشہ وعظ سے فایدہ نہیں ہوتا ہی کبھی کبھی نقصان بھی ہوتا ہی مگر وہ بھی ایک فایدہ ہی (ف) یہہ سچ ہی کہ ہم دنیا میں کوڑے اور جھاڑن کی مانند ہیں (۱ کرنتھیوں ۴-۱۳)

۲۳ (۲۳) اور جب وے چلّاتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اُڑاتے تھے

(چلّاتے تھے) دیوانگی چھا گئی تھی چیخیں مارنے لگے شیطان اُنکے اندر گھس کے چلّاتا تھا کہ زمین پر رہنے نہ پاوے اُٹھا ڈال اُٹھا ڈال زمین پر یہی رہیں پولوس آسمان پر چلا جاوے (کپڑے پھینکتے) تاکہ بھاگ بھاگ کر اور اُچھل اُچھل کر اُس کے پتھر ماریں اور لمبے جبوں میں اُلجھہ کر نہ گریں جیسے ستیفان کو مارا تھا (۷-۵۸) اور (خاک اُڑاتے تھے) غضب کا نشان ظاہر کرنیکو جیسے بیل یا سانڈھ غصہ کے وقت خاک اُڑایا کرتا ہی اب وے طیار ہیں کہ اُسے زمین پر سے اُٹھا ڈالیں (ف) اسوقت جو وعظ ہوا کیا سمجھتے ہو کہ اُس سے کچھہ فایدہ نہیں ہوا ہاں اس ارادے سے وعظ ہوا تھا کہ سوتے ہوئے لوگ جاگ اُٹھیں مگر لوگ تو نہیں جاگے شریر شیطان جاگا اُسنے خوب سمجھا کہ اب بربادی ہوئی اِسلئے اپنے شاگردوں میں گھسکے جیسے چیلتن یا پیر دن کھیلا کرتے ہیں شیطان اُچھلنے لگا

۲۴ (۲۴) سردار نے حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لیجاویں اور فرمایا کہ اُسے کوڑے مار کے آزماویں تاکہ اُسے
معلوم ہو کہ وے کس سبب اُس کی ضد میں چلّائے

(قلعہ میں لیجاویں) یہہ تو مناسب کیا کہ اُسے فسادیوں کے سامہنے سے ہٹایا (کوڑے مارکے آزماویں) کوڑے مارنے کا حکم دیا دستور کے موافق کیونکہ فساد کے وقت اکثر مقدمہ سے پہلے مارپیٹ شروع کیا کرتے ہیں پہلے مارنا پیچھے دریافت کرنا کیا ہی ایسی باتیں بلوہ میں ہوتی ہیں اسی طرح اندہی دنیا کرتی ہی کہ جس کو نہیں جانتے اُسے ستاتے ہیں اور پیچھے دریافت کرتے ہیں اور عدالت سے پہلے سزا کا حکم دیتے ہیں پر جب عدالت الٰہی ہوگی تو یہہ نہ ہوگا وہاں بعد دریافت سزا ملتی ہی (تاکہ اُسے معلوم ہووے) یعنے رومی حاکم کو معلوم ہووے کہ یہہ لوگ اُس کی مخالفت میں ایسے کیوں چلاتے ہیں (فـ) وہ حاکم عبرانی نہیں جانتا تھا اور پولوس نے عبرانی میں باتیں کی تھیں اور جب یہودی چلائے تو حاکم نے جانا کہ کوئی بڑا قصوروار یہہ شخص ہی جس کی تقریریں سُنکر یہودی تمام جماعت یوں بے اضطراب چلاتی ہی۔ کوئی نہایت بُری بات ہی جو اُسنے کہی ہی اسلئے وہ اُسے قلعہ میں لاکے کوڑے مارنے کا حکم دیتا ہی تاکہ مارپیٹ کرکے اُس سے دریافت کیا جاوے کہ کیا جرم ہی جسپر ایسا فساد ہی (فـ) دیکھو یہہ حاکم لوگ جو اپنی رعیت کی زبان سے واقف نہیں ہوتے ہیں کیسا دھوکھا کھا سکتے ہیں کہ بیجرم کو مجرم بنا ڈالنا کچھہ مشکل نہیں ہوتا ہی ضرور ہی کہ حاکم جن لوگوں میں حکومت کرتے ہیں وہاں کی زبان سے واقف ہوں

۲۵ (۲۵) جب وے اُسے تسموں سے جکڑتے تھے پولوس نے صوبہ دار کو جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمہیں جایز ہی کہ ایک آدمی کو جو رومی اور بیقصور ہی کوڑے مارو

(تسموں سے جکڑتے تھے) یعنے ٹکٹکی یا اُس لکڑی پر باندھتے تھے جو خم کھائے ہوئے تھی کہ مار کھانیوالیکا بدن سیدھا رہے اور وہاں بید مارتے تھے جیسے اب بھی یہاں کچہریوں میں مجرموں کو باندھہ کے بید مارتے ہیں وہ لکڑی اڑھائی فیٹ اونچی ہوتی ہی (صوبہ دار کو کہا) کیونکہ ایسے وقتوں میں ہمیشہ ایک صوبہ دار حاضر ہوتا تھا اور قیدی کا بیان اور اقرار سُنتا تھا اور لکھتا تھا (کیا جایز ہی) (۱۶-۳۷) کا ذیل بھی دیکھو ذرا پولوس کی سنجیدگی اور استقامت پر بھی خیال کرنا ضرور ہی کہ کیسی ملایمت سے کہتا ہی کہ کیا تمکو جایز ہی (جو رومی اور بیقصور ہی کوڑے مارو) رومی لوگ بید کی سزا سے مستثنیٰ تھے اگر وے مجرم ہوں تو اُنکے لئے دوسری قسم کی سزائیں تھیں نہ بید کی سزا اب وہ کہتا ہی کہ میں تو رومی ہوں اور بے قصور بھی ہوں نہ رومی کو مارنا جایز ہی نہ بے قصور کو اور تم باوجود ان دونوں حقوں کے پھر بھی مجھے مارتے ہو کیا یہہ بات تمکو جایز ہی (فـ) دیکھو بھائیو ملکی قانون کے موافق عیسائیوں کو ظلم کے وقت اپیل یا دافعہ کرنا جایز ہی گناہ نہیں ہی جو عیسائی جس ملک میں رہتا ہی اُسے ملک کے قانون سے اپنی حفاظت کے لئے کوشش کرنا چاہیئے اور یہہ کچھہ ضرور نہیں ہی کہ چپ چاپ مارے جاویں اور شہید ہو دیں جہانتک ہوسکے اپنی جان کو

مناسب طورسے بچانا چاہئے جب آن بنے تو خیر جو ہوتا ہی ہووے دیکھو پولس شہید ہونا نہیں چاہتا جیسے جاہل لوگ جو ایماندار
ہیں مرنے کو طیار پھرا کرتے ہیں

(۲۶) صوبہ دار یہہ سُنکے گیا اور سردار کو خبر دی اور کہا تو کیا کیا چاہتا ہی کہ یہہ آدمی رومی ہی ۲۶

(رومی ہی) دیکھو رومی حق کے سبب یہاں ایک بندہ کی جان بچگئی سزا اُٹھانے سے (کیا کیا) چاہتا ہی یہہ ڈرانے کی
بات ہی کیونکہ خلاف قانون سزا دینا حاکم کے لئے الزام کا باعث ہی حکام بالا اُسکی تحقیق کرتے ہیں اور پھر حاکم کو مجرم ہونا پڑتا ہی

(۲۷) اور سردار نے پاس آکے اُسے کہا مجھے بتا کیا تو رومی ہی اُس نے کہا ہاں ۲۷

(ہاں) یہی سُنکے اُسنے خوف کھایا اور کچھہ تحقیق نہیں کیا اور بات کچھہ نہیں پوچھی اور ضرور بھی نہ تھا کہ کچھہ اور پوچھے
رومی ہونے کی بابت صرف اُسکا اقرار سُننا واجب تھا کہ پوچھیں کہ تو رومی ہی یا نہیں سو اُسنے کہا ہاں میں رومی ہوں میں
نے رومی حقوق پائے ہیں

(۲۸) اور سردار نے جواب دیا کہ میں نے بہت نقد دیکے یہہ رتبہ حاصل کیا اور پولس نے ۲۸
کہا میں تو ایسا پیدا ہی ہوا

(نقد دیکے حاصل کیا) کیونکہ قیصر قلادیوس کی سلطنت سے یہہ رتبہ خرید و فروخت ہونے لگا تھا اور بڑی بڑی
قیمت سے خریدا جاتا تھا اور پھر ایسا ارزاں ہوگیا کہ تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکنے لگا تھا (ف) اگر کوئی جھوٹھا دعوی اِس
رتبہ کا کرتا تھا تو قانون اُس کی سزا یہہ دیتا تھا کہ قتل کیا جاوے (ف) اس حاکم کا نام قلادیوس لسیاس تھا قلادیوس
رومی نام تھا اور لسیاس یونانی لفظ تھا اور جب اُس نے یہہ رتبہ خریدا تھا تو اپنے نام کے اول میں رومی لفظ کو ملا لیا تھا
(ف) اگر رومی ہونے کا رتبہ اتنی بڑی چیز ہی کہ مار کھانے سے بچاوے اور ایسی عزت ملے تو آسمانی ہونے کا رتبہ کیسی
بڑی چیز ہوگا جو عذاب جہنم سے بچاوے اور آسمانی عزت حقیقی بادشاہ کے سامھنے پاویں (افسی ۲-۱۹) مگر یہہ آسمانی
ہونیکا رتبہ نقدی سے ہاتھہ نہیں آتا ہی مگر نئی پیدائش سے ابن اللہ ہوتے ہیں (پولس کہتا ہی کہ میں ایسا پیدا ہی ہوا) پس ظاہر
ہی کہ اُسکے باپ نے یہہ رتبہ کسی طرح سے پایا ہوگا یا آبا و اجداد سے چلا آتا ہوگا پس پولس شریف النسب اور دیندار عالم تھا اور
خدا کا رسول مقبول تھا سب نعمتیں خدا نے اُسے بخشی تھیں

۲۹ (۲۹) پس فی الفور وے جو اُسے آزمایا چاہتے تھے اُس سے باز آئے اور سردار بھی یہہ جانکے
کہ وہ رومی ہی اور میں نے اُسے باندھا ڈر گیا

(۱۶-۳۸) کا ذیل بھی دیکھو (ف) دیکھو کیسا فایدہ ہوتا ہی اور کیا خوبی نکلتی ہی جب لکھے ہوئے قانون کے موافق کسی ملک کا انتظام ہوتا ہی نہ حکام کی مرضی کے موافق جیسے اس وقت ملک کشمیر میں اور ممالک اسلامیہ میں اور بعضے رجواڑوں اور نوابوں میں ہوتا ہی خودسر حاکموں کی جو مرضی میں آتا ہی وہ کرتے ہیں پر جہاں قانون کی پابندی ہی وہاں رعیت آرام سے رہتی ہی اور وہاں سزا بھی حق طور پر ہوتی ہی

۳۰ (۳۰) اور صبح کو اس ارادہ سے کہ حقیقت کو جانے کہ یہودی اُس پر کیا دعوی رکھتے ہیں اُسکی
زنجیریں کھولیں اور حکم دیا کہ سردار کاہن اور اُن کی ساری عدالت جمع ہوویں پھر پولوس کو نیچے لیجاکے
اُن کے بیچ میں کھڑا کیا

(ساری عدالت) یعنے سانیڈرم (ف) جیسے ملکی حکام کے سامہنے ویسے ہی دینی حکام کے سامہنے بھی پولوس اسوقت کھڑا ہوتا ہی (نیچے لیجاکے) یعنے انطونیا کے قلعے سے نیچے لایا ہیکل کے احاط میں جو اُسکے نیچے تھا اُسی دالان میں جہاں سانیڈرم کی مجلس ہوتی تھی

تئیسواں باب

۱ (۱) تب پولوس نے بڑی عدالت کی طرف نظر کرکے کہا ای بھائیو میں آج تک کمال نیک نیتی
سے خدا کی حضور چلا

پولوس سانیڈرم کے سامہنے آیا ہی اور سانیڈرم نے قتل کی صلاح کی تھی اِسلئے وہ قیصریہ کو جاتا ہی (نظر کرکے) اُس نے جرات کے ساتھہ سانیڈرم کی طرف نظر کی مگر جو خطاکار اور شریر ہیں وہ عدالت میں اکثر سامہنے آنکھہ نہیں اُٹھایا کرتے ہیں وہ نیچے دیکھا کرتے ہیں (ف) یہہ عدالت صدر مجلس تھی ۷۲ علما منتخب کی اور نصف دایرہ کی شکل سے بیٹھتے تھے اور قیدی

سامہنے ہوتا تھا اور محرر لوگ ہر دو طرف مقدمہ کی شکل لکھنے کو بیٹھتے تھے (ف۲) وہ جو لکھا ہی کہ جب قتل ہوتے تھے تو میں حامی بھرتا تھا (۲۶-۱۰) اُس کے یہہ معنے ہیں کہ میں ووٹ دینیوالا تھا اگر یہہ مطلب ہی تو پولوس جب عیسائی نہ تھا اس مجلس کا ایک ممبر تھا آج اسی مجلس کے سامہنے مجرم ہوا کھڑا ہی اور یہہ یسوع کے لئے ہی ۲۵ برس گذرے کہ اس عدالت کا ایک ممبر تھا اب مظلوم اور قیدی ہی پہلے استیفان قیدی تھا اور پولوس حکام میں تھا اب پولوس قیدی ہی۔ شاید بعض لوگ اُس مجلس میں اُسکے ہم مدرسہ اور ہم مکتب بھی ہونگے (خدا کے حضور چلا) یعنے تم میں سے بہت ہیں جو جانتے ہیں کہ کیسی نیک نیتی سے میں نے شریعت پر عمل کیا مت سمجھو کہ میں اب دوسرا آدمی بنگیا ہرگز نہیں اِن ۲۵ برس کے عرصہ میں بھی میں نے نہایت کوشش کی کہ خدا کے حضور رہوں میری تمیز مجھے الزام نہیں دیتی ہی بلکہ میں نے آج تک خدا کو نہیں چھوڑا (۲۴-۱۶-۲ قرنتی ۱-۱۲ و ۲ تمطاؤس ۱-۳) پس میری خواہش اپنے نفع کے لئے نہ تھی میں نے جو کیا خدا کے لئے کیا (۲۲-۳ و ۲۶-۴ گلاتی ۱-۱۴) ہاں اُسوقت مسیح کی برخلافی کرنا واجب جانتا تھا (۲۶-۹) اور بہت کفر بکنیوالا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۱۳) اور سب سے بڑا گنہگار تھا (آیت ۱۵) مگر خدا نے اُسے تمیز بخشی تھی اور اُسنے تمیز کی تحریک کو مانا (ف) واجب ہی کہ ہر کوئی تمیز کی تحریک کو قبول کرے اور پہچانے کہ میری تمیز نیکی کی طالب ہی یا نہیں (ف۲) یہہ تو کافی نہیں ہی کہ ہر بات میں نیک نیت رہے مگر تمیز بھی پاک ہووے کیونکہ جب تک انسان کی تمیز کلام الٰہی سے پاک نہیں ہوتی ہی پوری ہدایت نہیں کر سکتی ہی پس اپنے چلن اور طریقے سے الٰہی جلال تلاش کرنا بھی بس نہیں ہی بلکہ خدا کے احکام کا ماننا بھی نہایت ضروری بات ہی (ف۳) نیک نیتی سے ہمیشہ سلامتی نہیں ہی مگر تمیز کو اجلا دینا بھی صحیح تعلیم سے نہایت ضروری ہی۔ پس پولوس کے اس فقرہ کا مطلب یہہ ہی کہ میں واقف نہیں ہوں کہ میں نے کچھہ ایسا قصور کیا ہو جو سزا کے لایق ہوں پس یہی مطلب سمجھکر اُنہوں نے مارنے کا حکم دیا تھا

(۲) تب سردار کاہن حنانیا نے اُن کو جو اُس کے پاس کھڑے تھے حکم دیا کہ اُس کے مُنہہ پر ۲
تھپیڑا ماریں

دیکھو کیا اچھی عدالت کرتے تھے یہہ کیا بات تھی جس پر مارنے کا حکم دیا جلتے ہیں یہہ سُنکر کہ وہ کہتا ہی کہ میں خدا کی حضور آجتک نیک نیتی سے چلا (مُنہہ پر ماریں) کہ مُنہہ بند کرے اور کچھہ نہ بولے اسیطرح خداوند یسوع سے کیا تھا (یوحنا ۱۸-۲۲) اسیطرح میکایا نبی کے مُنہہ پر صدقیاہ نے مارا تھا (۱ سلاطین ۲۲-۲۴) اور اسی طرح یرمیا کو مارا تھا (یرمیا ۲۰-۲) بیقصور ہونے کا دعوی اُن کے سامہنے گستاخی اور قصور میں داخل تھا یہہ عمدہ عدالت اُنکی تھی پس اُس کے مُنہہ پر طمانچہ مارا

۳ (۳) تب پولوس نے اُس کو کہا خدا تجھکو ماریگا ای سفیدی پھری دیوار کیا تو بیٹھا ہی کہ شریعت کے موافق میرا انصاف کرے اور شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حکم دیتا ہی

(خدا تجھے مار یگا) تونے خدا کے رسول کو مارا تونے راست گوئی کے سبب بیقصور کو مارا پس خدا تجھے ماریگا (ف) یہہ پولوس کی پیشگوئی یا بددعا پوری ہوئی تھی کہ کچھہ عرصہ کے بعد اسی سردار کاہن کے بیٹے نے فساد کیا تھا اور اُس فساد میں اس سردار کاہن کا گھر جلایا گیا تھا اور یہہ خود بھاگ کر محل میں پناہ لینے کو گیا تھا وہاں گھبرا گیا اور موری میں چھپنے لگا لوگوں نے وہانسے نکالکر اُسے قتل کیا تھا یہہ شخص اسوقت چاہتا تھا کہ پولوس خونیوں کے ہاتھہ سے مارا جاوے مگر خود خونیوں کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا دیکھو پولوس کی بددعا اُس کے حق میں کیسی پوری ہوئی یہہ ذکر اُس کی موت کا یوسیفس مورخ نے لکھا ہی (سفیدی پھری ہوئی دیوار) یہہ صفت ان لوگوں کی مسیح خداوند نے بیان کی تھی (متی ۲۳-۲۷) پولوس نے اسوقت صاف صاف اُس کے منہہ پر اُسے سنادی اور یہہ بھی نیک نیتی سے کیا تاکہ وہ اپنے بدباطن پر فکر کرے پر اسنے کچھہ فکر نکیا (ف) یہہ شخص نمونہ اُن اُستادوں کا ہی جنہوں نے خدا کی زندگی نہیں پائی (ف) سردار کاہن تو بھا صورت بزرگ تھی اور ڈاڑھی سفید اور خوشنما تھی کپڑے بھی شاندار پہنے تھا مگر دل میں خونریزی اور غضب اور ناراستی اور ظلم بھرا تھا اِسلئے سفیدی پھری قبر کے مانند تھا (ف) پاک درجہ کبھی کبھی سفید چونہ کی مانند تو ہوتا ہی جو جسمانی مزاجوں کی دلی ناپاکی چھپاتا ہی مگر خدا کی حضور میں کوئی پردہ کسی کام کا نہیں ہی اور وقت آتا ہی کہ آدمیوں کے سامہنے ہی یہہ چونہ گرجاتا ہی تب سب لوگوں کو اُسکا حقیقی حال دریافت ہوجاتا ہی پس ای میرے بھائیو ہوشیار ہوجاؤ

۴ (۴) اور اُنہوں نے جو پاس کھڑے تھے کہا کیا تو خدا کے سردار کاہن کو بُرا کہتا ہی

(خدا کا سردار کاہن) دیکھو سردار کاہن کی کیسی عزت تھی جو خدا کا خاص بندہ اور خاص نوکر خیال کیا جاتا تھا اگرچہ اسوقت پولوس ضرور اُس سے زیادہ مرتبہ کا شخص تھا کیونکہ رسول مقبول تھا اور اُس کی کہانت مدت ہوئی مسلوب ہوچکی تھی کیونکہ مسیح خداوند آچکا تھا جس کے نمونہ پر یہہ سب سردار کاہن ہوتے تھے پر یہودی اس بھید سے ناواقف تھے اِسلئے اُنہوں نے پولوس پر اعتراض کیا کہ کیا تو خدا کے سردار کاہن کو بُرا کہتا ہی اور یہہ اعتراض درست بھی تھا

۵ (۵) پولوس نے کہا ای بھائیو میں نے نہ جانا کہ سردار کاہن ہی کیونکہ لکھا ہی کہ اپنی قوم کے سردار کو بُرا مت کہہ

(نہ جانا) یعنے میں نے پہچانا نہیں میں نے ایک ممبر عدالت کا سمجھا (ف) اُسوقت بہت سے سردار کاہن تھے جیسے اوپر ذکر آچکا ہی کچھ تعجب نہیں ہی کہ پولوس جو بڑی مدت بعد آیا ہی نہ جانا ہو کہ سردار کاہن کونسا ہی (۲۲-۵) کا ذیل بھی دیکھو یا شاید اُسوقت وہ اپنے عہدہ کا لباس پہنے نہ تھا اسلئے پہچانا نہ گیا یا اِسلئے نہ پہچانا گیا ہو کہ بڑی چوکی پر نہ بیٹھا ہو۔ یا پولوس کی نظر میں کچھ کمزوری آگئی ہوگی چنانچہ یہہ تو خوب معلوم ہی کہ اُس کی آنکھیں کمزور تھیں اُسی جلال سے جو دمشق کی راہ میں دیکھا تھا۔ حاصل کلام آنکہ پولوس نے ضرور اُسے نہیں پہچانا (ف) راقم کا یہہ خیال ہی کہ پولوس نے اُسے ضرور نہیں پہچانا اور اسمیں کوئی ضرور حکمت الہیٰ تھی اگر وہ پہلے سے جانتا تو ایسی باتیں ادب سے کہتا پر خدا کو منظور تھا کہ اُسے ایسا کہا جائے اور ایک آخری ہدایت معہ لعنت کے اُسکے سر پر ڈالی جاوے کیونکہ اُس کی بدکرداری کا پیالہ لبالب ہو چکا تھا پس خدا نے اپنے بندہ کے مُنہہ سے جو کہلایا وہ مناسب تھا۔ تو بھی پولوس اپنی غلطی مانتا ہی کیونکہ اب اُن کے کہنے سے جانگیا کہ وہ سردار کاہن ہی پس اپنی غلطی کو قبول کرتا ہی (ف) مسیح خداوند نے کبھی نہیں کہا کہ میں نہیں جانتا اور کبھی نہیں کہا کہ میری غلطی ہوئی اِسلئے کہ وہ خدا تھا سب کچھ جانتا اور سب کچھ درست بولتا اور کرتا تھا (یوحنا ۱۸-۲۲ و ۲۳) مسیح خداوند نے بھی سردار کاہن کو سخت جواب دیا تھا لیکن نہیں کہا کہ میری غلطی ہوئی بلکہ کہا کہ میں درست ہوں اِسلئے کہ مسیح اُسکا خالق اور مالک تھا غلطی اُس کی تھی جس نے اُسکو مارا اور سردار کاہن کا عہدہ جس کے سبب وہ عزت پایا تھا وہ حقیقی عہدہ اسی مسیح کا تھا اُسنے اپنے آقا کی گستاخی کی کوئی آدمی اپنے سایہ کو اپنی ذات سے زیادہ عزت نہیں دیتا ہی پس مسیح نے کچھ پرواہ اُسکی نہ کی پر پولوس انسان تھا اپنی غلطی کو مانتا ہی اور غلطی کا سبب عدم شناخت بتلاتا ہی پس وہ بھی معذور ہی اس غلطی سے مبرا ہی (ف) پولوس نہیں کہتا کہ میں نے اِسلئے اُسے ایسا کہا کہ ایسی میری بے عزتی کی مگر اپنے قصور کو مانتا ہی اور اپنے لئے ایک حکم خدا کا بھی سُناتا ہی (خروج ۲۲-۲۸) کہ اس حکم کے موافق ضرور میری غلطی ہوئی پر میں نے اُسے نہیں پہچانا کوئی عام ممبر سمجھا تھا (ف) اس بیان سے آدمی کی کمزوری اور مسیح کی بزرگی ظاہر ہی اور کچھ پولوس کی مذمت نہیں ہی انسان تھا انجانے کہا (ف) ہمارے لیے عبرت ہی کہ حکام کے حق میں کبھی بُرا نہ کہیں (۲ پطرس ۲-۱۳ و یہودا ۱-۸) اگرچہ بڑے حاکموں کے چلن سے ہمارے بزرگ عہدہ کی بے عزتی ہوتی ہی تو بھی بُرا نہ کہنا چاہئے شاید کوئی حاکم طبریاس یا نیرو کی مانند تخت پر بیٹھا ہو تو بھی اُس تخت اور اُس عہدہ کی عزت کرنا چاہئے (متی ۲۳-۲ رومی ۱۳-۱ سے ۷)

٦ (٦) اور پولوس یہہ جانکے کہ بعضے صدوقی اور بعضے فریسی ہیں عدالت میں پکارا کہ اَی بھائیو میں فریسی اور فریسی کا بیٹا ہوں اور امید اور مُردوں کی قیامت کے سبب مجھہ پر الزام ہوتا ہی

(فریسی اور فریسی کا بیٹا) یعنے آبا و اجداد سے فریسی ہوں (امید اور مُردوں کی قیامت کے سبب) یعنے نہ صرف اِس بابت بولتا ہوں کہ آدمی کی روح فنا نہیں ہوتی مگر بدنوں کی بابت بولتا ہوں کہ خدا مُردوں کی قیامت کریگا کہ وے سب جو مر گئے ہیں بدنوں میں جی اُٹھینگے اور امید کی بابت بولتا ہوں کہ جو امید باپ دادوں کی تھی وہ امید برحق ہے خدا سے پاوینگے اس الزام میں پکڑا ہوا کھڑا ہوں پس اِس بیان سے سارے فریسی اُس کی طرف ہو گئے (ف) کوئی نہ سمجھے کہ اُسنے اپنے بچاؤ کے لئے یہہ بات کہی مگر حقیقت میں اسی سبب سے پکڑا گیا تھا کیونکہ مسیح کے جی اُٹھنے پر گواہی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ضرور مُردے جی اُٹھینگے اور ساری انجیل کا خلاصہ یہی ہے پر اُسنے یہہ کیا کہ زیادہ تقریر کا وقت نہ دیکھکر اپنا خلاصہ مطلب سُنایا جو فریسیوں کے اعتقاد کے موافق ہے ہاں صدوقیوں کے خلاف تھا چنانچہ مسیح نے بھی اُنہیں رد کیا تھا (ف) پولوس نے یہاں بھی اُسی طرح سے کیا جیسے اتھینی میں اُنکے اعتقاد سے شروع کیا تھا (ف) اُسے معلوم ہوگیا کہ یہہ مجلس حق جوئی کی نہیں ہے نہ یہاں انصاف اور تحقیقات ہے یہہ تو بغض و شرارت اور تعصب کے بھرے ہوئے بیٹھے ہیں مدعی آپ مدعا علیہ کے منصف ہیں اور اپنے دعوے کے برخلاف سُنکر غصہ سے مارا چاہتے ہیں بہتر ہے کہ یہاں منادی کیجاوے اگرچہ سب کو اُس سے بھی فایدہ نہ ہوگا تو بھی خاص فرقہ فریسیوں کو فایدہ ہو جائیگا

۷ (۷) جب اُس نے یہہ کہا فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور مجلس میں پھوٹ پڑی

پہلے یہہ ہر دو فرقہ کے لوگ اُس کے دشمن تھے اب کہ یہہ سُنا تو فریسی یک لخت اُس کی طرف ہو گئے اور صدوقی مخالف ہو گئے کتے آپس میں بھی ایک دوسرے کو پھاڑنے لگے (ف) بعضے وقت بازار کی منادی میں یہاں بھی ایسا ہوتا ہے کہ ہندو مسلمان جمع ہو کر مناد پر حملہ کرتے ہیں پر جب اُس کے منہہ سے ایسی سُنتے ہیں جو اُن دونوں کی مخالفت کا باعث ہے تو مناد کو چھوڑکر آپس میں لڑائی شروع کرتے ہیں

۸ (۸) کیونکہ صدوقی تو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں اور نہ فرشتہ اور نہ روح ہے پر فریسی دونوںکا اقرار کرتے ہیں

(دونوں کا یعنے بدنوں کی قیامت کا اور روحوں اور فرشتوں کے وجود کا بھی اقرار کرتے ہیں (ف) خدا کی دانائی آج تک اُسکو سہتی تھی کہ دنیا پر اسقدر جھوٹھے دین رہیں اگر تمام دنیا ایک ہی رائے پر ہوتی تو سچائی دنیا سے فوراً جاتی رہتی لیکن جب لوگوں میں اختلافات رہتے ہیں تب سچائی کے لئے جگہ خوب باقی رہتی ہے (ف) جب کوئی عمداً گناہ کرتا ہے اور کلام کو رد کرتا ہے تب خدا اُسمیں سے عقلی روشنی کو بھی نکالتا ہے کہ تاریکی میں رہے جیسے صدوقیوں سے ہوا اور اب تک بہت لوگوں سے ہوتا ہے ہندوستان میں اور انگلستان میں بھی پر یہہ اُنکی

سزا ہی جیسے مصریوں کی سزا ہوئی تھی جب اُنپر اندھیرا آیا اور ٹٹولتے پھرے (خروج ۱۰-۲۱) (ف) صدوقی جانتے تھے کہ فرشتہ اور روح نہیں ہی حال آنکہ وہی کتاب اُن کے ہاتھہ میں بھی تھی جو فریسیوں کی تھی یہہ اپنی تاویلات کی گمرہی تھی پس خدا کے کلام میں اگر صحیح طور پر فکر نہ کیا جائے تو وہ جو ہدایت ہی اُسی سے گمراہی نکل آتی ہی

۹ (۹) اور بڑا شور ہوا اور فریسیوں کے فرقہ کے فقیہہ اُٹھے اور یوں کہکے جھگڑنے لگے کہ ہم اس آدمی میں
کچھہ بُرائی نہیں پاتے ہیں پر اگر کسی روح یا فرشتے نے اُس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا سے نہ لڑیں

صدوقی کہتے تھے فرشتہ اور روح کچھہ نہیں ہی فریسی کہتے تھے کہ اس پولوس نے جو ہیکل میں رویا کا بیان کل کیا ہی وہ درست ہوسکتا ہی کیونکہ ارواح اور ملائکہ ضرور موجود ہیں کیا تعجب ہی کہ اس سے کسی فرشتہ نے یا روح نے کلام کیا ہو اگر ایسا ہی تو ہم خدا سے نہ لڑیں یہہ آدمی ہمارے فرقہ کا ہی اور ہماری مانند اعتقاد رکھتا ہی پس ہم اس میں کچھہ بُرائی نہیں پاتے ہیں (ف) یہہ لوگ اُس سچائی کی کچھہ پرواہ نہیں رکھتے جو پولوس نے سنائی تھی مگر اسلئے اُس کی طرف ہوگئے ہیں کہ وہ اُنکی رائے کا قایل ہی (ف) ہم خدا سے نہ لڑیں اتنی عبارت بہت نسخوں میں نہیں ہی شاید گملیل کے قول سے نکالی گئی ہوگی (۵-۳۹) (بڑا شور ہوا) آپس کے جھگڑے میں جیسے سُنی شیعہ کسی مسئلہ میں اڑ جاتے ہیں تو چلّا چلّا کر ایک دوسرے کو دبانا چاہتا ہی یہہ ناراست لوگ ہمیشہ دلیل کے ساتھہ جسمانی زور بھی لگایا کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم چلّانے سے اور شور کرنے سے اپنے مخالف کو دبا دینگے عیسائی ایسا نہیں کرتے ہیں بہت ملایمی سے باتیں کرکے ایک دوسرے کی سُنتی ہیں اور یہہ جاہل لوگ بولتے وقت نہ صرف شور کرتے اور پکار ہی کے بولتے ہیں مگر سب بولتے ہیں تاکہ تاکید ہو مگر شور کے سبب سب کی محنت برباد ہوتی ہی عیسائی ایک ایک کرکے بولتے ہیں اور یوں سب کی بات سمجھہ میں خوب آتی ہی

۱۰ (۱۰) اور جب بڑی تکرار ہوئی تو سردار نے اس خوف سے کہ مبادا پولوس اُنسے پھاڑا جاوے فوج کو
حکم دیا کہ اُتر کے اُسے اُنکے بیچ سے زبردستی نکالے اور قلعہ میں لے آوے

(بڑی تکرار) یعنے فساد ہوا یہہ وہی لفظ ہی جو (۱۹-۴۰) میں ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت سردار حاضر نہ تھا اُس نے اجازت دی تھی کہ سانیڈرم اسکا فیصلہ کرے مگر فیصلہ کے عوض وہ آپس میں جھگڑنے لگے کوئی پولوس پر حملہ کرنا چاہتا تھا کوئی اُسکی حفاظت کے درپے تھا پس جب اُسنے شور و غل کی آواز سُنی تو فوج کو بھیجا کہ اُسے وہاں سے نکال لاوے (ف)

اکثر ایسی مباحثوں میں بہت تیزی ہوتی ہی کیونکہ دنیاوی مذہبوں کے خیالات اکثر آدمیوں کے مغز کا پھل ہیں اور مغز کا بچہ بدن کے بچوں سے زیادہ تر عزیز ہوتا ہی

۱۱ (۱۱) اور اُسی رات خداوند نے اُسکے پاس آکے کہا کہ پولوس خاطر جمع رکھہ کہ جیسا تو نے میری بابت یروشلم میں گواہی دی ویسا ہی تجھے روم میں بھی گواہی دینا ضرور ہی

شاید پولوس کا دل مردہ سا اور غم زدہ ہوگیا ہوگا اِسلئے کہ بہت خطروں کی پیشگوئیاں جو ہوئیں شاید اب پوری ہونگی میں پھنس گیا ہوں ضرور اب میری موت یروشلم میں ہی (خداوند نے) یعنے یسوع مسیح نے کیونکہ وہ اپنے جلال میں سے اُسکا مددگار تھا وہی خداوند جو دمشق کی راہ میں اُسپر ظاہر ہوا تھا (۹-۵) اور ہیکل میں بھی ملا تھا (۲۲-۱۷ و ۱۸) اور قرنتُس میں بھی وہی ظاہر ہوا تھا (۱۸-۹) اور وہی کوہ حوریب میں الیاس کو نظر آیا تھا (۱ سلاطین ۱۹-۱۱ و ۱۲) اُسی رات ظاہر ہوا تاکہ اُسکے سپاہی کی دلیری ٹوٹ نہ جاوے (خاطر جمع رکھہ) یہہ وہی لفظ ہی جو خداوند کا محاورہ دنیا میں بھی تھا (متی ۹-۲) مسیح خداوند آج اور کل اور ابد تک یکساں مہربان ہی (ای پولوس) یہہ لفظ بعض نسخوں میں نہیں ہی (گواہی دی) یعنے پوری گواہی دی وہی لفظ ہی جو (۲۰-۲۱ و ۲۴) میں ہی (یروشلم میں گواہی دی) یعنے اس شہر میں تو نے اپنی وفاداری سے کام کیا مگر تو یہاں مرنے کا نہیں تیرا ارادہ روم کے دیکھنے کا تھا۔ تو تو وہاں بھی جاویگا (۱۹-۲۱) وہاں بھی گواہی دینا ہوگا (ف) دیکھو پولوس کا کام یروشلم میں بیفایدہ نہ تھا

اور اُسنے وہاں جو بزرگوں کے کہنے سے اُن چار شخصوں کے لئے نذر کا بندوبست کیا تھا وہ سب کام بھی درست تھا کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ تو نے یروشلم میں پوری گواہی دی سب کچھہ درست کیا میں اس سے خوش ہوں اور تیری پشت پر ہوں خاطر جمع رکھہ پس اب اُسکا دل مضبوط ہوگیا اور امید قوی ہوئی اور بڑی دلیری آگئی (ف) اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایسے ایسے نازک وقتوں میں غیب سے مدد اور تسلی آتی ہی اور بعض وقت خداوند کچھہ اشارہ کر کے تسلی بخشتا ہی اور کبھی کبھی ایسے خواب بھی آتے ہیں جو ٹل نہیں سکتے

۱۲ (۱۲) اور جب دن ہوا بعضے یہودیوں نے ایکا کر کے لعنت کی قسم کھائی اور کہا کہ جبتک ہم پولوس کو قتل نہ کرینگے نہ کچھہ کھائینگے نہ پئینگے

شاید اسی لئے خداوند نے گذشتہ رات میں اُسپر جلوہ کیا وہ عالم الغیب خدا ہی اُسنے جانا کہ یہہ قسم جو یہودی صبح

کھائینگے پولوس سنیگا اور بہت گھبرا جائیگا پہلے سے تسلی کر دینا چاہئے دیکھو خداوند کی مہربانی اور اُسکا پیار جو اپنے بندوں کے ساتھہ ہی (لعنت کی قسم) یعنے اپنے اوپر بددعا کی اور لعنت کی یعنے اگر اُسے نہ ماریں تو لعنت ہی اُنپر (ف) ایسا دستور دیرنے سے دنیا میں پایا جاتا ہی ساؤل نے بھی لعنت کی قسم کھائی تھی (۱ سموئیل ۱۴-۲۴) اور خود داؤد نے بھی ایسی قسم کھائی تھی (۲ سموئیل ۳-۳۵) یہہ پُرانا دستور اچھا نہیں ہی اور اس سے بچنا چاہئے مسلمانوں اور ہندؤں میں اور اکثر تندمزاج لوگوں میں یہہ دستور دیکھا جاتا ہی عیسائیوں کو اس سے بچنا چاہئے کبھی لعنت کی قسم نہ کھانا چاہئے یہہ حکم کے برخلاف ہی اور وہ جو پولوس نے دو جگہ لعنت کی ہی اُسکا مضمون اور ہی اور وہ ہم بھی کر سکتے ہیں (گلاتی ۱-۸ و ۹ و ۱ قرنتی ۱۶-۲۲) کہ اگر کوئی اور انجیل اِس انجیل کے سوا سناوے اُسپر لعنت ہی اور حقیقت میں ایسا شخص خدا سے ملعون ہی (ف) دیکھو پطرس کی غلطی جب اُس نے مسیح کا اِنکار کیا تو اُسے یہودیوں کے دستور کے موافق اُس نے اپنے اوپر لعنت کی (مرقس ۱۴-۷۱) پولوس کے قتل پر قسم کھاتے ہیں جیسے داؤد کے اوپر قسم کھاتے تھے (۱۰۲ زبور ۸) لکھا ہی کہ بعضے یہودیوں نے قسم کھائی حال آنکہ ساری قوم کا منشا اُس کے قتل کا ہو گیا تھا مگر بعض منتخب ہوئے تھے جنہوں نے اُسپر ہاتھہ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا سب کی موافقت سے اور خاصکر اہل اختیار لوگوں کی مرضی سے یہہ مفسد اُٹھتے تھے (ف) کھانے پینے پر قسم کھائی تھی جب قتل نہ کر سکے تو ضرور کھایا پیا ہوگا کیونکہ قسم تو پوری نہ ہوئی مگر سردار کاہن ایسی قسم سے آزاد کر سکتا تھا جیسے اِسوقت پاپا صاحب بھی آزاد کر سکتے ہیں اور مسلمان لوگ قسم کا فدیہ دیکر آزاد ہوتے ہیں مگر یہہ سب لغویات ہی آدمی سوچ سمجھہ کر کام کرے قسم سے کیا فایدہ ہی (ف) ذرا خیال کرنا چاہئے کہ جب کڑوے دانوں کے بار باندھے جائینگے تو کتنا بڑا انبار ہوگا (متی ۱۳-۴۰ سے ۴۲) دنیا کا حال دیکھتے ہو کہ چار طرف لوگوں کا کیا حال ہی

(۱۳) اور وے جنہوں نے آپس میں یہہ قسم کھائی چالیس سے زیادہ تھے ۱۳

کچھہ دو چار آدمی بھی نہ تھے اکیلے آدمی کے قتل پر چالیس آدمی آمادہ ہیں پر جب اُس کے ساتھہ خدا ہی تو سارے دنیا کے آدمی بھی اُسے ہلاک نہیں کر سکتے اسلئے بھائیو خدا سے لپٹے رہو

(۱۴) سو اُنہوں نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس جاکے کہا ہم نے لعنت کی قسم کھائی ۱۴
کہ جب تک پولوس کو قتل نہ کریں کچھہ نہ چکھینگے

(سردار کاہنوں اور بزرگوں) کے پاس جاکے اس بدمنصوبے کی خبر دی اور وے متفق ہوئے نہ منع کیا نہ مجرموں کو پکڑوایا بلکہ راضی ہوئے خونریزی کرنا یہودیوں میں ایک عام گناہ تھا اُسکی کچھہ پرواہ نکرتے تھے گویا دینی قانون ہوگیا تھا جسکی تاثیر اب تک اہل اسلام میں ملتی ہے بات بات میں قتل کا ذکر کرتے ہیں اور صاف بولتے ہیں کہ اگر ہمارا زور ہوتا تو ہم کفار کو قتل کرتے یہہ کسکی روح ہے (ف) ایک بشپ صاحب کہتے ہیں کہ یہہ خدا کے رحم کے سبب سے ہوا کہ رومی حکومت کے ماتحت آکے یہودیوں نے خونریزی سے خلاصی پائی ورنہ یہہ وبا اُن میں بہت تھی (ف) دیکھو کیا وہاں سچی دینداری تھی جہاں سردار کاہن اور بزرگ بھی صدوقیوں کے ساتھہ خونریزی میں متفق تھے ایسے ایسے مذہب اب بھی دنیا میں ہیں جہاں خونریزی کچھہ بات نہیں ہے اور ایسے لوگ اس بدفعلی کے لئے حیلے کیا کیا نکالتے ہیں یہہ کہ وہ مرتد ہے اُسے مارنا چاہئے اچھا صاحب وہ مرتد ہے تو کیا تم اپنے دین کو تلوار کے زور سے تھامنا چاہتے ہو یہہ حماقت ہے آزادگی نہیں ہے پس بھائیو ایسی باتوں سے بچنا چاہئے (ف) معلوم نہیں کہ پیچھے جب پولوس ہاتھہ نہ آیا تو اُنکا کیا حال ہوا ظاہر ایسا ہے کہ ربیوں نے فدیہ لیکر قسم سے آزاد کیا ہوگا مگر خدا کے انصاف میں تو ضرور خونی ہو چکے اب فدیہ دیکے قسم سے نکلیں مگر خون کے جرم سے تو خلاصی نہیں ہوسکتی جب تک مسیح کے پاس پناہ نہ لیں

۱۵ (۱۵) پس اب تم بڑی عدالت سے ملکی فوج کے سردار کو خبر دو کہ کل اُسے تمہارے پاس لاوے گویا تم اُسکی حقیقت زیادہ دریافت کیا چاہتے ہو پر ہم طیار ہیں کہ اُسکے پہونچنے سے پہلے اُسے ہلاک کریں

دیکھو عوام شریر اپنے بزرگوں کو جھوٹھہ بولنا بتلاتے ہیں اور بزرگ مانتے ہیں دیکھو یہودیوں کا کیا حال تھا اسی سبب سے وہ عیسائی نہیں ہوئے کہ شرارت کے پتلے تھے (ف) دیکھو یہہ لوگ کیسی تکلیف اُٹھاتے ہیں کہ خدا کے دین کو روکدیں مگر نہیں رکتا خدا اس دین کے ساتھہ ہے (ف) جب شریر روکنے میں اتنی کوشش کرتے ہیں تو عیسائی لوگ پھیلانے میں اتنی کوشش کیوں نہیں کرتے اگر کریں تو زیادہ پھیلیگا کیونکہ خدا پھیلانا چاہتا ہے (ف) یوسیفس مورخ ان لوگوں کی شرارت کا حال لوقا کی نسبت بہت زیادہ لکھتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ لوقا کچھہ مبالغہ نہیں کرتا ہے بلکہ کم بولتا ہے (ف) افسوس کی بات ہے سردار کاہن کے ماتھے پر یہہ لکھا رہتا تھا (خداوند کو پاکیزگی) ایسا شخص بھی متفق شرارت کا ہوگیا (ف) دین کے خادموں کا امتحان بھی شیطان سے ایسا ہو جاتا ہے اور وہ بھی بڑے بڑے گناہ کر ڈالتے ہیں مگر اُن کے ایسے گناہوں کا سبب یہہ ہوتا ہے کہ دینداری کے پیرایہ میں یہہ گناہ ہوتے ہیں پس بھائیو ایسے گناہوں پر بہت فکر چاہئے جو دینداری کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسی غیرت ودینداری کی کاہن کی امت میں پائی جاتی ہے کہ شریعت کے پردہ میں خونریزی کے ہتھیار چھپائے جاتے ہیں اور موقع پاکے

اپنے بھائی کا خون کر ڈالتے ہیں مگر خدا کے لوگ صلح کار ہیں نہ مفسد جس دینداری سے خونریزی ہوتی ہے وہ دینداری باطل ہے ہاں بادشاہوں کی خونریزی جو ملک گیری اور حفاظت ملکی کے لئے ہوتی ہے اُسپر اعتراض نہیں ہے مگر دینداری کے لئے خونریزی باطل ہے اور گناہ ہے پس وہ خونریزی جو موسیٰ اور یشوعہ اور داؤد وغیرہ سے ہوئی وہ اس قسم کی نہ تھی

۱۶ **(۱۶) اور پولوس کا بھانجا اُنکی گھات کی سُن کے چلا اور قلعہ میں جا کے پولوس کو خبر دی**

(بھانجا) بہن کا بیٹا ماموں کے پاس گیا شاید یروشلم میں رہتا تھا شاید وہ بھی یروشلم میں طالب علمی کو آیا تھا جیسے پولس نے یروشلم میں پڑھا یا کسی اور سبب سے وہاں ہوگا (گھات کی سُنکے) اگرچہ اُنہوں نے پوشیدہ گھات لگایا تھا تو بھی چالیس آدمیوں کے درمیان بلکہ پچاس ساٹھ آدمیوں تک یہہ راز ظاہر تھا اور کیا تعجب ہے کہ اُنسے بھی زیادہ لوگ اس بھید سے واقف ہونگے کہیں سے اس جوان نے بھی سن لیا اور یقین کیا کہ یونہیں ہے (ف) پوشیدہ باتیں اکثر ظاہر ہو جاتی ہیں جب اُن میں بہت لوگ شریک ہوتے ہیں (ف) بھانجے کے خون نے جوش مارا آخر جسمانی رشتہ کچھ نہ کچھ مفید تو ہوتا ہے محض حقیر چیز نہیں ہے (ف) پولوس کے کسی رشتہ جسمانی کا ذکر کلام میں نہیں ہے صرف اسی جوان کا ذکر ہے اور کسی نیکی کے ساتھ ذکر ہے (ف) خدا طرح طرح سے اپنے کام کرتا ہے اُسکے پاس بہت فرشتے ہیں کبھی زلزلوں سے کام لیتا ہے کبھی ایک لڑکے سے کام لیتا ہے

۱۷ **(۱۷) تب پولوس نے صوبہ داروں میں سے ایک کو بُلا کے کہا اس جوان کو سردار کے پاس لیجا کہ وہ اُس سے کچھ کہا چاہتا ہے**

(پاس لیجا) دیکھو خدا نے پولس سے سلامتی کا وعدہ کیا تھا تو بھی اُسنے سلامتی کے وسیلہ کو بیکار نہ جانا نہ کہا کہ کچھ پرواہ نہیں ہے میں ہرگز اُن کے ہاتھ سے نہ مرونگا دل میں تو اُسکا یقین رکھا مگر عالم اسباب میں سبب اور تدبیر حفاظت کو بھی کام میں لایا کہ اُسکو سردار کے پاس بھیجا اسیطرح اب ہمکو بھی کرنا چاہئے خدا کے وعدوں پر بھروسہ کرکے سارے اسباب اور وسیلے کام میں لانے چاہئیں

۱۸ **(۱۸) پس وہ اُسے سردار پاس لیگیا اور کہا پولوس قیدی نے مجھے بُلا کے درخواست کی کہ اس جوان کو تیرے پاس لاؤں کہ تجھ سے کچھ کہا چاہتا ہے**

(کچھ کہا چاہتا ہی) یہانسے ظاہر ہی کہ اس صوبہ دار کو بھی نہیں بتلایا کہ کیسی خبر ہی اور نہایت مناسب کیا راز کی بات کو افشا کرنا بھی بعض وقت موجب نقصان ہوتا ہی

۱۹ (۱۹) تب سردار نے اُسکا ہاتھہ پکڑ کے اور اُسے الگ لیجا کے پوچھا کہ وہ کیا ہی جو مجھہ سے کہا چاہتا ہی

(ہاتھہ پکڑ کے) اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ جوان لڑکا تھا اِسلئے سردار نے الفت سے اُسکا ہاتھہ پکڑ کے پوچھا تاکہ بیخوف سب کچھہ سنا وے یہانسے اس افسر کی مہربانی اور شفقت ظاہر ہی نیک حاکم رعیت کو والدین کی طرح پیار کیا کرتے ہیں مگر مغرور حاکم تند چہرہ بنا کر سخت آواز سے حاکمانہ بولتے ہیں

۲۰ (۲۰ و ۲۱) اُسنے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہی کہ تجھہ سے درخوست کریں کہ کل پولوس کو عدالت میں لاوے
۲۱ گویا کہ وے اُس کے حال کی اور بھی تحقیقات کیا چاہتے ہیں (۲۱) پس تو اُنکی نہ مانیو کیونکہ اُن میں چالیس شخص سے زیادہ اُسکی گھات میں لگے ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہی کہ جب تک اُسے ہلاک نہ کریں نہ کھائینگے نہ پئینگے اور اب طیار اور تیرے وعدہ کے منتظر ہیں

دیکھو افسر سے بھی دغا کرتے ہیں کہ اُسے بھی فریب دیویں اور دھوکھا دیکے اُسکے ہاتھہ سے چھین لیں (ف) یہہ بے ایمان لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے حکام کے ساتھہ بھی فریب کیا کرتے ہیں اُن کی اطاعت صرف ظاہری اطاعت تلوار کے خوف سے ہوتی ہی پر وے جو خدا سے ڈرتے ہیں اُنکے سارے کام راستبازی اور دیانت کے ساتھہ ہوتے ہیں بے ایمان رعیت سے حکام کو بھی بے پرواہ نہ ہونا چاہئے (ف) اب کہ پولوس کے چھٹکارے کا وقت نزدیک آیا تو دیکھو کیسا بڑا خطرہ بھی سامہنے آگیا صبح قریب آتی ہی تو زیادہ اندھیرا ہوتا ہی جب مصیبتیں بڑھہ جاتی ہیں تو خلاصی نزدیک ہوتی ہی اب کہ خوف بڑھگیا خلاصی کا وقت نزدیک تھا آدمی ایسی باتوں سے کم واقف ہوتے ہیں چاہئے کہ بڑے خطرہ میں زیادہ صبر کریں اور بڑی امید میں رہیں

۲۲ (۲۲) تب سردار نے جوان کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کسی کو مت کہہ کہ تو نے مجھہ پر یہہ ظاہر کیا

تاکہ کوئی اور منصوبہ نہ باندھیں اور اپنے اُسی منصوبہ میں غلطاں رہیں یہاں دوسرا کام ہو جاوے

(۲۳) اور دو صوبہ داروں کو پاس بُلا کے کہا دو سَو سپاہی اور ستّر سوار اور دو سو بھالہ بردار رات کی ۲۳
تیسری گھڑی طیار رکھو کہ قیصریا کو جاویں

(کل آدمی ۴۷۰ ہوئے) سردار کو خوف تھا کہ شاید لوگ راہ میں حملہ کرینگے اِسلئے اچھی حفاظت میں بھیجنا چاہئے (رات کی تیسری گھڑی) یعنے ۹ بجے رات کو جاویں دیکھو آیت (۱۱) کا وعدہ کیسے جلدی پورا ہوا اور جسقدر دشمنی اُنہوں نے زیادہ کی اور جسقدر قسم خوردہ زیادہ جمع ہوئے اُس سے بہت زیادہ قادرِمطلق کی طرفسے حفاظت اپنے بندہ کے لئے ہوئی (ف۱) دیکھو مسیح خداوند مخالفوں میں بھی حکمراں ہے بت پرست بھی اُسکی مرضی بجالاتے ہیں مگر نہ اُس کی مرضی جانکے مگر اپنی تدبیر سمجھ کے نہ ایمان سے مگر اپنے ملکی قانون کی پابندی سے پس جہان کا انتظام خدا نے بڑی حکمت سے کیا ہے (ف۲) رومی قانون کے وسیلہ سے ایک دفعہ پولوس فلپی شہر میں بچایا گیا (۱۶-۳۷ سے ۳۹) اور قرنتس میں بھی بچایا گیا (۱۸-۱۲ سے ۱۶) پھر ہیکل کے دالان میں بچایا گیا (۲۱-۳۱ سے ۳۵) کوڑے کھانے سے بھی بچایا گیا (۲۲-۱۵ سے ۲۹) پھاڑے جانے سے بھی بچایا گیا (۲۳-۱۰) اب (۴۷۰) آدمی لُسے راتے رات لیکر دوڑتے ہیں تاکہ اُن کے بدمنصوبہ سے بھی بچایا جاوے پس قانون ملکی بھی بھلے لوگونکی حفاظت کے لئے ہے پر شریروں کو اُسی قانون سے سزا ملتی ہے اور یہہ حق ہے وہ لوگ جو قانون سے ناراض ہوا کرتے ہیں اب قانون کے فایدے پر نظر کریں (ف۳) اسوقت پولوس ایک بڑا بزرگ عزت دار تھا جو سوار ہو کے آرام سے بڑے باڈی گارڈ کے ساتھ جاتا ہے اکیلے کو پیادہ پا بھاگنا نہیں پڑا یہہ الٰہی مدد ہے (ف۴) اسوقت ذرا غور کرنا اُسبات پر جو لکھی ہے (۲ سلاطین ۶-۱۷) میں کہ الیشع کے گرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑوں اور گاڑیوں سے بھرا ہوا ہے

(۲۴) اور جانور بھی حاضر کرو کہ پولوس کو سوار کرکے فیلکس حاکم کے پاس صحیح سلامت پہونچاویں ۲۴

(جانور بھی) یعنے کئی ایک گھوڑے ہوں تاکہ اگر ایک تھک جاوے تو اُسے دوسرے پر سوار کریں اور اُسکا اسباب بھی ساتھ جاسکے (فیلکس حاکم) دیکھو (۲۴-۲۵) یہہ فیلکس حاکم ۵۳ء میں قلادیوس قیصر نے مقرر کیا تھا پہلے وہ غلام تھا اور فالس کا سگا بھائی تھا جو قلادیوس قیصر کا ایک دوست تھا مگر قیصر نیرو نے ۶۰ یا ۶۱ء میں خارج کیا اور سزا سے اُسے فالس نے بچالیا تھا

طاسطس مورخ لکھتا ہے کہ یہہ حاکم فیلکس بڑا بزدلا اور شریر آدمی تھا مگر غلامی کی روح اُس میں تھی پس اس یروشلم

کے حاکم نے پولوس کو اِسلئے وہاں بھیجا کہ وہ بڑا حاکم تھا اُس کے پاس مقدمات اور مجرم بھیجے جاتے تھے اور اس حاکم نے پولوس کو اسلئے نہیں چھوڑ دیا کہ مبادا مجھہ پر یہودی نالش کریں کہ اسنے ہمارا مدعی بھگایا ہی

(۲۵ و ۲۶) اور اس مضمون کا خط لکھا (۲۶) کہ قلادیوس لسیاس کا فیلکس حاکم بہادر کو سلام ۲۵ ۲۶

ایک خط بھی ساتھ بھیجا جس کا خلاصہ مطلب یہہ ہی

(۲۷) اس مرد کو یہودیوں نے پکڑ کے چاہا کہ ہلاک کریں پر میں یہہ معلوم کر کے کہ رومی ہی فوج سمیت ۲۷
چڑھ گیا اور اُسے چھڑا لایا

اگرچہ اس رپورٹ میں پولوس کے لئے کچھہ برا نہیں لکھا مگر ذرا اُس کی چالاکی پر غور کرنا چاہئے کہ کچھہ کا کچھہ لکھتا ہی اور جھوٹھہ بھی بولتا ہی بھلا اسے کب معلوم تھا کہ وہ رومی ہی اور اِسلئے کب اُسے چھڑا نے گیا تھا اسے تو اُسوقت معلوم ہوا کہ رومی ہی جب کوڑے مارنے چاہتا تھا ان باتوں کا ذکر کچھہ نہیں کرتا ہمیشہ یہہ مفصلات کے افسر لوگ اپنی رپوٹ میں کچھہ نہ کچھہ نمک مرچ لگا یا کرتے ہیں تا کہ نیکنامی اور کچھہ شکل مقدمہ کی بنا دیں یہہ عادت قدیمی حکام کی چلی آتی ہی عیسائی افسروں کو ایسی باتوں سے بہت بچنا چاہئے

(۲۸) اور جب چاہا کہ دریافت کروں کہ اُنہوں نے کس سبب سے اُسپر نالش کی تو اُسے اُن کی ۲۸
عدالت میں لے گیا

(اُن کی عدالت میں لیگیا) اسلئے کہ دینی جھگڑا تھا کوئی ملکی مقدمہ نہ تھا جسمیں میں خود رومی قانون سے تحقیقات کرتا

(۲۹) اور دریافت کیا کہ وے اپنی شریعت کے مسئلوں کی بابت اُسپر نالش کرتے ہیں پر اُسکا کوئی ۲۹
قصور نہیں جو قتل یا قید کے لایق ہو

(اُسکا کچھہ قصور نہیں) یہہ حاکم کی گواہی ہی کہ پولوس بے قصور ہی کسی سزا کے لایق نہیں ہی دیکھو فستس نے بھی اُسے بے قصور پایا تھا (۲۵-۲۵) پھر اگرپا نے بھی بے قصور پایا تھا (۲۶-۳۱ و ۳۲) اسی طرح مسیح خداوند کو پیلاطوس نے بیقصور کہا تھا

۳۰ (۳۰) اور جب مجھے اطلاع ہوئی کہ یہودی اس مرد کی گھات میں لگے ہیں میں نے اُسے جلد تیرے پاس بھیجدیا اور اُسکے مدعیوں کو بھی حکم دیا کہ تیرے پاس اُسپر دعوی کریں والسلام

(تیرے پاس اُسپر دعوی کریں) یہاں اسبات کی گنجائش کرگیا کہ فیلکس اُسے بغیر اُسکے مدعیوں کے سُنے چھوڑ نہیں سکتا

۳۱ (۳۱) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق پولوس کو لیکے راتوں رات انتپاترس میں پہونچایا

(انتپاترس) یہہ شہر یروشلم کے پچھم میں (۳۵) میل ہی اور یہاں سے قیصریا (۲۶) میل رہتا ہی یہہ نام انتپاترس اس شہر کو ہیرودیس کلاں نے اپنے باپ انتیپٹر کی عزت کے لئے دیا تھا (ف) کیا اب پولوس کا دل نہ کہتا ہوگا کہ خداوند کا فرشتہ اُنکے چارطرف احاطہ کرتا ہی جو اُس سے ڈرتے ہیں جب ہمیں ایسی مدد خدا سے ملتی ہی تب ہم خدا کی ستایش دل سے کرتے ہیں (ف) اب یروشلم سے دور چلا گیا پھر جیتے جی وہاں نہیں آیا حجت تمام کرگیا اور اگرچہ مسیح خداوند نے اِس شہر کو بُری طرح سے چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی اپنے رسول کو بھیجکر چاہا کہ توبہ کریں جب اُنہوں نے بالکل رد کیا تو خدا نے اُنہیں مطلق چھوڑ دیا کہ وہ ہلاک ہوں اور اُنکا شہر قیامت تک غیر قوموں سے پامال کیا جاوے اُسوقت سے لیکے اب تک وہاں غیر قوم حکومت کرتے ہیں پہلے بت پرستوں سے پامال ہوا اور اب اُنسے زیادہ تاریکی یعنے اہل اسلام سے پامال ہی جنکے قانون سخت ظلم کے ہیں اور یہہ لوگ بطور سزا کے اُنپر حکمران ہیں اور قیامت تک رہینگے آخری وقت پر وہ شہر خلصی اُنسے پاویگا اور پھر وہاں خدا کی برکت آویگی یہہ ساری لعنت دور ہوگی کیونکہ خدا کا ایسا وعدہ ہی

۳۲ (۳۲) اور دوسرے دن سواروں کو اُس کے ساتھہ روانہ کرکے آپ قلعہ کو پھرے

(دوسو سپاہی تھے جو پیادہ تھے) وہ واپس آئے کیونکہ خطرہ کی حد سے نکل گئے تھے اب سوار اُسے لیکر آگے جاتے ہیں سپاہی قلعہ کو واپس آتے ہیں یہودی یروشلم میں جلتے ہیں

۳۳ (۳۳) اُنہوں نے قیصریا میں پہونچ کے حاکم کو خط دیا اور پولوس کو بھی اُس کے آگے حاضر کیا

اب پولوس حاکموں اور امیروں کے سامھنے انجیل سنانے کو گیا اب موقع آیا کہ بادشاہوں کے سامھنے بھی انجیل سناوے (ف) خوب معلوم ہی کہ لوقا کی انجیل اُسوقت لکھی گئی تھی کہ جب پولوس قیصریا میں قید تھا اور یہہ اعمال کی کتاب اُسوقت قلمبند

ہوئی ہی کہ جب وہ روم میں قید تھا اور دونوں وقت لوقا اُسکے ساتھ تھا دیکھو خدا کے لوگ ہر وقت کام کرتے ہیں جب زبان سے منادی کرنے کا موقع نہ ملا تو کتابیں لکھنے لگے

(۳۴ و ۳۵) اور حاکم نے خط پڑھکے پوچھا کہ وہ کس صوبہ کا ہی اور معلوم کرکے کہ وہ کلکیہ کا ہی (۳۵) کہا ۳۴
جب تیرے مدعی حاضر ہونگے میں تیری سنونگا اور حکم دیا کہ اُسے ہیرودیس کی بارگاہ میں قید رکھیں ۳۵

(تیری سنونگا) اصل زبان میں ہی کہ تیری اچھی طرح سنونگا (ہیرودیس کی بارگاہ) اُسی قیصریا کے قلعہ میں ایک مکان تھا مسیح نے رومی محل میں یروشلم کے درمیان گواہی دی تھی اب پولوس قیصریا کے محل میں گواہی دیتا ہی اور اُس کے بعد روم کے محل میں گواہی دیگا (فلپی ۱-۱۳) (ف) خدا نے اب پولوس کو فرصت بخشی کہ طیاری کرے اور تقویت پاوے روم میں گواہی دینے کے لئے اور اس لئے بھی فرصت عنایت کی کہ کلیسیاؤں کو بعض خط بھی لکھے اور یوں قیامت تک غیر قوموں میں منادی کرنیوالا ہے (ف۲) خدا تعالیٰ ہمیں ہماری محنتوں اور دُکھوں میں کچھ کچھ آرام بھی دیتا ہی تاکہ سوچیں اور دعا کریں اور بڑے کاموں کے لئے طیار ہو جائیں ہم اپنے خداوند خدا کا شکر ادا کرتے ہیں

چوبیسواں باب

(۱) اور پانچ دن بعد حنانیا سردار کاہن بزرگوں اور ترطلس نام ایک وکیل کے ساتھ وہاں آیا اور حاکم کے آگے پولوس پر نالش کی

(پانچ روز بعد) یعنے یروشلم سے نکلنے کے پانچ روز بعد (حنانیا آیا) جلا ہوا تھا کیونکہ پولوس کے مُنہہ سے کچھ سُنا تھا (۲۳-۳) اب سانیڈرم سے مختار منتخب ہوکے آیا اور ہمراہ اپنے کچھ بزرگ بھی لایا (ترطلس نام ایک وکیل) بھی ساتھ لایا تاکہ عدالت میں خوب مقدمہ لڑے یہہ ترطلس ایک مشہور پلیڈر تھا جسنے روم کے ہائی کورٹ میں رہکر اِس فن وکالت میں بڑی مہارت حاصل کی تھی تاکہ صوبجات میں بڑا وکیل ہوکے کام کرے (ترطلس) مخفف ہی ترطیوس کا جو رومی لفظ ہی اِس سے ظاہر ہی کہ وہ رومی آدمی تھا اِس بڑی فیس لیکر آیا ہوگا جیسے انگریز وکیل نسبت دیسی وکیلوں کے زیادہ فیس لیکر مقدمہ میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور لوگوں کو خیال ہی کہ اب ہم نے انگریز کو وکیل کیا ہی اب ضرور مقدمہ جیتینگے خواہ سچ ہو خواہ جھوٹھہ (ف) دیکھو وکیل لوگ

جو خدا سے نہیں ڈرتے فیس کے لئے سب کچھہ کرتے ہیں خدا کے رسول پر چڑھکر آئے ہیں تاکہ اُسے پھنساویں امیروں کی طرفداری کرتے ہیں خدا کے غریب بندوں پر کمر باندھتے ہیں پر دیکھو اب کیا ہوتا ہی خدا سے فتح پانا مشکل ہی (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے نوشتوں میں کسی وکیل کا ذکر نہیں مگر اسی ایک ترطلس وکیل کا ذکر ہی اور بڑے عزت دار وکیل کا ذکر ہی

۲ (۲) جب وہ بُلایا گیا ترطلس فریاد کرنے اور کہنے لگا

(بلایا گیا) یعنے روبکاری کے لئے پولوس حاضر کیا گیا (ترطلس فریاد کرنے لگا) فریاد سے اپنا مطلب شروع کرتا ہی کہ حاکم کو ملایم اور اپنی طرف متوجہ کرے یہہ آدمی ڈھیلا نہ تھا اپنی ہوشیاری سے کام کرتا ہی (ف) البتہ پہلے اسنے ملک کو رہزنوں سے صاف کیا تھا مگر نہایت بے انصافی کے ساتھہ کیونکہ ظالم آدمی تھا (ف) اسوقت کے دو برس بعد اُسکے اوپر قیصر کے سامھنے نالش ہوئی تھی اور قیصر نے اُسے روم میں بلایا تھا اور سب آدمیوں کو اُس سے نفرت تھی تو بھی وہ اپنے مطلب کے لئے اسوقت حاکم کے سامھنے مظلومانہ فریاد کرتا ہی چالاکی اور فصاحت سے (ف) خدا کے لوگ سادگی سے بغیر فصاحت اور آورد کے بولتے ہیں اُنکا دھیان نہ بناوٹ پر مگر دل کی سچائی اور صفائی پر رہتا ہی کیونکہ وے سچائی کے گواہ ہیں

۳ (۳) ای فیلکس بہادر یہہ کہ تیرے وسیلہ ہمیں بڑا چین اور تیری پیش بینی سے اِس قوم کو اچھے بندوبست ہیں ہم ہر وقت اور ہر جگہ کمال شکرگذاری سے اقرار کرتے ہیں

دیکھو یہہ خوشامد کی باتیں ہیں کہ اپنا مطلب نکالیں۔ یوسیفس اور طاسطس ہر دو کہتے ہیں کہ فیلکس کا کچھہ اچھا انتظام تھا وہ بالکل بدمعاش آدمی تھا اُسنے دروسلا عورت کو بہکایا تھا کہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر اُسکے ساتھہ رہے اور وہ خونریز آدمی بھی تھا اُسنے یونتن سردار کاہن کو قتل کیا تھا اور اُسوقت یہودیوں نے اُسکی نسبت شہنشاہ قیصر کے سامھنے نالش کی تھی لیکن اُسکے بھائی پالاس نے اُسے بچا لیا تھا مگر یہاں ترطلس اُس کی خوشامد کے سبب اُسکی تعریف کرتا ہی یہہ وکیل بڑا فصیح تو تھا مگر بدکام میں فصاحت ایسی ہی جیسے زہر سنہلی تھالی میں (ف) جب فساد اور خونریزی سے کچھہ نہ ہوا تو اب خوشامد اور فصاحت سے کام لیتے ہیں ایسے لوگ حیلہ باز پر دغا کینہ سے بھرپور اکثر کچہریوں میں بھرے ہوتے ہیں خدا اُن کے ہاتھوں سے بچاوے

۴ (۴ و ۵) پر اسلئے کہ تجھے زیادہ تکلیف ندوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنی مہربانی سے ہماری دو ایک
۵ باتیں سُن (۵) کہ ہم نے اس مرد کو مفسد اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کی بدعت
کا سردار پایا

(مفسد) جس لفظ کا ترجمہ ہی اُسکے حقیقی معنے ہیں وبا (ف) دیکھو وہ جو زندگی اور تندرستی اور من درستی کا باعث تھا اُسے وبا اور موت بتلاتا ہی جب اُنہوں نے گھر کے مالک کو بعلزبول کہا تو اُسکے نوکروں کو کتنا زیادہ نہ کہینگے (متی ۱۰-۲۵) نجات کا پیغام وبا ہی البتہ ایک طرح سے تو وبا ہی کہ شیطنت اور ساری بُرائی کو دور کرنے میں کوشش کرتا ہی پس بُرائی کے حق میں وبا ہی (فتنہ انگیز) ہی کیونکہ گنہگاروں کو خواب غفلت سے جگاتا ہی اُن کے مزہ میں خلل ڈالتا ہی تب فتنہ انگیز ہی (ف) مسیح کی منادی گویا فساد ہی خدا کی ہیکل بنا نا ہیکل کو ناپاک کرنا ہی یہہ بھی سچ ہی کیونکہ اندھیرے کو روشنی سے تکلیف ہوتی ہی پس یہہ دعویٰ تو درست ہی اور یہہ کہ (ناصریوں کی بدعت) کا سردار اُسے پایا ہی یہہ بھی سچ ہی کہ وہ رسول اللہ ہی (ف) لفظ ناصری حقارت کا لفظ ہی وہ لوگ عیسائیوں کو اسی حقارت کے لفظ سے یاد کرتے تھے اُنہیں کی اطاعت سے آجتک مسلمان عیسائیوں کو نصرانی اور نصاریٰ کہتے ہیں مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں بادشاہ ہونے میں اتنی خوبی نہیں جتنی نصاریٰ ہونے میں ہی کیونکہ خدا یہاں ہی (ف) جھوٹھی فصاحت مکاری سے ہونٹھوں پر ہوتی ہی نہ دل میں منہہ میں شہد ہوتا ہی دل میں تلخی ہوتی ہی جھوٹھی فصاحت سفید کو کالا اور کالے کو سفید بتلاتی ہی پس بھائیو لوگوں کی تعریف کی کچھہ پرواہ نہ کی چاہئے اور نہ اُن کی شرارت سے گھبرانا کیونکہ خدا کی نظر ہمیشہ دلپر ہی دیکھو دنیا نے سب سے ذلیل اور ناکارہ بدکاروں کو دیوتا جانا ہی اور سب سے اچھے لوگوں کو وبا بتلایا ہی یہہ دنیا کا انصاف ہی

۶ (۶) اُسنے ہیکل کو ناپاک کرنیکا بھی قصد کیا اور ہم نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اُس کی عدالت کریں

یہہ تیسرا دعویٰ بالکل جھوٹھہ ہی کہ وہ ہیکل کو ناپاک کرنا چاہتا تھا اور اُسکا ذکر تو وہ مطلق نہیں کرتا ہی کہ یہودی اُسے قتل کیا چاہتے ہیں اُن کی بدی پر مطلق پردہ ڈالدیا (۲۳-۱۲) اور رسول پر تہمت لگائی کہ ناپاک کیا چاہتا تھا

۷ (۷) پر لسیاس سردار فوج سمیت آکے اُسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیگیا

یہہ بات تو ضرور سچ ہی کہ قلادیوس لسیاس اُسے بلوہ میں سے چھوڑالایا تھا

۸ (۸) اور اُسکے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں سو تو آپ تحقیق کرکے ان سب باتوں کو جنکی
ہم اُسپر نالش کرتے ہیں خود اُسی سے دریافت کرسکتا ہی

یہہ عبارت بعضے نسخوں میں نہیں ہی (خود اُسی سے) وہاں یوں ہی کہ تو آپ تحقیق کرسکتا ہی

۹ (۹) اور یہودیوں نے بھی اُسکے ساتھہ دعوی کیا اور کہا کہ یہہ باتیں یوں ہیں ہیں

گویا اُسکے شیریں وعظ پر سب نے آمین کہی کیونکہ یہہ منصوبے راہ میں سب باندھکر آئے تھے (ف) اہل دنیا جھوٹھہ
پر جلدی متفق ہوجایا کرتے ہیں مگر سچائی کا اقرار کرنا مشکل ہی پھر اگر ہزار ہزار آدمی جھوٹھہ پر متفق ہوجاویں تو بھی جھوٹھہ جھوٹھہ ہی
رہتا ہی اگرچہ تھوڑی دیر خوشیاں کرلیویں

۱۰ (۱۰) پھر پولوس نے جب حاکم سے بولنے کا اشارہ پایا جواب دیا ازبس کہ میں جانتا ہوں کہ تو بہت
برسوں سے اس قوم کا حاکم ہی میں بڑی خاطر جمعی سے اپنا عذر بیان کرتا ہوں

دیکھو پہلے پولوس چپ چاپ سنتا رہا جب تک حاکم نے بولنے کا اشارہ نہ کیا یہہ قدیمی سنجیدگی عیسائیونکی ہی (ف)
اب پولوس جو بولتا ہی نہ تو حکام کو اور نہ کسی غیر کو ملامت کرتا اور نہ خوشامد کرتا ہی بلکہ مناسب طور سے حاکم کے درجہ کی عزت
کرتا ہی کہ تو بہت برسوں سے حاکم اس قوم کا ہی تیرے سامھنے بولنا خاطر جمعی سے ہی پس میں مضطربانہ اور خوف زدہ نہیں
مگر اطمینان دلی سے بولتا ہوں (ف) دیکھو وہ اُسے حاکم پورا نا بتلاتا ہی اور اس لفظ سے اُسے یاد دلاتا ہی کہ انصاف کرنا
تیرا واجب کام ہی (بہت برسوں سے) کیونکہ چھہ سات برس سے وہاں تھا اور جلیل میں بھی زیادہ رہا تھا پس اُسکا مطلب یہہ
ہی کہ تو اپنے فرض واجب کے سبب سے اور یہودیوں کے معاملات میں واقفی کے سبب سے صحیح انصاف کریگا اسلئے میں خاطر
جمعی سے اپنا عذر تیرے سامھنے بیان کرتا ہوں

۱۱ (۱۱) کیونکہ تو دریافت کرسکتا ہی کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں ہوئے کہ میں یروشلم میں عبادت کرنے گیا

(بارہ دن) پہلا دن جس میں پہونچا تھا (۲۱-۱۵ سے ۱۷) دوسرا دن جب یعقوب اُسقف سے ملنے گیا (۲۱-۱۸) تیسرا دن

جب نذر گذرانے گیا (۲۱-۲۶) ۴ و ۵ و ۶ و ۷ دن میں نذر پوری کی اور اسی کے آخری دن میں قید ہوا (۲۱-۲۷) آٹھویں دن سانہیڈرم کے سامہنے گیا (۲۲-۳۰ و ۲۳-۱ سے ۱۰) اُسی رات میں خداوند نے باتیں کیں (۲۳-۱۱) نویں دن اُنہوں نے قتل کا ارادہ کیا اور رات کو یروشلم سے بھیجا گیا (۲۳-۲۲) اور دسویں دن انطپاترس میں آیا (۲۳-۳۱) گیارہویں دن قیصریا میں آیا اور بارہویں دن یہہ مقدمہ پیش ہی (۲۳-۳۲ و ۳۳) اور اب جو مقدمہ پیش ہی یہہ پانچواں دن ہی یروشلم کی روانگی سے (۲۴-۱) کیونکہ یہہ لوگ بلا دفعہ پیچھے ہی پیچھے چلے ہیں پس قیاس نہیں چاہتا کہ اسقدر عرصہ میں وہ ایسا کام کر گذرے کہ فساد عظیم کا باعث ہو جاوے (عبادت کرنے کو گیا تھا) نہ ناپاک کرنے کو

۱۲ (۱۲) اور اُنہوں نے ہیکل میں مجھے کسی سے کے ساتھہ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے نہ پایا نہ عبادت خانوں میں نہ شہر میں

اگر وہ لوگ بحث کا نام فساد رکھیں تو مجھے بحث کرتے بھی کسی نے نہیں پایا اور نہ فساد کرتے عبادت خانوں میں تو بڑی بات ہی مگر شہر میں بھی ایسے کام کرتے نہیں دیکھا پس جب ان باتوں کا ثبوت نہیں ہی تو پھر میں کیونکر مفسد ہوں

۱۳ (۱۳) اور نہ ان باتوں کو جنکی وے مجھہ پر تہمت لگاتے ہیں ثابت کر سکتے ہیں

اگر اُنکے پاس کچھہ ثبوت ہی تو پیش کریں (ف) یہہ پولوس کی تقریر ہمارے لئے نمونہ ہی کہ جب کچہریوں میں کبھی مقدمہ کرنیکا وقت آجاوے تو چاہئے کہ سادہ طور پر سارا احوال صحیح صحیح سناویں نہ خوشامد کریں نہ رشوت دیں نہ گڑ گڑاتے ہوں نہ گھبراویں حاکم کی عزت کریں خدا کے حکم کے موافق اور صفائی سے دعوے کا اظہار کریں اور سبب بتلاویں کہ کسواسطے نالش ہوئی ہی اور اگر اپنی خطا ہو تو صاف کہدیں اور خوشی سے سزا اُٹھالیں یہہ کام اُس ایمان کا ہی جو یسوع مسیح پر ہی

۱۴ (۱۴) لیکن تیرے سامہنے یہہ اقرار کرتا ہوں کہ جس راہ کو وے بدعت کہتے ہیں اُسی میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی بندگی کرتا اور سب کچھہ جو شریعت اور نبیوں میں لکھا ہی یقین جانتا

(یہہ اقرار کرتا ہوں) اسے نہیں چھپا سکتا اور اسمیں فیلکس حاکم کچھہ قصور میرا نہیں پا سکتا کہ جس فرقہ کو یہہ بدعت کہتے ہیں میں اُسی فرقہ کا ہوں اُسی راہ میں چلکر اپنے آبا کے خدا کی بندگی کرتا ہوں اور سب کچھہ جو کتب انبیا و شریعت میں لکھا ہی برحق جانتا ہوں (ف) پولوس ہمیشہ اسبات کا بہت خیال کرتا تھا کہ دین عیسائی کوئی بدعت نہیں ہی جو برگشتگی سے نکلے مگر وہی آبا و اجداد کا

دین ہی جو پیغمبروں کے وسیلے سے خدا نے دیا ہی اور کہ نیا عہد نامہ پہلے عہد نامہ کی تکمیل ہی اور کہ یہوواہ کی عبادت مسیحی دین میں آنے سے ہوتی ہی اور کہ ساری کتب عہد عتیق حق ہیں ماننے اور ایمان لانے کے لایق مگر اُن کی تفسیر جدی ہی جو عیسائی دین بتلاتا ہی اسرائیل کی امید پولوس کا سب سے بڑا خزانہ تھا پس رومی قانون میں سب کو آزادی ہی کہ اپنی مرضی کے موافق عبادت کریں سو میں بھی کرتا ہوں یہہ ملا نے جلتے ہیں کہ ہمارے ساتھہ کیوں نہیں چلتا پر جب میں اُنہیں صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں تو کیونکر اُنکے ساتھہ چلوں پس میں رومی قانون سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہودیوں سے بچاوے (ف) دیکھو پولوس کی تمہید کہ شروع ہی میں انجیل کی منادی بھی کر گیا اور جھگڑے کی کوئی بات نہیں بولا جو کچھ کہا سو درست کہا ہمیں چاہئے کہ پولوس سے بولنا بھی سیکھیں (ف) ابھی اسکا وقت نہ تھا کہ مسیح کی باتیں صاف صاف سناوے مگر تمہید ڈالی ہی آیندہ سُناویگا (ف) یہودی جو ان اشاروں کو سمجھتے تھے کیسے جلتے ہونگے مگر وہ تو سب کچھہ قانون اور عقل سلیم کے موافق بولتا ہی اب کیا کریں اندر ہی اندر دانت پیستے ہونگے یہی حال ان ملانوں کا ہی جب بحث کرنے کو آتے ہیں

۱۵ (۱۵) اور خدا سے یہہ امید رکھتا ہوں جس کے وے بھی منتظر ہیں کہ مردوں کی قیامت ہوگی کیا راستوں یا ناراستوں کی

(وے بھی منتظر ہیں) اُسوقت جو مخالف حاضر تھے اُن میں اکثر فریسی تھے سانیڈرم کے وقت تھوڑی دیر اُسکی طرف مایل رہے تھے پھر برگشتہ ہوئے تھے (۲۳-۶ سے ۹) (مردوں کی قیامت ہوگی) وہ اس لفظ میں مسیح کی حقیقی آمد کی خبر دیتا تھا اور یہہ کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور یہہ کہ انجیل کوئی تعلیم نئی نہیں ہی مگر یہہ تعلیم ایک سنہلا دھاگا ہی جو تمام اگلے نوشتوں میں تنا ہوا ہی اور ہمیشہ کی زندگی تک پہونچتا ہی (ایوب ۱۹-۲۵ سے ۲۷ یشعیا ۲۶-۱۹ دانیال ۱۲-۲ وغیرہ) کوئی بات اس سے زیادہ ہولناک نہیں ہی اُسکے لئے جو بغیر اِس امید کے مرتا ہی پس چاہئے کہ کوئی آدمی آرام نہ کرے جب تک کہ یہہ امید اُسکے دل میں قایم نہ ہو جائے

۱۶ (۱۶) اور میں اسی سبب سے کوشش کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا اور آدمیوں کے آگے میری تمیز مجھے ملامت نکرے

(میں) پرزور ہی میں کوشش کرتا ہوں اُس ہولناک دن کی طرف دیکھہ کے یعنے میرے سب کاموں میں بھاری کام یہہ ہی کہ اُس دن کے لئے طیاری ہووے جسطرح کوئی مصور کسی تصویر کو بار بار درست کرتا ہی تا ٹھیک عین کے موافق ہو جاوے اسی طرح روزمرہ میری بھی کوشش ہی (تمیز ملامت نہ کرے) خدا اور آدمیوں کے آگے (۲۳-۱) اور (۲ قرنتی ۱-۱۲ و [illegible])

مسیح کا دین یہہ ہی کہ الٰہی طاقت نیکی کرنے کو پاویں کہ روشن ضمیر ملامت نہ کرے (ف) جو آدمی ایسی کوشش کرنیوالا ہی وہ
مفسد اور بدعتی نہیں ہو سکتا اور مفسد اور بدعتی کی طاقت یہہ بھی نہیں ہی کہ ایسی باتیں بولے یا اُنکو سمجھہ بھی لیوے یہہ فکر کی
بات ہی

۱۷ (۱۷) اب کئی برس بعد اپنی قوم کو خیرات پہونچانے اور نذر چڑھانے آیا ہوں

(کئی برس) یعنے چار برس ہوئے اس سے پہلی ملاقات کو (۱۸-۲۲) (خیرات دینے آیا) یعنے مقدونیہ و یونان کی
کلیسیاؤں سے چندہ لیکر آیا تھا یروشلم کے غریبوں کے لئے (ف۱) اعمال میں اس چندہ پر یہی اشارہ ہی اور کچھہ بیان
نہیں ہی مگر خطوط میں بہت ذکر اس چندہ کا ہی (رومی ۱۵-۲۵و۲۶ وغیرہ) (ف۲) خیرات مقدسوں کے لئے تھی اور نذر
ہیکل کے لئے تھی اگر ایسے کام کرنیوالا وباہی اور فتنہ انگیز ہی اور ہیکل کا ناپاک کنندہ ہی تو اُسے کیا کہوگے جو بدی میں مشغول
اور اپنے وعدے توڑ ڈالتا ہی جو بپتسما کے وقت خدا سے کیا تھا

۱۸ (۱۸) اسپر آسیا کے بعضے یہودیوں نے مجھے ہیکل میں طہارت کئے ہوئے پایا بغیر ہنگامہ اور فساد کے

یعنے نہ ہیکل کو ناپاک کیا نہ ہجوم کیا نہ فساد اُٹھایا قاعدہ کے موافق طہارت کئے ہوئے ہیکل میں تھا اور آسیا کے
یہودیوں نے ایسا ہی دیکھا

۱۹ (۱۹) سو اُنہیں تیرے سامہنے حاضر ہونا اور اگر اُنکا مجھہ پر کچھہ دعویٰ ہو نالش کرنا واجب تھا

نہ کہ خود گرفتار کرنا اور بلوہ کرکے قتل کرنے کا منصوبہ باندھنا اور خود حاکم بن بیٹھنا پس مفسد وہ ہیں یا میں ہوں یہہ
الزام اُنپر ہی یا مجھہ پر۔ اگر کچھہ دعویٰ تھا تو نالش کرکے ثابت کرتے بلوہ تو اُنہوں نے کیا

۲۰ (۲۰) یا یہی خود کہیں کہ جب میں بڑی عدالت کے سامہنے کھڑا تھا مجھہ میں کیا بدی پائی

(کیا بدی پائی) کہ ناحق مارنے لگے انصاف سے کہیں کیا بدی پائی تھی (ف۱) پولوس اب اُن کی طرف متوجہ ہو کے
کہتا ہی کہ تم نے عدالت میں کیا بدی مجھہ میں پائی تھی کہو پر وہ کیا بولیں اسکی بابت تو کچھہ سوچ کے نہیں آئے تھے یہہ تو ناگہ
سوال کیا گیا (ف۲) دیکھو بھائیو صاف آدمی ایسے سوال کرسکتا ہی کہ جھوٹھے کا مُنہہ بند کرے مگر وہ جو جھوٹھا ہی ایسے سوال

کی جرات نہیں رکھتا ہی کہ کیا بدی تم نے مجھہ میں پائی بتلاؤ - مسیح نے بھی فرمایا تھا کون ہی جو مجھہ میں بدی بتلادے کہ کیا میں نے کیا چاہئے کہ سب عیسائی ایسے ہوں

۲۱ (۲۱) مگر اسی ایک بات کی بابت جو میں اُن میں کھڑے ہوکے پکارا کہ مردوں کی قیامت کے سبب آج مجھہ پر الزام ہوتا ہی

پھر اشارہ کرتا ہی اُن کی طرف جنہوں نے پہلے اُس کی مذکی تھی یہہ بدی اگر مجھہ میں پائی تو کہو کہ یہہ اعتقاد بدی ہی کلام پر اعتقاد رکھتے ہو فرائض بجاآوری میں کوشش دکھلاتے ہو پر کہو کہ یہہ بدی ہی اُن کی تمیز دل کے مُنہہ بند ہوگئے

۲۲ (۲۲) فیلکس نے جو اِس طریق کی باتیں خوب جانتا تھا یہہ سُنکے اُنہیں تاخیر میں ڈالا اور کہا جب لوسیاس فوج کا سردار آوے میں تمہارا مقدمہ فیصل کرونگا

(فیلکس نے) فیلکس کے دلی انصاف نے بھی جان لیا کہ یہہ بے قصور آدمی ہی اور ان باتوں کو سمجھہ بھی گیا کیونکہ ۶ برس سے حاکم تھا اور اکثر عیدوں کے وقت یروشلم میں جاتا تھا اور قیصریا میں ہمیشہ رہتا تھا وہاں فیلبوس ہمیشہ موجود تھا اور کلیسیا بھی تھی (۸-۴۹ و ۲۱-۸ سے ۱۶) پطرس نے خود وہاں شادی کی تھی اور وہاں کرنیلیوس صوبہ دار کو بپتسما دیا تھا (۱۰-۱ سے ۴۸) پس وہ کیونکر اس (طریق) کی بابت خوب نہ جانتا ہوگا یعنے دین عیسائی سے واقف تھا کیسا فرقہ ہی اور کیا وہ لوگ کرتے ہیں (ف) اختیار تھا کہ اسوقت اُسے چھوڑ دیتا اور مناسب بھی تھا اگر کوئی کہے کہ اور زیادہ تحقیق چاہتا تھا کہ لوسیاس سے کرے تو دیری کرنا مناسب تھا مگر کچھہ ذکر لوسیاس کا پھر نہیں ہی اُس سے ظاہر ہی کہ کچھہ اور تحقیقات نہ چاہتا تھا صرف حیلہ کرکے کہتا ہی کہ جب لوسیاس آوے تب فیصلہ کرونگا یہہ بہانہ تھا وہ جانگیا کہ بے قصور ہی مگر چھوڑ دینے سے یہودی شرمندہ ہوکر مجھہ سے ناراض ہونگے اسلئے نہ چھوڑا اور ٹلا دیا یہہ انصاف اور تمیز کے برخلاف کیا اسکا انصاف خدا کریگا کہ جھوٹھا عذر قایم کرکے رسول اللہ کو قید میں رکھا

(۱۶)

۲۳ (۲۳) اور صوبہ دار کو حکم دیا کہ پولوس کی خبرداری کر اور آرام میں رکھہ اور اُس کے لوگوں میں سے کسی کو اُسکی خدمت کرنے یا اُس پاس آنے سے منع مت کر

خیر قید کی بڑی تکلیف تو ہٹ گئی اور اُسکے لوگ آنے جانے لگے مثلاً لوقا و تمطاؤس اور فیلبوس ڈیکن اور اُسکی جلد

جثیاں اور شاید کرنیلیوس صوبہ دار بھی وہاں ہو اور اور بھی عیسائی ہونگے جو اُس کی خدمت اور تسلی کے لئے آتے جاتے ہونگے اب بھی پولوس رومی حفاظت سے سلامتی میں رہا اور یہودی دسردار کاہن جو نالشی تھے اور ترطلس وکیل کو بڑی فیس دیکر لائے تھے سرنگوں چلے آئے ہونگے

(۲۴) اور چند روز بعد فیلکس نے اپنی جورو درسلا کے ساتھہ جو یہودن تھی آکے پولوس کو بلا بھیجا اور اُس سے مسیح کے دین کی سُنی ۲۴

(درسلا) یہہ عورت حسن میں مشہور تھی اور بدکاری میں بھی مشہور تھی اگرپا اول یعنے اُس ہیرودیس کی تیسری بیٹی تھی جسنے یعقوب رسول کو یروشلم میں تلوار سے مار ڈالا تھا اور آپ کیڑے پڑکے مرگیا تھا (۱۲-۱) یہہ عورت دوسرے اگرپا یعنے اُس اگرپا کی جس کے سامہنے پولوس نے عذر کیا تھا بہن تھی (۲۶ باب تمام) اس کی شادی ہوئی تھی عزیزس امسا کے بادشاہ سے جو توم تھا اور مختون ہونے کو راضی تھا تاکہ یہودن سے شادی کرے سو اُسنے اُس سے شادی کی تھی۔ مگر جب فیلکس حاکم بنا اور اُسنے اُس عورت کو دیکھا تو اُسپر عاشق ہوگیا اور ایک یہودی جادوگر مسمی شمعون کپرسی کے وسیلہ سے اس عورت کو اپنی طرف رغبت دلائی کہ اپنے شوہر کو چھوڑے اور اپنی شریعت سے تجاوز اور فیلکس کے ساتھہ شادی کرلیوے یہہ بیان یوسیفس مورخ کا ہے فیلکس سے اِس نے ایک بیٹا جنا تھا اُسکا نام بھی اگرپا تھا مگر وہ لڑکا اور یہہ عورت اکٹھی جل کے مرگئے تھے سو ئیس کوہ آتش کی جولانی میں جو ۷۹ء میں ہوئی تھی جس میں پمپیا اور ہرکولینیم بھی برباد ہوگئے تھے

(جو یہودن تھی) اس لفظ پر زور ہے یہہ دکھلانے کو کہ یہودن ہوکے غیر قوم بت پرست کے گھر میں تھی اِسلئے شاید فیلکس یہودیوں کو خوش کرنا بھی چاہتا ہوگا کہ جورو یہودن تھی اُسے بھی راضی رکھنا ضروری ہے اور ضرور اُسکی رضامندی یہودیونکی رضامندی ہوگی (مسیح کے دین کی سُنی) بی بی کو ساتھہ لیکر یہہ دیکھکے کہ یہہ نیا فرقہ ہے یہود کے ایمان کی شاخ ہے اپنی بی بی کو خوش کرنے کے لئے ساتھہ لیا اور پولوس کو بُلا کے مسیحی دین کی باتیں سنیں مسیحی دین کی بابت تو وہ پہلے ہی بہت کچھہ جانتا تھا اور اُسکے گمان میں کچھہ بڑی بات بھی نہ تھی مگر چونکہ پولوس ایک نامی گرامی منادا اور رسول عیسائیوں میں اور غیر لوگوں میں بھی مشہور تھا اِسلئے چاہا کہ معہ بی بی کے چلکر اُسکے منہہ سے دین عیسائی کی باتیں سنے (ف) دونوں نے خوب سُن لیا مگر قبول نہ کیا کیونکہ لوگ اُسی کو قبول کرتے ہیں جو پسند ہے عیش و عشرت اور کشادہ راہ کا چلنا پسند ہے مگر انجیل تنگ راہ ہے بتلاتی ہے اِسلئے دل جلدی اپنی مرغوب چیز کو نہیں چھوڑتا نقد مزہ آیندہ کے لئے نہیں چھوڑتا ہے کیونکہ ایمان نہیں ہے تو بھی خدا کی حجت اس یہودن کے حق میں اور فیلکس کے حق میں تمام ہوئی اب اُنہیں خدا کے سامہنے کچھہ عذر نہیں ہے (ف) اب پولوس امیر لا

کے سامھنے منادی کرتا ہی جبکہ اُس کی سلامتی موقوف تھی دنیا کے گمان میں (یوحنا ۱۹-۱۰) توبھی خدا کی ساری مرضی سناتا
ہی آسمان کا تنگ راہ بادشاہ کی خاطر سے چوڑا اور کشادہ نہیں کرتا اور نہ طرفداری اور خوشامد سے پھسلاتا ہی انجیل کی منادی
کرتا ہی توبھی شریعت پر سکوت نہیں کرتا۔ بادشاہ کے گناہوں پر بھی حملہ کرتا ہی اور قہر بادشاہی سے نہیں ڈرتا (ف) بعضے
واعظ چاہتے ہیں کہ سننیوالے کو خوش کریں مگر پولوس کہتا ہی کہ میں خدا کا نوکر ہوں اپنا فایدہ تلاش نہیں کرتا ہوں

۲۵ (۲۵) پر جب وہ راستبازی اور پرہیزگاری اور آیندہ عدالت کی بابت باتیں کر رہا تھا تو فیلکس
نے خوف کھا کے جواب دیا اسوقت جا فرصت پا کے تجھے پھر بلاؤنگا

(راستبازی) میں اشارہ کرتا تھا کہ رشوت لینا اور بے انصافی کرنا بڑا گناہ ہی (پرہیزگاری) میں ملامت تھی اُسکی
زناکاری پر جو اُس عورت سے کرتا تھا (آیندہ عدالت) میں دکھلاتا تھا کہ تو بے انصاف گنہگار حاکم ایکدن بڑے اور حقیقی
عادل حاکم کے سامھنے کھڑا ہوگا اور سب باتوں کا جواب دینا پڑیگا (ف) مگر عام طور پر بولتا تھا نہیں کہتا تھا کہ تو وہی
بدکار حاکم ظالم ہی وہ جانتا تھا کہ اُس کی تمیز خود پہچانیگی کہ میں وہی ہوں۔ پولوس زخم پر پلستر لگاتا تھا اگرچہ اُسکے درد ہوتا
تھا اور شکر کے عوض خفگی دکھلاتا تھا توبھی حکیم حاذق اُسپر مہربان تھا یہہ وقت تھا دروسلا اور فیلکس کے لئے کہ خدا کے
ہاتھ پھیلے تھے اگر نادم ہوکے توبہ کرتے تو دونوں بچ جاتے مگر کچھہ پرواہ نہ کی (خوف کھایا) وعظ کی تاثیر نے دل کو
ہلاڈالا تمیز بھی جاگی توبھی منقاد نہ ہوا دیکھو حاکم خوف کھانے لگا ایک قیدی کے آگے بڑا حاکم کانپتا ہی ایک خیمہ دوز کے
آگے اِسلئے کہ خدا کا کلام سُنتا ہی دیکھو (عبرانی ۴-۱۲ و ۱۳) خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور دودھاری تلوار سے تیز ہی
الخ (زبور ۱۱۹-۱۲۰) (ف) طاسطس کہتا ہی کہ اُس کی بے انصافی کے ساتھہ سنگدلی اور عیش وغلامی کی روح بھی ملی ہوئی
تھی اپنے بھائی پالاس پر اُسکا بہت بھروسہ تھا جو نیرو قیصر کے دربار میں حاضر رہتا تھا وہ جانتا تھا کہ بھائی کی کمک سے سب کچھہ اپنی
مرضی سے کرسکتا ہوں (ف) دیکھو پولوس کی طاقت کہ بادشاہ کو بھی لرزایا یہہ خدا کا جلال ہی جو انجیل کی سچائی پر گواہ ہی اگرچہ
لوگ بادشاہ کیوں نہ ہوں بغیر کانپنے کے انجیل نہیں سُن سکتے (ف) کلام کہ دو دھاری تلوار ہی اُسکی ایک دھار سے فیلکس
کٹ گیا مگر دوسری دھار کا تجربہ اُسنے نہیں کیا جس سے صحت آتی ہی بوسیلہ توبہ اور ایمان کے (ف) عیسائیوں کی قدرت
ایسیں بڑی نظر آتی ہی کہ جب وے قیامت کی عدالت کا ذکر کرتے ہیں اور اُس کے ثبوت کامل دیکر جہان کو لرزاں کر دیتے
اگرچہ سنگدل نہیں مگر بے فکری کا ہنستا ہی عادل خدا کے سامھنے جب کھڑے ہونگے اِس ہنسی کا مزہ چکھینگے (ف) یہہ
موقع نجات کا ان دونوں کے لئے تھا مگر اُنہوں نے کھو دیا جیسے بہت لوگ کھو دیتے ہیں (فرصت پا کے) بلاؤنگا اسوقت

چلاجا پولوس کو نہیں بلکہ خدا کو ہنکا دیا اور پھر کبھی فرصت نہیں پائی جو کوئی خدا کی روشنی آئی ہوئی ہنکا دیتا ہی وہ پھر کبھی اُسکا منہہ نہیں دیکھتا میں راقم اِسبات کا تجربہ کرکے مدت سے دیکھہ رہا ہوں کہ جنہوں نے جان بوجھہ کے خدا کو رد کیا خدا اُنہیں ابد تک رد کرتا ہی (ف) اسوقت کلام اُسکے لئے بمنزلہ آئینہ کے تھا جسمیں وہ اپنے دل کی شکل سے آگاہ ہوگیا تھا مگر تو بھی اُس نے نہ چاہا کہ اپنے دل کی سیاہی کو مسیح کے خون میں دھوکے پاک اور خوبصورت ہو جاوے مگر اُسکا دل اُنہیں اپنے بتوں یعنی لذاید دنیاوی ہی مایل رہا اور اُسکو سامھنے سے ہٹا دیا جیسے ہیرودیس نے اگرچہ یوحنا کی باتیں سُنیں پر اُسکا دل اپنی بدخواہشوں ہی کا غلام رہا انسان کے لئے بھی ایک وقت مد و جذر کا ہی جب گذر گیا تو فضل کا وقت گذر گیا (ف) پولوس کا وعظ بیفایدہ تو نہوا اگرچہ فیلکس نے توبہ نہ کی تو بھی اُسکی تواریخ بہتوں کے لئے عبرت ہوئی اُسکا توبہ نہ کرنا بہت لوگوں کی توبہ کرنے کا باعث ہوا (ف) نہیں لکھا ہی کہ دروسلا بھی کانپی بے حیا بدمعاش عورت کا دل نہایت سخت تھا غیر قوم بت پرست کانپ گیا اُس یہودی زناکار عورت کے دل پر کچھہ اثر نہ ہوا عورتیں جب بد ہو جاتی ہیں تو مردوں کی نسبت زیادہ بیحیا اور سنگدل ہوجاتی ہیں آخر یہہ دونوں اپنے گناہوں میں مرے اور وہ عورت معہ اپنے حرامزادہ بچہ کے آگ میں جلگئی اور ابدی آگ میں گئی یہاں سے عبرت سیکھنا چاہئے

۲۶ (۲۶) پر اُسکو یہہ امید بھی تھی کہ پولوس سے کچھہ نقد پاوے تاکہ اُسکو چھوڑ دے اِسلئے اُسے اکثر بُلاتا اور اُس کے ساتھہ گفتگو کرتا تھا

(امید رشوت بھی رکھتا تھا) اور یہہ بات اُسکی تقریر سے ثابت ہوئی ہوگی مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پولوس کی بیقصوری ثابت ہی اور جس وعدہ پر اُسے نظر بند رکھا تھا کہ لوسیاس جب آویگا تب فیصلہ کرونگا اِسبات پر کچھہ چرچا نہیں ہی اور اتنی مدت تک نہیں چھوڑتا اور اکثر بُلاتا ہی اور پھر واپس کرتا ہی اِس سے غرض کیا ہی مگر یہہ کہ کچھہ دیوے تو چھوڑے وہ جانتا تھا کہ پولوس کی بڑی عزت عیسائیوں میں ہی اور بہت لوگ اُسے پیار کرتے ہیں پس پولوس اپنے لوگوں سے کچھہ نقدی لیکر مجھے دیگا تب میں اُسے چھوڑ دونگا اور یہی سبب تھا کہ حکم دیا تھا کہ اُس کے لوگوں کو اُسکے پاس آنے سے مت روک کہ شاید چندہ کرکے کچھہ روپیہ لاوینگے جیسے پولوس نے خود کہا بھی تھا کہ میں چندہ کا روپیہ لیکر یروشلم میں گیا تھا اسی جگہ سے اُسے لالچ پیدا ہوا تھا (ف) دیکھو رومی حاکم کیسے رشوت خور تھے کہ نہ صرف عام لوگ اہل عملہ مثل ہندوستان کی کچہریوں کے رشوت لینیوالے تھے مگر بڑے بڑے افسر بھی اِس مرض میں مبتلا تھے (ف) لیکن پولوس قید میں رہنا بہتر جانتا ہی اُس سے کہ کچھہ دیکے خلاصی پاوے اور اس گناہ عظیم کا مرتکب ہووے قید میں رہنا بہتر ہی رشوت دیکر آزاد ہونے سے دُکھہ بہتر ہی گناہ کے سُکھہ سے

لوگ کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں بغیر رشوت دیئے کام نہیں چلتا ہم آپ تو نہیں لیتے مگر لاچاری سے دیتے ہیں عیسائیوں کو
چاہیئے کہ اگرچہ کام نہ چلے اور دُکھ میں مرکیوں نہ جاویں مگر رشوت ندیں پولوس کا نمونہ یاد رکھیں

۲۷ (۲۷) اور جب دو برس گذرے پرکیوس فسطس فیلکس کا قایم مقام ہوآیا اور فیلکس یہہ چاہکے کہ یہودیوں
کو اپنا ممنون کرے پولوس کو قید ہی میں چھوڑ گیا

(دو برس گذرے) دیکھو لوگ جلدی تھک جاتے ہیں اور گناہ کی مخلصی تلاش کرتے ہیں مگر پولوس نے دو برس
صبر کیا خدا بھی صبر کرتا ہے (لوقا ۱۳—۸ و ۹) کو پڑھو (ف) اس دو برس میں کلیسیاؤں کو خط لکھے اور لوقا کی انجیل لکھوانے
میں مدد کی اور وہاں آنے جانے والے دوستوں کو نصیحت دی اور خلوت میں خدا سے باتیں کیں اور یہہ بھی سیکھا کہ اگرچہ میں
بڑا عالم اور زبردست خادم ہوں تو بھی خدا کو میری کچھ حاجت نہیں ہے خدا جس سے چاہے کام لے سکتا ہے اب میرے سفر
بند ہو گئے تو کیا ہے خدا کا کلام بند نہیں ہو سکتا اور جب یہہ بات خوب ذہن نشین ہو گئی تب پولوس کا دل کیسا فروتن ہوا
ہوگا ہمارے درمیان بعضے پادری اور خادم دین یوں کہا کرتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوں تو یہہ کام ہرگز نہیں چل سکتا یہہ مغروری
کی بات ہے خدا کو کسیکی پرواہ نہیں ہے مگر خدا کی پرواہ سب کو ہے (۲ تمطاؤس ۲—۹) (ف) جب لوتھر صاحب وارٹ برگ کے
قلعہ میں قید ہوا تھا تو اُسنے وہاں بیبل کا ترجمہ جرمنی زبان میں کرڈالا تھا اور جان بنین صاحب جب بیڈ فرد کے قید خانہ میں
تھے تو عیسائی مسافر کتاب کو لکھا تھا اور دہ فورڈ صاحب ابادین کے قید خانہ میں خطوط لکھتے تھے جس سے آج تک بڑے فواید نکلتے
ہیں (ف) خدا کے لوگ کبھی کبھی کام سے روکے جاتے ہیں مگر وہ وہاں بھی کچھہ کرتے ہیں یوسف مصر میں قید تھا۔ موسیٰ چالیس
برس بیابان میں تھا۔ داؤد مدت تک غاروں میں تھا۔ الیاس فرات ندی پر رہا۔ یوحنا اصطباغی دو برس قید رہا۔ یوحنا انجیلی
جزیرہ پٹمس میں رہا تو کیا کام بند ہو گیا تھا ہرگز نہیں سب جگہ کچھہ نہ کچھہ فایدہ تھا (پرکیوس فسطس) کا بہت حال معلوم
نہیں ہے مگر آنکہ وہ بعد دو برس کے مرگ مفاجات سے مرگیا تھا کوئی کہتا ہے کہ اچھا آدمی تھا لوقا کچھہ اسکا ذکر نہیں کرتا
نہ اُس کی بھلائی کا نہ بُرائی کا وہ دنیاوی مورخوں پر اسبات کو چھوڑتا ہے (فیلکس کا قایم مقام ہوآیا) کیونکہ یہودیوں نے
اُسکی بے انصافی پر قیصر کے سامہنے نالشیں کی تھیں اسلئے فیلکس موقوف ہوا اور فسطس آیا اسنے چلتے وقت بھی پولوس کو نچھوڑا
بلکہ یہودیوں کو خوش کرے سو یہودی ایسے خوش ہوئے کہ عہدہ سے نکلوایا بے ایمان لوگ ناراستی میں سے اپنے لئے نیکی
تلاش کرتے ہیں پر نیکی راستبازی سے ہے نہ ناراستی میں سے (قید میں چھوڑ گیا) معلوم نہیں ہے کہ اُس دن سے کہ لوسیاس نے
پولوس کو بھیجا آج کے دن تک کہ فیلکس جاتا ہے رسول زنجیروں سے باندھا تھا یا نہیں ٹھیک معلوم نہیں ہے پر خیال جاتا ہے

کہ زنجیریں نہ تھیں آرام سے رکھا تھا صرف نظر بند کرکے مگر اب جو جاتا ہی زنجیروں سے قید کرکے جاتا ہی کیونکہ اگرپا کے سامنے پولوس اپنے ہاتھ اُٹھا کے زنجیریں دکھلاتا تھا درست معلوم نہیں ہی کہ دو برس تک برابر زنجیریں تھیں یا اب ڈالی گئیں واللہ اعلم بالصواب

پچیسواں باب

(۱) پس فسطس صوبہ میں داخل ہوکے تین روز بعد قیصریہ سے یروشلم کو گیا

(صوبہ میں داخل ہوکے) یہودیہ اور صوریہ کے علاقہ میں رہا (تین روز بعد) تاکہ علاقہ کے بڑے شہر سے جلد واقف ہو جاوے یروشلم کو گیا

۲ (۲) تب سردار کاہن اور یہودیوں کے رئیسوں نے اُس کے آگے پولوس پر نالش کی

(سردار کاہن) اُس وقت اسماعیل بن تابی سردار کاہن تھا اور اسکو فیلکس نے مقرر کیا تھا حنانیا کے عوض میں جیسے کہ یوسیفس کہتا ہی (یہودیوں کے رئیسوں نے) مگر خود فسطس کہتا ہی کہ یہودیوں کے سارے گروہ نے نالش کی (آیت ۲۴) (ف) دیکھو اب تک دشمنی دلوں میں سے نہیں نکلی مدت تک دشمنی کو دلوں میں پالا شریر لوگ ہمیشہ دشمنی کو دلوں میں پالا کرتے ہیں مگر عیسائی لوگ جو سچے عیسائی ہیں اگر کسی پر خفا ہو جاتے ہیں تو ہرگز کینہ نہیں رکھتے ہیں اور جو کینہ رکھتے ہیں وہ ہرگز عیسائی نہیں ہیں اسلئے کہ دشمنی دل میں رکھنا بڑی دلیل ہی اس بات کی کہ خدا دل میں نہیں ہی

۳ (۳) اور اُسکے مقدمہ میں مہربانی چاہکے اُس کی منت کی کہ اُسے یروشلم میں بُلا بھیجے اور گھات میں تھے کہ اُسکو راہ میں مار ڈالیں

(مہربانی چاہکے) مہربانی مانگتے تھے اپنی طرف وچاہتے تھے کہ بغیر قانون کے اُسپر فتویٰ دیا جاوے (آیت ۱۵ و ۱۶) کو دیکھو اور (متی ۱۴-۶ سے ۱۱ کو بھی) (مار ڈالیں) دیکھو خون کا خیال ابتک نہیں گیا اگرچہ دو برس گذر گئے (یروشلم میں)

بلانے میں مناسب تو ہی کہ جس جگہ قصور کا الزام ہوا اُسی جگہ مقدمہ فیصل ہووے مگر وہ لوگ بدنیتی سے بلاتے ہیں نہ تحقیق کیلئے لئے اور فسطس بھی جانتا تھا کہ وہ بے قصور ہی

۴ (۴ و ۵) پس فسطس نے جواب دیا کہ پولوس تو قیصریہ میں بند ہی اور میں آپ جلد وہاں جاونگا (۵) اور
۵ کہا پس تم میں سے جنہیں مقدور ہو ساتھ چلیں اور اگر اِس شخص میں کچھ بدی ہی اُس پر نالش کریں

(مقدور ہو) یعنے جو لایق اور بزرگ آدمی ہی وہ ساتھ چلے

۶ (۶) سو اُن کے درمیان دن دس ایک رہکے قیصریہ کو گیا اور دوسرے دن عدالت کے تخت پر بیٹھہ کے حکم دیا کہ پولوس کو لاویں

تمام مقدمہ میں کہیں نہیں دیکھتے ہیں کہ پولوس عرضی دیتا ہی کہ میرا مقدمہ جلدی ہووے وہ چپ چاپ بیٹھا ہی آپکو خدا کے سپرد کر رکھا ہی جب بلاتے ہیں جاتا ہی جب بولنے کو کہتے ہیں بولتا ہی اور کچھہ شکایت بھی نہیں کرتا نہ خونی دشمنوں سے انتقام کا ارادہ رکھتا ہی بلکہ اُن کی بدی کو بھول جاتا ہی اور اپنا انتقام خدا کو سپرد کرتا ہی یہہ مسیح کی روح ہی

۷ (۷) جب وہ حاضر ہوا وے یہودی جو یروشلم سے آئے تھے اُسکے گرد کھڑے ہوکے پولوس پر بہت اور سخت نالشیں کرنے لگے

(بہت اور سخت نالشیں) کیونکہ اس دو برس کے عرصہ میں بہت کچھہ باتیں گھڑی ہونگی اور طرح طرح کے دعوے تصنیف کئے ہونگے اور ملکی اور دینی امور کی بابت بھی کہ شریعت سے تجاوز کرتا ہی ہیکل کو ناپاک کرتا ہی اور قیصر کا مخالف ہی وغیرہ اور اس سے زیادہ سخت کیا ہوگا مسیح کی نسبت بھی پلاطوس کے سامہنے جھوٹھے گواہ لائے گئے تھے اب فسطس کے سامہنے پولوس پر سخت جھوٹھی نالشیں ہوتی ہیں مگر (ثابت نہ کر سکے) مشہور بات ہی کہ جھوٹھہ کے کچھہ سیر نہیں ہوتے ہیں

(۸) کہ اُسنے اپنا عذر کر کے کہا کہ میں نے نہ یہودیونکی شریعت کا اور نہ ہیکل کا اور نہ قیصر کا گناہ کیا ہی

معلوم ہوا کہ تین قسم کے دعوے اُسپر تھے جنہیں اُسنے دلیلوں سے رد کر کے کہا کہ یہہ گناہ میں نے نہیں کئے اور پولوس نے یہہ

جواب سادگی کے ساتھہ دیا کچھہ جوش میں آکے نہیں دیا۔ جوش ثابت کرتا ہی دروغ کو سادگی سے سچائی ظاہر ہی اس پرغور کرو

9 (۹) پر فسطس نے یہہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولوس کو جواب دیکے کہا کیا تو چاہتا ہی کہ یروشلم کو جائے اور وہاں میرے آگے ان باتوں کی بابت تیرا انصاف ہو

(ممنون کرے) پولوس کا حق تھا کہ اس وقت فسطس اُسے چھوڑ دیتا مگر اُس نے یہودیوں کو ممنون کرنا چاہا اور یہہ داغ اُسپر ابدتک رہا مگر یہہ بھی خداوند سے ہوا کہ اُسکا کلام پورا ہوا (۲۳-۱۷) (ف) شاید وہ جانتا تھا کہ پولوس یروشلم میں جانے سے انکار کریگا تب میں یہودیوں سے کہونگا کہ میں تو اُسے وہاں لانا چاہتا تھا لیکن اُسنے منظور نہ کیا تب مجھہ پر ملامت اُن کی نرہیگی

10 (۱۰) تب پولوس نے کہا میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں چاہئے کہ یہیں میرا انصاف ہو یہودیوں کا میں نے کچھہ قصور نہیں کیا چنانچہ تو بھی خوب جانتا ہی

اب پولوس جانگیا کہ فسطس مجھے سانہیڈرم کے سپرد کریگا اور وہ میرے قتل کے فکر میں ہیں بہتر ہی کہ میں روم میں جاؤں شاید خدا مجھے اسطرح روم میں لیجانا چاہتا ہی اسلئے کہا (میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں) پس اب مجھے کچھہ ضرور نہیں ہی کہ سانہیڈرم کے تخت عدالت کے آگے جاؤں شہنشاہ کے تخت عدالت کے سامہنے کھڑا ہوں (ف) دیکھو وہ عیسائی جو کہتے ہیں کہ ملکی کچہری میں نالش کرنا روا نہیں وہ بیجا بولتے ہیں پولوس دنیاوی کچہری کی طرف دیکھتا ہی اپنے حق کے لئے کیونکہ دنیاوی حکومت بھی خدا سے ہی (رومی ۱۳-۱) پولوس اشارہ کرتا ہی کہ میں رومی حق کا آدمی ہوں اور قیصر کے تخت کے سامہنے ہوں پس اسی جگہ میرا انصاف ہونا چاہئے اب فسطس نہیں بھیج سکتا۔

11 (۱۱) پس اگر قصور وار ہوں یا کچھہ قتل کے لایق کیا تو مارے جانے سے انکار نہیں کرتا پر جو اُن باتوں کی جن کی وے مجھہ پر نالش کرتے ہیں کچھہ اصل نہیں تو کوئی مجھکو اُنکے حوالہ نہیں کر سکتا میں قیصر کی دہائی دیتا ہوں

یہہ ہر رومی کا حق تھا کہ جان کے لئے مقدمہ میں قانوناً قیصر کے پاس اپیل کرے اب پولوس کچھہ نہیں کرنے سکتا جان کے پیچھے پڑے ہیں تب اُسنے اپنے رومی حق کو تھام لیا کہ میں وہاں اپیل کرونگا اب فسطس کی بھی طاقت نہیں ہی کہ

اُسے یہودیوں کے حوالے کرے یا آپ اب مقدمہ کرے کیونکہ جو کوئی قیصر کی دھائی دیتا ہی قیصر کے حضور بھیجا جاتا ہی اگر یہ بھیں
اور بادشاہ الیس تو اُسکے لواحق قیصر کے سامھنے یہہ بات پیش کر کے حاکم پر آفت لاویں (ف) یوں خدا نے پولوس کو روم میں بُلایا

(۱۲) تب فسطس نے صلاح کاروں سے مصلحت کر کے جواب دیا کہ تو نے قیصر کی دھائی دی
قیصر ہی کے پاس جائیگا ۱۲

لوگ جانتے ہیں کہ ہم یہہ کچھہ کرتے ہیں مگر کرنیوالا خدا ہی ہاں وہ بدی نہیں کرتا اور لوگوں کی نیت پر اُنہیں سزا دیتا ہی یا جزا
پر باطن میں کوئی اور ہی جو تصرف کر رہا ہی اور گہری نظر اُسے خوب دیکھتی ہی اور یہہ ایک بڑا ثبوت عقلی ہی خدا کی ہستی پر اور کہ سب کچھہ
حکمت کے ساتھہ ہی اور اس سارے کارخانہ جہان کا کچھہ انجام نکلنے والا ہی اور ضرور وہی انجام ہی جو بیبل دکھلاتی ہی جو لوگ اس
سے ناواقف ہیں بڑی غلطی اور تاریکی میں ہیں بلکہ نہ بچینگے ناظرین سطور بالا میں بہت غور کریں کہ یہہ معرفت الٰہی کا مغز ہی

(۱۳) اور کچھہ دن بیتے اگرپا بادشاہ اور برنیقی قیصریہ میں آئے کہ فسطس کو سلام کریں ۱۳

(اگرپا بادشاہ) یہہ پڑپوتا تھا ہیرودیس کلاں کا کیونکہ ہیرودیس کلاں کے بیٹے ارسٹوبلس کا بیٹا تھا ہیرودیس اگرپا اول
جو کیڑوں سے کھایا گیا اُسکا بیٹا ہی یہہ اگرپا بادشاہ اُسی کی بہن تھی دردسلا جو فیلکس کی رنڈی تھی جسکا ذکر ہو چکا جب اِسکا
باپ مرگیا تو یہہ روم میں (۱۷ برس) کا تھا قلادیوس قیصر نے جانا کہ اس عمر میں بادشاہت کے لائق نہیں ہی اِسلئے دوسرا
حاکم اُسکے باپ کی جگہ بھیجدیا تھا بعد اسکے ۴۸ء میں جب اسکا چچا ہیرودیس بھی مرگیا تب قلادیوس نے اِسے کلکس
کا بادشاہ بنایا اور اس کے ساتھہ ہیکل کا انتظام بھی مقرر کیا اور سردار کاہنوں کی تقرری کا حق بھی دیا اور ہیکل کا خزانہ بھی
سونپا اسکے بعد بعض اور علاقہ بھی دیئے تھے مثلاً بطانیہ الطوریہ ترکونیس ابلینی جلیل پیریا یہہ شخص ۱۰۰ء میں بعد سلطنت
(۵۱) برس کے مرا ہی- برنیقی اس کی بہن تھی اور اس کی شادی ہوئی تھی اپنے چچا ہیرودیس شاہ کلکس سے بیوہ ہوئی اپنے
بھائی کے گھر میں رہتی تھی اور سب لوگ کہتے ہیں کہ اِس بھائی سے حرام کرتی تھی بھائی کی رنڈی تھی چنانچہ یہہ بات کتاب
(جو بیبل ہیں لکھی ہی- یہہ شخص یہودیوں کا پچھلا بادشاہ تھا اور یروشلم کی تباہی اس نے دیکھی تھی اس کی عمر (۷۳) برس کی
ہوئی تھی اور اسکی بہن برنیقی کی بدمعاشی بہت مشہور ہی پہلے وہ اپنے چچا کی جورو ہوئی پھر اپنے اس بھائی کی کسبی بنی پھر
پولیمو کلکیہ کے بادشاہ کی جورو ہوئی پھر قیصر وسپالین پدر طیطس غارت کنندہ یروشلم کے پاس رہی- اسکے بعد طیطس غارت
کنندہ کی رنڈی رہی اور طیطس کا ارادہ تھا کہ اُسے ملکہ بناوے لیکن رومیوں کے دباؤ سے نہ بنا سکا طیطس وستونیس بعد میں

انکا ذکر لکھتے ہیں (ف۱) دیکھو ہیرودیس کلاں کے خاندان پر کیسی لعنت تھی اگر مرد کا ذکر سنتے ہیں تو نفرت آتی ہی اور عورتوں کا ذکر سنتے ہیں تو نفرت کی بات سنتے ہیں اس خاندان نے عیاشی پر کمر باندھی تھی خون اور بدمعاشی کو اپنے ورثہ میں لیا تھا خدا کو چھوڑ دیا تھا (ف۲) اس کی بہن دروسلا فیلکس کی کسبی تو پولوس سے کلام الٰہی کی باتیں سن گئی اب خدا تعالیٰ ان دو بدکاروں یعنے اگرپا اور برنیقی کو انجیل سناتا ہی خدا تعالیٰ بڑے بڑے بدکاروں اور شریروں کے پاس بھی انجیل بھیجدیتا ہی اور یہہ رحم کے سبب سے ہی کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی گنہگار ہلاک ہو مگر جب گنہگار اُسے قبول نکرے تو خودکش ہو کے اپنے گناہوں میں مرتا ہی فضل کا وقت نکلجاتا ہی بھائیو جب انجیل تمہارے پاس آوے جانو کہ خدا نے رحم کرکے تمہارے بچاؤ کے لئے آخری ہدایت بھیجی ہی فروتنی سے اُسے قبول کرلو اور اپنی حالت سابقہ کو چھوڑ دو تمہارے گناہ اگرچہ تہہ بر تہہ ہوں وہ سب مٹائے جاوینگے تم پاک ہو کے فرشتوں کی مانند بن جاؤگے بشرطیکہ انجیل کو قبول کرلو اور آپ کو مسیح کے سپرد کردو کہ وہ گنہگاروں کے لئے آیا ہی تا کہ اُنہیں بچاوے (ف۳) لکھا ہی کہ سلام کرنے کو آئے تھے اسکا مطلب ہی کہ نئی حکومت پر مبارکبادی دینے کو آئے تھے

۱۴ (۱۴) اور جب کچھ دن وہاں رہے فسطس نے پولوس کا حال بادشاہ کے پیش کیا اور کہا ایک شخص ہی جسے فیلکس قید میں چھوڑ گیا

خدا کا مطلب ہی کہ اگرپا اور برنیقی انجیل کی باتیں سنیں مگر سبب اُٹھا ہی فسطس کی طرف سے کہ وہ پولوس کا حال بادشاہ کے سامھنے پیش کرتا ہی۔ اسلئے بھی کہ ہیکل کا انتظام بادشاہ کے سپرد تھا گویا وہ یہودیوں کا دینی معاملہ میں افسر تھا

۱۵ (۱۵) اُسپر جب میں یروشلم میں تھا سردار کاہنوں اور یہودیوں کے بزرگوں نے نالش کی اور اُسکی سزا چاہی

(سزا چاہی) مہربانی کے طور پر نہ انصاف کے طور پر۔ اور اسی لئے فسطس نے قبول نہ کیا

۱۶ (۱۶) اُنہیں میں نے جواب دیا کہ رومیوں کا دستور نہیں ہی کہ کسی آدمی کو ہلاکت کے لئے حوالہ کریں جب تک کہ مدعا علیہ اپنے مدعیوں کے روبرو نہو اور دعوی کا جواب نہ دینے پاوے

دیکھو یہہ ملامت ہی غیر قوم بت پرست کی طرف سے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے لئے کہ وہ لوگ مہربانی کے طور پر

پولوس کو قتل کے لئے مانگتے تھے اور اُسنے نہیں دیا اب یہاں خلوت میں ایک بادشاہ کے سامہنے اُن کی حقارت کرکے کہتا ہی کہ وہ ایسا چاہتے تھے (ف) یاد رکھو کہ افسروں سے اور حاکموں سے ہرگز بیضابطہ درخواست نہ کیا کرو اور بے انصافی کے لئے سفارش ہرگز نہ لیجایا کرو دیکھو اُن لوگوں کی نظروں میں یہودی سردار کاہنوں کی بے رحمی اور بے انصافی کیسی ظاہر ہوئی ہوگی جنہے پہن کر بزرگ شکل رکھنے سے کیا فایدہ ہی جب دل میں سے ایسی خواہشیں نکلتی ہیں جو ساری بزرگی کے دایرے کو جلاتی ہیں (ف) دیکھو بت پرست آدمی نے نہایت اچھا جواب دیا کہ رومیوں کا یہہ دستور نہیں کہ ظلم کریں افسوس افسوس خدا کے لوگوں کا یہہ دستور ہی اور بت پرستوں کا یہہ دستور نہیں ہی تب الہی جلال کہاں ہی دینداروں میں یا بددینوں میں ذرا سوچو (ف) رومیوں کا یہہ دستور جو فسطس نے سنایا کیا اچھا دستور ہی چاہیئے کہ سونے کے ورقوں پر لکھہ کر ہر کچہری کے دروازہ پر لٹکایا جاوے اور چاہیئے کہ یہودی اسکو خوب پڑھیں ۔

۱۷ (۱۷) سو جب وے یہاں باہم ہوئے میں نے کچھہ دیر نہ کی بلکہ دوسرے دن تخت پر بیٹھہ کے حکم دیا کہ اُس مرد کو لاؤ

حقیقت میں اسنے کچھہ دیر نہیں کی فیلکس نے کتنی دیر کی کہ دو برس قید میں رکھا اور بے پرواہ رہا اگرچہ ایک بندۂ خدا دُکھہ میں مبتلا ہی یا اُسے چھوڑ دو یا مار ڈالو یہہ کیسی آفت ہی کہ ناحق قید میں رکھنا ایسی سزا کو غیر واجب سزا کہنا چاہیئے (ف) اسوقت بھی کچہریوں میں لوگ پکڑے ہوئے آتے ہیں بعض تو بعد تحقیقات سزا پاوینگے اور بعض رہائی پاوینگے جن کو سزا ہوگی انصاف کی تاریخ سے سزا شمار ہوگی پھر وہ جو مہینوں انصاف سے پہلے قید رہے یہہ اُنپر ظلم ہی اور وہ جو رہائی پاوینگے اگر وہ بھی قید رہے انصاف کی انتظاری میں سو یہہ بھی غیر واجب تکلیف ہی پر اس قباحت کا بانی کون ہی وہ حاکم جو ایسے مقدمونکے انفصال میں دیری کرتا ہی فسطس نے ضرور چالاکی کی کہ فوراً مقدمہ پیش منگوایا اور ایک طرح کا فیصلہ بھی ہو گیا کہ روم کو جانا ہوگا

۱۸ (۱۸) پر جب اُس کے مدعی کھڑے ہوئے اُنہوں نے اُسکے حق میں ایسا کوئی سبب پیش نکیا جس کا مجھے خیال تھا

اُسے خیال تھا کہ وہ سلطنت کے برخلاف کچھہ فساد اُٹھاتا ہی اور یہہ خیال یہودیوں نے یروشلم میں اُسکے سر میں ڈالا ہوگا کہ وہ قیصر کا مخالف ہی پر مقدمہ کے وقت ان باتوں کا کچھہ ثبوت نہیں دیا جھوٹھہ بات نکلی

۱۹ (۱۹) بلکہ اپنے دین اور کسی یسوع کی بابت جو مرگیا جسے پولوس کہتا تھا کہ زندہ ہی اُس سے بحث کرتے تھے

یہہ مقدمہ تھا جس میں حاکم کو کچھہ دخل نہیں ہی (کسی یسوع کی بابت) دیکھو فسطس نے کیسی گستاخی سے یسوع مسیح خداوند کا نام لیا ہی اور نہیں جانتا کہ اُسکے سامہنے حاضر ہوکے جواب دینا ہوگا ہر گھٹنا اُس کے سامہنے جھکیگا دنیا اسلیئے تحقیر کرتی ہی کہ اُسے نہیں جانتی پر جانینگے اور اچھی طرح جانینگے اور رو دینگے اور اُسوقت کچھہ فایدہ نہ ہوگا یہی فسطس والی روح بہت امیروں میں جو نخوت میں ہیں پائی جاتی ہی پر خدا اس نخوت کو دور کریگا (ف) یہہ جو ایسی بے علمی یسوع کی بابت دکھلاتا ہی محض غلط ہی اُسنے تو بہت کچھہ سُنا تھا اور جانتا بھی تھا مگر یہہ ایک ایسی فقرہ ہی جو بولتا ہی ہر ہر بات جو مُنہہ سے نکلتی ہی اُس کا جواب دینا ہوگا (جو مرگیا) دیکھو بت پرست آدمی گواہی دیتا ہی کہ یسوع مرگیا اور یہودی بھی مانتے ہیں کہ یسوع مرگیا اور پولوس بھی مانتا ہی کہ یسوع مرگیا تھا مگر مسلمان آج تک نہیں مانتے کہ یسوع مرگیا وہ کہتے ہیں کہ کبھی نہیں مرا یہہ ایک جدا ہی خیال عرب سے نکلا ہی (پولوس کہتا ہی کہ زندہ ہی) پولوس اُس کے جی اُٹھنے پر گواہی دیتا تھا پس مسیح مصلوب کا جی اُٹھنا پولوس کی منادی کا خلاصہ تھا جسپر وہ تکرار کرتے تھے دیکھو یہہ وہی دین عیسائی ہی جسکی منادی پولوس کرتا تھا کوئی بات نئی انگریزوں کی نہیں ہی (ف) مسیح کا مرنا اور جی اُٹھنا اسی پر کلیسیا قایم ہی اور ساری الہی زندگی اور خدائی طاقت اور ساری امید حال اور استقبال کی اسی جی اُٹھے ہوئے یسوع مسیح سے لوگوں میں آتی ہی جو کوئی اسبات کو نہیں مانتا وہ ساری برکتوں سے خالی ہی اور ساری عمدہ باتیں اُس کی باطل اور لاحاصل ہیں

۲۰ (۲۰) جب میں اِسطرح کی تکرار سے تنگ میں پڑا تھا اُس سے پوچھا کیا تو یروشلم جانے کو راضی ہی کہ وہاں ان باتوں کا فیصلہ ہو

یعنے میں تو رومی حاکم ہوں قانونی باتوں کا فیصلہ کرتا ہوں یہودیوں کے دین کی بات کا فیصلہ کرنیوالا نہیں ہوں کیا تو یروشلم میں یہودیوں کے سامہنے جاکے فیصلہ کرالینا چاہتا ہی

۲۱ (۲۱) پر جب پولوس نے دھائی دی کہ جناب عالی ہی کی تحقیقات کے واسطے منظور نظر رہے میں نے حکم دیا کہ جب تک اُسے قیصر کے پاس نہ بھیجدوں اُس کی نگہبانی کریں

(جناب عالی) یہہ لقب شروع میں رومی مجلس سے اگسطس قیصر کو دیا گیا تھا اور اُس کے بعد سب قیصروں میں جاری رہا (قیصر کے پاس) یعنے نیرو قیصر کے پاس کیونکہ اُسوقت نیرو قیصر تھا

۲۲ (۲۲) تب اگرپا نے فسطس کو کہا میں بھی چاہتا ہوں کہ اُس آدمی کی سنوں وہ بولا کل تو اُسکی سُنیگا

اگرپا کو پولوس کے دیکھنے کا شوق تھا اور اُس کی باتیں سُننیکا کیونکہ اُسکی بابت کچھ سُنا ہوگا (ف) کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ زناکار عورت اور مرد انجیل سُنا چاہتے ہیں آج تک بہت سے سردار اور امیر لوگ جو بدی میں مستغرق ہیں کبھی کبھی کشیکیشوں کو بلا کے مسیح کی باتیں سُنتے ہیں اگرچہ نیکی کا ارادہ نہیں رکھتے مگر واقفی کے لئے بعضے سُنتے ہیں اور بعضے یوں ہی دو گھڑی دل لگی کے لئے پر بعضے ہیں جو اپنی جان بچانے کے لئے سُنتے ہیں بہر حال جو کوئی سُننا چاہتا ہے چاہیئے کہ اُسے خوب سُناویں (ف) اگرپا جو سُننا چاہتا ہے اِسکا سبب یہہ بھی ہے کہ دین یہودی سے خوب واقف تھا اور اس نئے فرقہ کی بابت بھی بہت کچھ سُنا تھا جیسے پولوس نے خود کہا (۲۶-۲ و ۳ و ۲۶)

۲۳ (۲۳) پس دوسرے دن جب اگرپا اور برنیقی بڑی شان وشوکت سے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھہ دیوان خانہ میں داخل ہوئے اور وے فسطس کے حکم سے پولوس کو لائے

(بڑی شان وشوکت سے) بادشاہی لباس پہنکے اور کروفر سے اردلی کے ساتھہ آئے (ف) اندھی اور بے پرواہ دنیا کو دیکھو کہ یہہ دونو جورو خصم اور بہن بھائی ہیں اور بڑی شان شوکت اُسی شہر میں دکھلاتے ہیں جہاں انکا باپ غضب الٰہی سے کیڑے پڑکے مرگیا تھا (سردار) بھی ساتھہ تھے یعنے فوج کے سردار یوسیفس کہتا ہے کہ پانچ پلٹنیں پانچ ہزار آدمیوں کی قیصریا کی چھاونی میں رہتی تھیں اُنہیں کے سردار ساتھہ ہونگے (ف) یہہ جلسہ امیروں کا تھا ایسی مجلس میں آج تک پولوس نے منادی نہیں کی تھی اب وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے جو (۹-۱۵) میں ہے اور پھر روم میں اُس سے بھی زیادہ پوری ہوئی (۲۷-۲۴ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۶ و ۱۷)

۲۴ (۲۴) تب فسطس نے کہا اے اگرپا بادشاہ اور سب مردو جو ہمارے ساتھہ حاضر ہو تم اسکو دیکھتے ہو جس کی بابت یہودیوں کی ساری گروہ یروشلم میں اور یہاں میرے پیچھے پڑی اور چلاتی ہے کہ اُسکا آگے کو جیتا رہنا واجب نہیں

اسی طرح مسیح کے حق میں کہا گیا تھا کہ اس مرد کو دیکھو یوحنا (۱۹-۵) وغیرہ (ف) یہودی چلاتے ہیں کہ جیتا رہے دنیا سے چلا جاوے خدا بھی جیتا رہنے دیتا ہی اگر خدا ہماری حفاظت نہ کرے تو دنیا کے لوگ ہمیں زمین پر ہرگز رہنے نہ دیں (ف) بدآدمی نیک آدمی کو دیکھہ نہیں سکتے اور جب بدی میں خوب بھرپور ہو کے مغروری سے مالامال ہوتے ہیں تو یہہ بھی نہیں چاہتے کہ خدا بھی کہیں رہے کہتے ہیں کہ اُسکا بھی انکار کر کے اُسے بھی نیستی کے پردہ میں چھپاؤ تاکہ اُسکا خوف نرہے اور خوب دل کھولکر جو چاہیں سو کریں پر وقت آویگا کہ جب ٹیلوں سے کہینگے کہ ہمیں چھپاؤ ہم نرہیں

۲۵ (۲۵) پھر جب میں نے دریافت کیا کہ کچھہ قتل کے لایق نہیں کیا اور اُس نے آپ جناب عالی کی دُھائی دی تو میں نے ٹھانا کہ اُسے بھیجدوں

دیکھو ہر حاکم اتنی بڑی مجلس میں بھی اُسے بیقصور بتلاتا ہی پولوس کی عزت ہوتی ہی مخالفوں سے (۲۳-۲۹ و ۲۶-۲۹)

۲۶ (۲۶) اور مجھے اُس کے حق میں کسی بات کا یقین نہیں کہ اپنے خداوند کو لکھوں اِسواسطے میں نے اُسے تمہارے آگے اور خاص کر تیرے حضور اے اگرپا بادشاہ حاضر کیا ہی تاکہ تحقیقات کے بعد کچھہ لکھہ سکوں

(کسی بات کا یقین نہیں) یہہ زیادہ صاف ہی کہ وہ بالکل بے قصور ہو کے دُکھہ میں تھا ذرا بھی کچھہ الزام اُسپر نہ تھا مگر محض عداوت سے ستاتے تھے (اپنے خداوند کو) یعنے نیرو بادشاہ کو (ف) جہاں خداوند کا ذکر آتا ہی وہاں غلامی اور بندہ ہونیکا خیال آتا ہی اسلئے اُگسطس اور طبریوس قیصروں نے ایسی بات کے بولنے سے منع کیا تھا مگر اسوقت میں کہ یہہ مقدمہ ہو رہا ہی ایسا لقب قیصروں کا ہوگیا کہ اُنہیں خداوند کہتے ہیں کیونکہ رومیوں میں بھی غلامی کی روح آگئی تھی وہ جو اپنے بادشاہوں اور حاکموں کو خداوند کہتے ہیں صاف اقرار کرتے ہیں کہ غلام اور بندہ ہیں (ف) شروع میں جب انگریزی سلطنت ہندوستان میں آئی تو یہہ عام محاورہ ہوگیا تھا کہ ہر کوئی آدمی یہاں تک کہ بڑے بڑے لوگ بھی اس ملک کے برابر ہر انگریز کو خداوند خداوند کہتے تھے اور عرضیوں میں برابر یہی الفاظ لکھنے کا ایک عام محاورہ ہوگیا تھا اور ہاتھہ باندھ کے بولتے تھے کہ خداوند کیا فرماتے ہیں ۔ مگر آہستہ آہستہ یہہ گندی عادت نکلی ہی شاید تعلیم کی تاثیر سے اور علوم کی روشنی سے معلوم ہوا ہی کہ سب آزاد ہیں کوئی غلام نہیں ہی اب بھی گنوار لوگ دیہات سے آتے ہیں اور کبھی کبھی خداوند بولتے ہیں مگر لوگ بتلا دیتے ہیں کہ پھر ایسا نہ بولو

۲۷ (۲۷) کیونکہ قیدی کو بھیجنا اور نالشیں بھی جو اُسپر ہیں نہ بتانا مجھے نامناسب معلوم ہوتا ہی

اسلئے چاہتا ہوں کہ تم لوگ بھی اُسکی سنو تاکہ کچھ لکھہ کے بھیجا جاوے خاصکر اگرپا جو یہود کا بادشاہ ہی رائے دیوے

چھبیسواں باب

۱ (۱) تب اگرپا نے پولوس کو کہا تجھے اپنا عذر کرنے کی اجازت ہی تب پولوس ہاتھہ پھیلا کے اپنا
عذر یوں بیان کرنے لگا

اب پولوس اپنا عذر کرتا ہی اگرپا کے آگے اور وہی باتیں سناتا ہی جو (۲۲ باب میں) سنائیں تھیں عیسائی ہونے کے طریقہ کا زیادہ ذکر کرتا ہی اور اپنے عہدۂ رسالت پر سند پیش کرتا ہی اور سرداروں و بادشاہوں کے آگے گواہی دیتا ہی خدا نے اُسے ایسا منہہ بولنے کو دیا ہی کہ کوئی اُس کی مخالفت نہیں کرسکتا (متی ۱۰-۱۹ و ۲۰) (ف) اس بیان میں پولوس بیان سابق کی نسبت زیادہ توضیح کرتا ہی کہ سامعین کو فایدہ ہو

(تجھے اپنا عذر کرنے کی اجازت ہی) تو بھی وہ اپنے لئے نہیں بولتا مگر مسیح کے جلال کے لئے بولتا ہی ایسے معاملات پر مسیح کے خادم اور جھوٹھے معلمان کا فرق ظاہر ہو جاتا ہی کہ اہل دنیا اپنے لئے پر اہل اللہ خدا کے لئے بولتے ہیں (ہاتھہ پھیلا کے) یعنے وہ ہاتھہ جسمیں زنجیر نہ تھی مگر دوسرا ہاتھہ جسمیں زنجیر تھی اُسے نہیں اُٹھایا

۲ (۲) کہ اَی بادشاہ اگرپا اُن سب باتوں کی بابت جنکا یہودی مجھہ پر دعوی کرتے ہیں آج تیرے
سامہنے عذر کرنا اپنی سعادت جانتا ہوں

(سعادت جانتا ہوں) یعنے بہت خوش ہوں نہ اِس لئے کہ بادشاہ کے سامہنے بولتا ہوں اور نہ اِس لئے کہ بادشاہ اُس کی حمایت کرکے اُس کے دشمنوں سے اُس کا انتقام لیگا مگر اسلئے کہ تو یہودی مذہب سے واقف ہی اور ان باتوں کو خوب سمجھہ سکتا ہی اور جو وعدے خدا نے آبا و اجداد سے کئے تھے اُن کی تکمیل کا بیان سمجھنے کے لایق بادشاہ ہی

۳ (۳) خاص اِسلئے کہ تو یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہی اِس سبب میں تیری منت
کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سُن

اگرپا کا باپ بھی شریعت کا غیر متند تھا اور یہہ خود بھی ہیکل کا منتظم اور سردار کاہنوں کا مقرر کرنیوالا اور شریعت سے
واقف آدمی تھا اگرچہ گناہ میں پھنسا ہوا تھا تو بھی اہل تھا ان باتوں کی سمجھ کے لئے

۴ (۴) پس میری چال کو جوانی سے کہ کسطرح شروع سے اپنی قوم کے درمیان یروشلم میں نباہتا
رہا یہہ سب یہودی جانتے ہیں

(جوانی سے) یعنے سن بلوغت سے مناسب طور رہا

۵ (۵) سو وے مجھے شروع سے جانکے اگر چاہیں تو میرے گواہ ہوسکتے ہیں کہ میں فریسی ہوکے
اپنے لوگوں کے مذہب کے سبب سے پرہیزگار فرقے کے موافق زندگی کاٹتا تھا

(اگر چاہیں تو گواہ ہوسکتے ہیں یعنے اگر اُن کی مرضی ہو تو ایمانداری سے گواہی دیں کہ میں کس چال چلن کا اور کس
عقیدہ کا شخص اُن میں تھا

۶ (۶) اور اب اُس وعدے کی امید کے سبب جو خدا نے ہمارے باپ دادوں سے کیا تھا مجرم کھڑا ہوں

(وعدے کی امید) مسیح کے حق میں پولوس کا بھاری عقیدہ یہہ تھا کہ بنی اِسرائیل کی امید ہی (۱۳-۳۲ و ۲۸-۱۰)
یہہ وعدہ پورا ہوا یسوع ناصری میں جو مُردوں میں سے جی اُٹھا اور خدا کے دہنے جا بیٹھا (ف) یہودیوں کی قیامت یہہ
ہی کہ آیندہ زمانہ میں مُردے جی اُٹھینگے (خروج ۳-۶ و متی ۲۲-۲۱ سے ۳۴ مرقس ۱۲-۲۵ و ۲۶ لوقا ۲۰-۳۷ و اعمال
۲۳-۹ و دانیال ۱۲-۲ و عبرانی ۱۱-۳۵ و ۳۹)

۷ (۷) جسکی ہمارے بارہ فرقے دل و جان سے راتدن بندگی کرکے امیدوار ہیں کہ اُسکو پہونچیں اسی
امید کے سبب ای بادشاہ اگرپا یہودی مجھہ پر فریاد کرتے ہیں

(بارہ فرقے) یعقوب ۱-۱ (دل وجان سے) یعنے بڑی انتظاری سے جیسے (۱۲ - ۵) میں کلیسیا دل وجان سے دعا کرتی تھی (بندگی کرکے) یعنے شریعت کے موافق بندگی کرتے ہیں (۱۳-۲) اس میں کیا شک ہی کہ یہودی لوگ اگرچہ پراگندہ بھی ہوئے مگر اُسی آبائی وعدہ کی امید میں ہمیشہ خدا کو یاد رکھا اور اُسکی بندگی کی بلکہ یہہ قوم اُسی وعدہ کی امید پر نظر کرکے آج تک دنیا میں قایم رہی ہی اب تک آنیوالے مسیح کی امید داری وہ کرتے ہیں جو موہوم بات ہی کہ کوئی اور آویگا ہاں آویگا مگر وہی یسوع مسیح آویگا (ف) پولوس یہہ دکھلاتا ہی کہ امید میں سب یہودی اور میں برابر متفق ہیں مگر فرق یہہ ہی کہ میری امید یسوع مسیح میں پوری ہوگئی ہی اور یہودیوں کی امید اب تک انتظاری میں ہی (یہودی مجھہ پر فریاد کرتے ہیں) جو اُنکا بھائی ہوں اور ایک ہی امید میں شریک ہوں مجھہ پر نالش کرنا تعجب کی بات ہی میں وہی ہوں اور اُنھیں کی مانند مسیح یسوع کا دشمن بھی تھا پر جب مسیح مجھے ملگیا تو میں عیسائی ہو گیا یہہ اُسے مردہ بتلاتے ہیں میں نے اُسے زندہ دیکھا وہ مجھہ سے بولا اور مجھے حکم دیا اور کام پر بھیجا اور رسول بنایا تب میں آرام اور دنیاوی عزت چھوڑ کر اُسکے لئے جان پر کھیل گیا تاکہ اُسے پاؤں جسے میں نے پہلے کھویا اب ای بادشاہ تیرے لئے کچھہ ہی تاکہ تو اپنے خداوند کو لکھے (۲۵-۲۶ و ۲۷)

۸ (۸) کیا یہہ تمہارے نزدیک غیر معتبر ہی کہ خدا مُردوں کو جلاتا ہی

یہہ عقیدہ تو عقلاً و نقلاً معتبر ہی پر میں نے اُسے زندہ دیکھا اور ناممکن ہی کہ کوئی اُس کے جی اُٹھنے کی بے نہایت دلیلوں پر شک ڈالے پس جب کہ وہ جی اُٹھا ہی تو ضرور ثابت ہی کہ وہ اپنے دعوے میں سچا تھا اسلئے وہ ضرور خدا کا بیٹا ہی

۹ (۹) ہاں میں نے بھی سمجھا کہ یسوع ناصری کے نام کی بہت برخلافی کرنی مجھہ پر واجب ہی

اب وہ اپنا عیسائی ہونا تیسری بار سناتا ہی وہ بار بار یاد کرتا ہی اُس فضل کے وقت کو جو اُسپر آیا تھا اور اس سے وہ خدا کی محبت اور طاقت کو اپنی نسبت یاد کرتا ہی اور اپنے پرانے گناہ کی حالت کو یاد کرکے افسوس کرتا ہی اور جہان کے لئے نمونہ بنجاتا ہی پس بھائیو خدا کا فضل جو تم پر ہوا ہی اُسے مت بھولو اور بار بار سنانے سے مت شرماؤ

۱۰ (۱۰) سو بھی میں نے یروشلم میں کیا اور سردار کاہنوں سے اختیار پاکے بہت سے مقدسوں کو قید خانہ میں بند کیا اور جب قتل کئے جاتے تھے میں حامی بھرتا تھا

اُن کی چال بھی چل چکا بلکہ اُنسے بڑھکر مخالفت کی (اختیار پاکے) یعنے سند لے کے نکلا کہ عیسائیوں کو ستاؤں اور یہودیوں کو سند دکھلاکے مدد لوں

۱۱ (۱۱) اور ہر عبادت خانہ میں اکثر اُنھیں سزا دلاکے زبردستی اُنسے کفر کہواتا اور اُنپر نہایت جنون کرکے غیر شہروں تک ستاتا تھا

(عبادت خانوں) میں ستایا بموجب پیشگوئی مسیح کے (مرقس ۱۳-۹) اور اُن سے (کفر کہوایا) یعنے زور و زبردستی سے کفر کہوایا کرتا تھا جیسے زبردستی ختنہ بھی یہودی کروالتے تھے (گلاتی ۶-۱۲) اسوقت بھی ملا لوگ زبردستی کرکے چاہتے ہیں کہ لوگ کفر بکیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح خداوند نہیں ہے تثلیث مبارک غلط ہے کفارہ باطل ہے اس سے زیادہ اور کفر کیا ہوگا

۱۲ (۱۲) اِس حال میں جب سردار کاہنوں سے اختیار اور اجازت پاکے دمشق کو بھی جاتا تھا

(اس حال میں) یعنے مسیح ظاہر ہوا جب عین مخالفت کی راہ میں چلا جاتا تھا ہمارے خداوند یسوع مسیح کا پیار دیکھو کہ وہ ایسی حالت میں بھی ہدایت کے لئے ظاہر ہوا پس کہاں تک اُس سے گنہگاروں کو امید رکھنا چاہیئے

۱۳ (۱۳) دوپہر کو ای بادشاہ میں نے راہ میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور سورج سے براق میرے اور میرے ساتھیوں کے گرد چمکتا ہے

جبکہ مسیح کے ظہور کا جلال ایسا اُسوقت ہوا اور ایسی تاثیرات اُس سے ہوئیں تو کیا ہوگا جب وہ اپنے شاہانہ شوکت کے ساتھ تمام زندوں اور مردوں کی عدالت کے لئے آویگا

۱۴ (۱۴) اور جب ہم سب زمین پر گر پڑے میں نے آواز سُنی جو مجھ سے بولتی اور عبرانی زبان میں کہتی تھی کہ ای ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے

(مجھے) اس لفظ میں کچھ فکر ہے مجھے کہ میں سبھوں کا خداوند ہوں اور تیرا بھی بادشاہ ہوں مجھے جو کلیسیا کا سر ہوں (ستاتا ہے) کیونکہ اُنکا ستانا میرا ستانا ہے میں اُن میں ہوں وہ مجھ میں ہیں (کیل پر لات مارنا) مشکل ہے کیونکہ جو لوگ اُسکو لات مارتے ہیں وہ آخر کو اسی کیل سے مارے جائینگے اور اُن کے لئے بڑی مشکل ہوگی

(۱۵) اور میں نے کہا اے خداوند تو کون ہے وہ بولا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے ۱۵

(یسوع ہوں) جسکو ناصری کہتے ہیں اور جسکی تحقیر کرتے ہیں اور تو بھی جسکا دشمن بنا ہے جسے مردہ خیال کرتے ہیں دیکھو میں جیتا ہوں اور جلال میں ہوں اور کلیسیا کے ساتھ ہوں (ف) بھائیو جب کسی عیسائی کو پامال کرتے ہو تو اُسکا سر جو آسمان میں ہے چلاتا ہے پس ان غریبوں کو حقیر نہ جاننا (تو ستاتا ہے) کیسی غلطی بتائی جاتی ہے وہ اپنے گمان میں یہودیوں کے ساتھ متفق ہو کے نیکی کرتا تھا پر خدا کو ستاتا تھا جو کچھ کرتے ہو سوچ سمجھ کے کرنا چاہئے (ف) پولوس پر بڑا رحم ہوا (۱ تمطاؤس ۱-۱۶) تاکہ اُن کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی کے واسطے مسیح پر ایمان لاوینگے نمونہ بنے

(۱۶) لیکن اُٹھہ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کیونکہ میں اسلئے تجھہ پر ظاہر ہوا کہ تجھے اُن چیزوں کا خادم ۱۶
اور گواہ ٹھہراؤں جنہیں تو نے دیکھا اور جو میں تجھہ پر ظاہر کرونگا

(اُٹھہ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو) خداوند مارتا اور پھر زندہ کرتا ہے (۱ سموئیل ۲-۶ و زبور ۱۴۶-۸) پولوس کو گرا کے گرے ہوئے کو اُٹھایا ایسا اُٹھایا کہ زندگی بھر اُس کے حضور میں اُسی کی قدرت سے اچھا کھڑا رہا کاشکے ہم بھی ایسے اُٹھائے جاویں (خادم اور گواہ) یعنے حواریوں کے برابر ایک رسول ہو اور گواہ بھی ہو اُن باتوں کا گواہ جو تو نے دیکھیں اپنی آنکھہ سے حالت بیداری میں دن کے دوپہر کے وقت چلتے ہوئے کہ میں زندہ ہوں اور میں خداوند ہوں (ف) اسیواسطے لوقا پولوس کو دیکھنیوالا بتلاتا ہے (لوقا ۱-۲) اور اُنکا بھی گواہ ہو جو میں آیندہ وقت میں وقتاً فوقتاً تجھہ پر ظاہر کرونگا دیکھو (۱۸-۹ و ۱۰) اور (۲۲-۱۷ سے ۲۱ و ۲۳-۱۱ و ۲ قرنتی ۱۲ باب تمام و گلاتی ۱-۱۲)

(۱۷) اور میں تجھے بچاؤنگا اس قوم اور غیر قوموں سے جنکے پاس اب تجھے بھیجتا ہوں ۱۷

(قوم) یعنے یہودیوں سے (قوموں) یعنے سب غیر قوموں سے بھی اگرچہ شروع میں پولوس نے یہودیوں کے ہاتھہ سے بہت دُکھہ اُٹھایا اور اب غیر قوموں کے ہاتھہ میں آگیا ہے تو بھی وہ وعدہ جو مسیح نے کیا تھا کہ میں تجھے بچاؤنگا تھامے ہے اور اسلئے دل میں آرام ہے اُسکے وعدہ پر تکیہ کرتا ہے

اگرچہ یہہ وعدہ اور یہہ حالت ہے تو بھی پولوس اپنے بچاؤ کے لئے سب کچھہ جو مناسب ہے کرتا ہے جو انسان کا واجب ہے (اب تجھے بھیجتا ہوں) کیونکہ میں بھیجنیوالا ہوں سب سچے رسول میرے بھیجے ہوئے ہیں میں رسالت دہندہ ہوں کیونکہ خدا

ہوں میں جو سنایا چاہتا ہوں تجھہ سنانیوالے کو رسول اللہ بناتا ہوں (ف) سب خادم دین مسیح کے بھیجے ہوئے ہیں اور اُن کی سند پر تثلیث کی مہر ہے وہ خدا کے لوگ کہلاتے ہیں پاکیزگی کے سبب سے جو خدا سے اُن میں آئی ہے چوکیدار کہلاتے ہیں کیونکہ غافلین کو جگاتے ہیں سپاہی کہلاتے ہیں اسلئے کہ دلیری سے اُس کے لئے جنگ روحانی کرتے ہیں مزدور کہلاتے ہیں اسلئے محنت کرتے ہیں نگہبان کہلاتے ہیں اسلئے کہ اُس کے احکام پر اور اُنکی تعمیل پر اُس کے بندوں میں اور اپنی ذات میں نگہبانی کرتے ہیں زمیندار کہلاتے ہیں کیونکہ کلام کی تخم ریزی کرتے ہیں مچھوے کہلاتے ہیں کیونکہ روحوں کا شکار خدا کے لئے کرتے ہیں دائی کہلاتے ہیں نرمی کے سبب سے والدین کہلاتے ہیں پیار کے سبب سے مختار کہلاتے ہیں وفاداری کے سبب سے (ف) سچے پادری وہ ہیں جو خدا سے مقرر ہوتے ہیں اُنکا تقرر خدا سے ہے آدمیوں کے تقرر سے کوئی مسیح کا گواہ نہیں بن سکتا مگر خدا کے تقرر سے ہوتا ہے (ف) دیکھو مسیح خداوند نہیں کہتا کہ میں تجھے بڑا آرام دنیا میں دونگا کہ تو بڑا دولتمند اور امیر آدمی اور بڑے عہدہ کا شخص رئیس اعظم یا کرسی نشین ہوگا بلکہ وعدہ یہہ ہے کہ دکھہ مصیبت اور شہادت اور ایذاکشی کرنا ہوگا یہہ وعدہ رسالت کے ساتھہ ہے پس اب جو لوگ پادری کے عہدہ پر اسلئے بھی آتے ہیں کہ بڑی تنخواہ اور بڑی عزت اور حکومت ملیگی یہہ سب آدمیوں سے ہے نہ حقیقی رسالت کے عہدے سے پس اس کام کا اجر ابدی میراث ہے جو خدا سے ملیگی اور جو کچھہ وہ ہمیں اپنی مہربانی سے دنیا میں بھی بخشتا ہے یہہ اُس کی عنایت ہے ورنہ ہم دکھہ کی خدمت کے لئے آتے ہیں

(۱۸) کہ تو اُن کی آنکھیں کھولدے تاکہ اندھیرے سے اُجالے اور شیطان کے اختیار سے خدا ۱۸
کی طرف پھریں اور گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں میراث پاویں اُس ایمان کے وسیلہ جو مجھہ پر ہے

(کھولدے) کیونکہ اُن کی آنکھیں بند ہیں تو کھولدے کلام سنا کے اور سمجھا کے دل کی آنکھیں کھولدے (پھریں) پھرنا جب ہوتا ہے کہ آنکھیں کھولیں اور وہ کچھہ دیکھیں تب آویں (معافی پاویں) گناہ سب بخشے جاویں (میراث پاویں) مقدسوں کے ساتھہ صالحین اور انبیا اور شہدا کے ساتھہ حصہ پاویں (اُس ایمان کے وسیلہ جو مجھہ پر ہے) دیکھو اسی بات کو اُسنے جب وہ دنیا میں تھا اپنے حق میں سُنایا تھا ذرا انکا لکھے دیکھو (لوقا ۴-۱۸) کو اور (یسعیا ۶۱-۱) کو بھی
(اندھیرے اور شیطان کی طاقت سے نکلیں) اندھیرے میں یعنے ناواقفی میں شیطان کا زور بہت چلتا ہے پہلے اندھیرا دور ہووے کہ شیطانی طاقت گھٹے کہ اُس کی غلامی سے چھوٹیں (ف) شیطان اندھیرے کا حاکم کہلاتا ہے (افسی ۶-۱۲ و ۲ قرنتی ۴-۴) (ف) نجات یہہ ہے کہ تاریکی سے نکل کے روشنی میں آویں اور یہہ سچی ایمان سے ہوتا ہے

(ف) یہہ کام اگرچہ خدا کا ہی کہ تاریکی سے روشنی میں لاوے تو بھی خداوند اپنے بندوں کے وسیلہ سے اسکا بندوبست کرتا ہی (ف) اپنی حالت سے واقفی اور خدا کی طرف متوجہ ہونے سے نہیں بچتے ہیں مگر اُس ایمان سے جو مسیح پر ہی (ف) ایمان کا پہلا نتیجہ معافی ہی اور پچھلا کام مقدسوں میں میراث پانا ہی پر وہ ایمان جس سے یہہ برکت نکلتی ہی مسیحی ایمان ہی نہ ہر ایمان (ف) آنکھیں کھولنا سُنا کر یہہ کام ہمارا ہی اور پھرنا خدا کی طرف یہہ کام اُنکا ہی جنکی آنکھیں کھولی گئی ہیں اور معافی اور میراث بخشنا یہہ کام خدا کا ہی جو ضرور بخشتا ہی اُنکو جو پھرتے ہیں

19 (۱۹) اِسلئے اے بادشاہ اگرپا میں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہ ہوا

(نافرمان) نہوا کیونکہ ممکن ہی کہ آدمی فضل کا نافرمان بھی ہو جاوے اُسے خدا ملاوے اور وہ نہ جاوے کیونکہ آدمی مجبور نہیں ہیں پر میں نے آسمانی رویا کی فرمانبرداری کی اور مناسب بھی تھا کہ ایسا کرتا اب اگر میں آسمانی رویا کا نافرمان ہوں تو یہودیوں کی بات مان لوں اور ابدی ہلاکت کو قبول کروں پر یہہ خطا ہی میں نے سب کچھ مناسب کیا

(۲۰) بلکہ پہلے اُنہیں جو دمشق اور یروشلم اور سارے ملک یہودیہ میں ہیں اور غیر قوموں کو جتایا
20 کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں اور توبہ کے لایق عمل کریں

(پہلے اُنہیں) یعنے پہلے اُنہیں مقامات میں کلام سنایا جہاں میں نے پہلے بڑی مخالفت عیسائی مذہب کی کی تھی (ف) چاہئے کہ جہاں ہمنے گناہ کیا پہلے وہاں سے نتایج گناہ کو دور کریں (ف) بغیر توبہ کے مسیح ہمارے لئے غیر مفید ہی اور بغیر مسیح کے حقیقی توبہ محال ہی (ف) گناہ کیا ہی خدا سے پھرنا اور توبہ کیا ہی گناہ سے پھرنا خدا کی طرف پس اپنا ایمان نیک اعمال سے ثابت کرنا چاہئے (یعقوب ۲-۱۸) (ف) جو کوئی کہتا ہی کہ میں گناہ سے آزردہ ہوں اور اُسے بُرا جانتا ہوں اور تو بھی گناہ میں رہتا ہی وہ فریب خوردہ آدمی ہی جو خدا سے ٹھٹھہ کرتا ہی (ف) رسول مقبول کی خدمت میں جو ایسا عمدہ پھل لگا اسکا ایک سبب یہہ بھی تھا کہ اُسنے فوراً خدا کے حکم کی تعمیل کی اور قوت پر قوت پاتا گیا وہ لوگ جو سُستی کرکے دیری کرتے ہیں اُن کی طاقت جاتی رہتی ہی

21 (۲۱) اِنہیں باتوں کے سبب یہودیوں نے مجھے ہیکل میں پکڑ کے میرے قتل کا قصد کیا

جوکوئی خدا کی خدمت وفاداری سے کرنا چاہتا ہی چاہئے کہ وہ شہید ہونے کو بھی طیار رہے دیکھو اسوقت پولوس نے کیسی
منادی کی اُن حکام کے خوف سے کچھ نہیں چھپایا بلکہ توبہ اور ایمان اور نئی پیدایش کا عمدہ وعظ کیا

۲۲ (۲۲) پر خدا سے مدد پاکے آج تک کھڑا اور چھوٹے بڑے پر گواہی دیتا اور اُن باتوں کے سوا
کچھ نہیں کہتا ہوں جنکے واقع ہونے کی خبر نبیوں اور موسیٰ نے بھی دی ہی

(خدا سے مدد پاکے) یعنے اُس غیبی طاقت سے قوت حاصل کرکے کھڑا ہوں جو خدا سے نکلتی ہی (آج تک کھڑا ہوں) یعنے اُس
بات پر جو مسیح نے فرمائی قایم ہوں اور کسیکا مقدور نہیں ہی کہ میری خدمت روکے - وہ کہتا ہی کہ خدا تعالیٰ معجزہ کے طور پر میری
حفاظت کر رہا ہی جب تک دنیا میں ہوں کرتا بھی رہیگا اگرچہ کسی قدر حیلے اور دغا سے میرے قتل کے منصوبے باندھیں تو بھی میں
جیتا رہونگا جب تک میرا دورہ پورا ہووے تاکہ سب چھوٹے بڑوں پر مسیح خداوند کی گواہی دوں اور اَور کچھ نہیں بولتا مگر وہی
باتیں بولتا ہوں جو نبیوں نے اور موسیٰ نے بھی بولیں ہیں کہ نجات یسوع مسیح خداوند سے ہی

۲۳ (۲۳) کہ مسیح دُکھ اُٹھاویگا اور مردوں کے جی اُٹھنے کا پہلا ہوکے اس قوم اور
غیر قوموں کو نور دکھلاویگا

یعنے وہ بات جو نبیوں نے اور موسیٰ نے بتلائی ہی یہہ ہی جسمیں تین باتوں کا ذکر ہی اول آنکہ مسیح دُکھ اُٹھاویگا سو یسوع مسیح
نے ضرور دُکھ اُٹھایا دویم مرکے جی اُٹھیگا سو یہہ بھی ہوا کہ سب کے سامھنے مرگیا اور جی اُٹھنے کا اُس کے سب گواہوں میں
سے ایک گواہ میں خود ہوں کیونکہ مجھے ملا تھا سویم یہود کو اور غیر اقوام کو نور دکھلاویگا سو سبکو انجیل کی منادی ہوتی ہی اور ساری
قوموں کے سامھنے یہہ روشنی چلی جاتی ہی (ف) مسیح یہہ تین کام کریگا کچھہ ذکر نہیں ہی کہ یہودیوں کو جسمانی بادشاہت دیگا
یا نہیں مگر مسیح کے یہہ تین کام کلام سابق میں مذکور ہیں اور وہ یسوع مسیح میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں اسلئے وہ مسیح
برحق ہی (پہلا ہوکے) مسیح پہلا شخص ہی جو مردوں میں سے قیامت کا جی اُٹھنا اُٹھا ہی اور اس سے قبر کا رحم کھل گیا ہی اب سب
اپنے وقت پر اُٹھینگے پہلا بچہ والدہ کے رحم کو کھولتا ہی مسیح نے قبر کے رحم کو کھولدیا - (اقرنتی ۱۵-۲۰ متی ۲۷-۵۳)
(ف) پولوس نے یہہ شاہانہ وعظ کیا مضامین بھی اُسکے شاہانہ ہیں اور بادشاہوں کے سامھنے کیا گیا تھا وہ کوشش
نہیں کرتا کہ بےقصور پایا جاوے اور خلاصی حاصل کرے مگر اپنی رسالت کا ثبوت دیکر خدمت رسالت کو دلیرانہ طور پر

ادا کرتا ہی وہ گناہ پر الزام دیتا ہی اور اُنکی تمیز کو جگاتا ہی اور اُنکے خیالات اور شکوک پر حملہ کرکے رد کرتا ہی گویا لڑائی کرتا ہوا
عین دشمن کے گھر میں پہونچ جاتا ہی اور پوری شکست دیتا ہی

۲۴ (۲۴) جب وہ اپنا عذر یوں کرتا تھا فسطس نے بڑی آواز سے کہا ای پولوس تو دیوانہ ہی
علم کی کثرت سے تو دیوانگی کو پہونچا

(دیوانہ ہی) پولوس کی یونانی زبان کی فصاحت دیکھکے اور یہودیوں کے نوشتوں کا علم (جو قیامت سے علاقہ رکھتا ہی) اُسکے منہہ سے سُنکر اور اور عجیب اشارات جو رومی آدمی کو سمجھنا مشکل تھا سنکر اُسنے کہا کہ دیوانہ ہی (ف) اکثر معلم دنیاوی اُسوقت بے ایمان تھے خدا کی ہستی کے منکر تھے اور فسطس نے اُن کی صحبت حاصل کی تھی اِسلئے ایسی سرگرمی دینی بات میں پولوس کی دیکھہ کے دیوانہ کہنے لگا (ف) آج تک یہہ پرانا حماقت کا خیال سُننے میں آتا ہی کہ بہت علم سے آدمی دیوانہ ہوجاتا ہی علم تو روشنی بخشتا ہی نہ دیوانگی ہاں احمق لوگ جب علم کی باتوں کی گہرائی کو نہیں پہونچ سکتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بہت علم نے دیوانہ کر دیا ہی (ف) لوگوں نے اور پیغمبروں کو بھی دیوانہ بتلایا ہی (۲ سلاطین ۹-۱۱) خداوند مسیح کو بھی دیوانہ کہا تھا (مرقس ۳-۲۱) (ف) دنیا کا عجیب حال ہی ایک کہتا ہی نیک دوسرا کہتا ہی بد ایک کے سامہنے جو دانائی ہی دوسرے کے سامہنے وہی حماقت ہی جیسے سلیمان نے کہا ہی کہ ہم لوگ حماقت کے سبب نیک آدمی کی زندگی کو دیوانگی جانتے ہیں دنیا اُنہیں ہوشیار جانتی ہی جو شریر ہیں - جو حقیقت میں ہوشیار ہیں دنیا اُنہیں پاگل جانتی ہی (ف) جب پولوس دیوانہ تھا (۲۶-۱۱) اور خونریزی کرتا تھا تب اُسے دیندار بتلاتے تھے جب حقیقی دانائی کو پہونچا تو لوگوں نے اُسے دیوانہ کہا (ف) جب واعظ اپنا علم دکھلانے کو اگر مگر ملا کے باتیں کرتا ہی تو اُس کی تعریف کرتے ہیں کہ بڑا دانا ہی پھر جب راستی کی باتیں سناتا ہی تو دیوانہ ہی اِسی طرح کہا کہ حواری نشے میں ہیں (۲ باب) اور مسیح پر دیو بتلایا (یوحنا ۱۰-۲۰) (ف) تو بھی شکر ہی کہ پولوس کے علم کی کثرت پر تو گواہی دیتا ہی اور یہہ بھی بتلاتا ہی کہ اُسکے وعظ نے اُسے حیران کر دیا تھا (ف) اگر یہہ باتیں جو اوپر لکھی ہیں دیوانگی کی ہیں اور وہ خیالات جو دنیا کے ہیں ہوشیاری کے ہیں تو اب ہر کوئی آپ انصاف سے کہہ سکتا ہی کہ اُس ہوشیاری سے خدا کی پناہ ہی اس دیوانگی کے پیچھے چلنا واجب ہی کیونکہ مغزی کا نام لوگوں نے دیوانگی رکھا ہی

۲۵ (۲۵) پر وہ بولا ای فسطس بہادر میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں

پولوس کو ذرا بھی غصہ نہیں آیا اور کیسی سنجیدگی سے جواب دیا جس میں وقار اور ادب اور دانائی بھی رہی (میں دیوانہ نہیں ہاں پہلے دیوانہ تھا جب نہ جانتا تھا (سچائی اور ہوشیاری) سے بولتا ہوں جب تک سچائی نہ آوے ہوشیاری آ نہیں سکتی مجھہ میں مسیح سے سچائی آئی ہی تب ہوشیار ہوں اگر دیوانہ بھی ہوں تو خدا کے لئے ہوں (۲ قرنتی ۵-۱۳) اور یہہ عین ہوشیاری ہی کہ خدا کے لئے سب کچھہ ہونا (ف) دیکھو جسے دیوانہ کہا تھا اُس کی باتیں آج تک موثر ہیں اور بڑی دانائی بخشتی ہیں پر جس نے دیوانہ بتلایا تھا وہ آج تک عبرت ہی سب اہل خرد کے سامھنے پس دیوانہ کون تھا تمیز بتلادیگی

۲۶ (۲۶) کہ بادشاہ جس کے سامھنے اب دلیر ہوکے بولتا ہوں یہہ جانتا ہی اور مجھے یقین ہی کہ اُن باتوں میں سے کوئی اُس پر چھپی نہیں کیونکہ یہہ ماجرا تو کونے میں نہیں ہوا

دیکھو آیت ۳ (کونے میں نہیں ہوا) یعنے میرا عیسائی ہونا اور مسیح کا مجھہ سے ملنا کونے میں نہیں ہوا مگر سڑک پر دوپہر کے وقت اور لوگوں کے ساتھہ اور یہودیوں کے منصوبے البتہ کونے میں ہوئے ہیں کہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے (۲۳-۱۲ و ۲۵-۳)

۲۷ (۲۷) ای بادشاہ اگریپا کیا تو نبیوں پر یقین لاتا ہی میں جانتا ہوں کہ تو یقین لاتا ہی

(نبیوں پر یقین لاتا ہی) کیونکہ نبیوں کی کتابوں میں مسیح کی نسبت بہت پیشگوئیاں لکھی ہیں اور وہ سب اس یسوع میں پوری ہوئی ہیں یہہ تو بادشاہ کو خوب معلوم ہی

۲۸ (۲۸) تب اگریپا نے پولوس کو کہا تھوڑے عرصہ میں تو مجھے مسیحی ہونے کو قایل کرتا ہی

اُسکی تمیز جھہ گئی تھی کیونکہ وہ مسیحی واقعات سے اور پیشگوئیوں سے واقف تھا اور اب پولوس سے جو سنا سب کچھہ دل میں قایم ہوگیا تب بولا کہ میں قریب ہی کہ مسیحی ہوجاؤں تو مجھے قایل کرتا ہی یعنے میں اُن باتوں سے قایل ہوچکا ہوں کہ کچھہ عرصہ میں تمہاری جماعت میں شامل ہوجاؤں (ف۱) مسیحی کہتا ہی یعنے ادب سے نام لیتا ہی نہ گستاخی سے نصرانی وکرانی وغیرہ بولتا ہی مگر ادب سے نام لیتا ہی اُس تاثیر کے سبب جو دل میں اثر کرگئی (ف۲) یہاں سے ظاہر ہی کہ جماعت ایماندار کے لئے اب یہہ لفظ مسیحی مشہور ہوگیا تھا جو انطاکیہ سے نکلا تھا یہہ لفظ کلام میں تین بار آیا ہی ایک تو یہاں دوسرے (۱۱-۲۶) میں تیسرے (۱ پطرس ۴-۱۶) میں (ف۳) کہتا ہی کہ نزدیک ہی یہہ لفظ بھی خطرناک ہی بہت ہیں جو جانتے ہیں کہ آسمان کی

بادشاہت میں داخل ہونا ہمارا نزدیک ہو گویا آسمان سمجھتے ہیں نزدیک آنے سے کچھ فایدہ نہیں ہو مگر داخل ہونے سے فایدہ ہو (ف) فسطس انجیل کی باتیں سنکے خوف کھا گیا اور دیوانہ بتلایا دور جا پڑا اگرپا نزدیک آگیا پر دونوں داخل ہوئے آج کل ہزارہا ہزار ہندو مسلمان ہیں جو کہتے ہیں کہ نزدیک ہو کہ ہم عیسائی ہو جاوینگے مگر نہیں ہوتے اپنے گناہوں میں مرجاتے ہیں ہاں اگر عیسائی کو دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہ ہوتی تو تمام دنیا اب تک عیسائی ہو جاتی پر لکھا ہو کہ بہتیرے اُس میں داخل ہو جائینگے اور اُنہیں مقدور نہ ہوگا (لوقا ۱۳-۲۴) (ف) بہت ہیں جو عین دروازہ پر آجاتے ہیں کہ آسمان میں داخل ہوویں توبہ کے نزدیک آجاتے ہیں روشنی کے پاس آجاتے ہیں صلح اور ایمان کے قریب آجاتے ہیں اور دل میں اثر بھی ہو جاتا ہو اور خیالات میں ہل چل پڑ جاتی ہو بہت دور نہیں رہتے ہیں پر ایک آدہ کام باقی رہجاتا ہو جس کے سبب سے داخل نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ کوئی چیز سامہنے آجاتی ہو کہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتے خدا سے پیاری وہ نکلتی ہو خواہ دنیاوی عزت ہو یا قومی آرام یا خطرہ جان یا اور کوئی رکاوٹ اُسکے لئے خدا کو چھوڑنا چاہتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اور ایسوں کی سزا برحق ہو جنہوں نے اپنے خدا کو حقیر جانا اور اپنی اُس فانی حقیر چیز کو بہتر جانا۔ تب فضل کا وقت گذر جاتا ہو باہر اندھیرے میں رونے اور دانت پیسنے کو رہجاتے ہیں

۲۹ (۲۹) پولوس بولا میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ کیا تھوڑے کیا بہت میں صرف تو ہی نہیں بلکہ سب جو آج میری سنتے ہیں ایسے ہوویں جیسے میں ہوں بغیر ان زنجیروں کے

(کیا تھوڑے یا بہت میں) یعنے کہ وہ جو تھوڑی دور ہیں اور کیا وہ جو بہت دور ہیں سب مسیحی ہوویں تو جو نزدیک ہو اور فسطس جو دور ہو ہر دو اندر داخل ہوویں خدا کی بادشاہت کے گھر میں آجاویں یہہ میں خدا سے چاہتا ہوں (بغیر ان زنجیروں کے) وہ اپنا جکڑا ہوا ہاتھہ اُٹھا کے دکھلاتا ہو کہ ایسی زنجیریں تم پر نہ ہوویں مگر دل ایسا ہووے جیسا میرا ہو اور جیسا میں عیسائی ہوں ویسے سب ہوویں پر میری مانند دُکھہ اُنہیں اُٹھانے نہ پڑیں (ف) جب اُسنے یہہ کہا اُسوقت بڑی تاثیر مجلس پر ہوئی ہوگی کیونکہ آج تک اس فقرہ میں عجب تاثیر ہو جو سننیوالوں کے دل چھیدتے ہیں (ف) دین میں داخل کرنا خدا کا کام ہو ہاں دین کا دکھلانا خادم کا کام ہو میں نے تمہیں خدا کا دین دکھلایا اب تو نزدیک آگیا فسطس دور ہو میں دونوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تم سب کو عیسائی کرے تمام رکاوٹ ہر دو سے جاتی رہے (ف) دیکھو پولوس اُسکے لئے بھی دعا کرتا ہو جو ٹھٹھہ باز اور گنہگار اور خدا سے بہت دور ہو یعنے فسطس کے لئے بھی دعا ہو اور بادشاہ اگرپا کے لئے بھی دعا ہو (ف) افسوس ہو کہ اگرپا نزدیک آ کے بھی عیسائی نہ ہوا شاید عیش و عشرت چھوڑنا مشکل تھا

یا سمجھا ہوگا کہ عیسائی ہونے سے ہیکل کے اختیارات فوراً جاتے رہینگے اور یہودی دشمنی کرینگے اس لئے باوجودیکہ سمجھ لیا کہ دین خدا کا صرف عیسائی دین ہے۔ اور یسوع وہی مسیح ہے تو بھی نہ مانا پر خدا نے اُسے دکھلایا کہ یہہ ہیکل جس کے انتظام کے لئے عیسائی نہ ہوا اور رومیوں سے دوستی رکھنا خدا کی دوستی سے زیادہ بہتر جانا اُسی ہیکل کو اُنہیں رومیوں سے خدا نے اُس کی آنکھوں کے سامھنے برباد کرایا (ف) کچھہ نہیں لکھا ہے کہ برنیقی پر کچھہ تاثیر ہوئی یا نہیں پر ظاہر ہے کہ ساری مجلس جان گئی تھی کہ پولوس بیقصور ہے اور کہ اُس کی باتیں نہایت زبردست ہیں

۳۰ (۳۰) جب اُسنے یہہ کہا بادشاہ اور حاکم اور برنیقی اور اُن کے ہمنشین اُٹھے

(اُٹھے) کیونکہ دل میں بے چینی آگئی گناہ کا الزام اور خدا کی عدالت کا خوف اور دنیا کے مزہ کا شوق سب کچھہ اُبھرا اور دل میں گڑبڑ ہوگئی تب بے چینی ہوئی دل گھبرا گیا مزہ اُڑ گیا تب اُٹھے اور باتیں سُننے کو اب دل نہیں چاہتا جو سُنا اُسی سے دل کٹ گیا دل کے شیطان کا قلعہ برباد ہونے لگا پس مجلس برخواست کردی (ف) دیکھو برنیقی نے اگرپا کے ساتھہ اور دروسلا نے فیلکس کے ساتھہ پولوس سے خدا کا کلام سنا اور دونو عورتیں عیاش تھیں اور ملکہ ہوئی تھیں اور شان و شوکت سے اونچے تخت پر بیٹھیں تھیں اپنے امیر دوستوں کے ساتھہ اور پولوس خدا کے رسول مقبول کو قیدی بنا کے نیچے کھڑا کیا تھا اور اُس کی ایسی عمدہ تعلیمات کو بھی سنکے کچھہ پرواہ نہیں بلکہ حقیر جانا تو اسوقت ہمارا حال اگرچہ اس زمانہ کے حرامکار قوم کے سامھنے کسی قدر ذلیل یا حقیر ہو تو کیا تعجب ہے پر وقت آویگا تب وہ جانینگے اسوقت نہیں جانتے ہیں

۳۱ (۳۱) اور الگ جاکے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور کہنے لگے کہ یہہ آدمی ایسا کچھہ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لایق ہو

یہہ بھاری گواہی تھی پولوس کے حق میں کہ وہ بے قصور ہے۔ اُن لوگوں سے جنہوں نے اُسے دیکھا اور اُس کی سنی اور فتویٰ بھی دیا کہ وہ بیقصور ہے الزام یہودیوں پر ہے کہ اُنہوں نے بے قصور آدمی پر تہمت لگائی تھی عداوت سے یا اپنے مذہب کے تعصب سے پس لوسیاس و فیلکس و فسطس اور اگرپا یہہ سب متفق الرائے ہیں کہ وہ بیقصور تھا (ف) ان لوگوں نے بے قصور کو جانکے بھی نہ چھوڑا اور نہ اپنی شرارت سے اُس کی سُنکے باز آئے تب خدا نے بھی اُن پر فتویٰ دیا کہ تباہ برباد ہوویں

۳۲ (۳۲) اور اگرپا نے فسطس کو کہا اگر قیصر کی دوہائی نہ دیتا تو یہہ آدمی چھوٹ سکتا

(دوہائی نہ دیتا) جو پہلی مینی میں دیکھا ہی تو چھوٹ سکتا تھا یعنے یہہ لوگ چھوڑ دیتے مگر یہہ بھی غلط ہی اگر دوہائی نہ دیتا تو لیکن کبھی کا یہودیوں میں بھیجا جاتا اور وہاں سانہیڈرم جو دشمن تھے ایک دم میں مار ڈالتے بلکہ عدالت تک نوبت بھی نہ آتی راہ میں یہودی مار ڈالتے اور کہتے کہ وہ تو عدالت تک بھی نہیں آیا کسی نے رستہ میں مار ڈالا اس بات تمام ہوتی پولوس نے اچھا کیا جو قیصر کی دوہائی دی اور یروشلم میں جانے سے بچا اب اُسکا اور کوئی علاج نہیں ہی مگر یہہ کہ قیصر کے سامہنے جاوے اور خدا کا کلام روم میں لیجاوے اور اس رسول کی منادی بھی وہاں ہو جاوے

ستائیسواں باب

(۱) اور جب مقرر ہوا کہ ہم جہاز پر اتالیہ کو جائیں اُنہوں نے پولوس اور کتنے اور قیدیوں کو یولیوس نام شہنشاہی پلٹن کے ایک صوبہ دار کے حوالہ کیا

اب پولوس روم کی طرف سفر کرتا ہی جہاز کی سواری میں سمندر کی راہ سے (ہم) لوقا کہتا ہی کہ میں بھی ساتھہ تھا اس شخص نے پولوس کو نہیں چھوڑا اُسی دن سے جب سے کہ وہ اُسکے ساتھہ ہوا (۲۱-۱۸) (اور قیدیوں کو) جو ملکی قیدی تھے جنکے مقدمات کا اپیل قیصر کے سامہنے تھا (یولیوس صوبہ دار) یہہ شخص پولوس کا بڑا ادب کرتا تھا (آیت ۳ و ۴۳ و ۲۸-۱۶) شاید یہہ جاہم ہوگا اُسوقت کہ جب پولوس نے اگرپا کے سامہنے معذرت کی تھی (۲۵-۲۳) پس اُسکے دلمیں بھی تاثیر ہوئی ہوگی (شہنشاہی پلٹن) یعنے خاص اُس پلٹن کا صوبہ دار تھا جو خاص بادشاہ کی حفاظت کے لئے تھی جو جلو کی پلٹن کہلاتی ہی وہ جو دنیا کے بادشاہ کی محافظ تھی اب رسول کی محافظ ہوتی ہیں اُس کو اگسطس کی پلٹن کہتے تھے (ف) معلوم ہوتا ہی کہ اُس صوبہ دار کو کچھہ علاقہ ہی دینداری میں اُسی دینداری اور ایمان کے ساتھہ جو پیچھے قیصر کے محل میں ہی اور بادشاہی خاندان میں بھی آگیا تھا (فلپی ۱-۱۳ و ۴-۲۲) ایسی باتوں کو لوگ جھوٹھی بات جانتے ہیں مگر ایسی باتوں سے یہاں الہی انتظام ہو جاتے ہیں- اگرچہ ایمانداری کا طریقہ بے ایمانوں کی مرضی اور نیت پر موقوف ہی تو بھی سب ایمانوں کی نیت نیک کا ہونا خدا کی مرضی سے ہی- پس ایسی چھوٹی باتیں بھی جو کتب الہی میں مرقوم ہیں اسلئے ہیں کہ ہم معلوم کریں اور جان لیویں کہ چھوٹی باتیں بھی جو ایماندار کی سرگذشت میں دکھلائی

جاتی ہیں وہ بھی خدا کی پروردگاری سے ہیں یعنے وقت جگہ رفیق اور آب وہوا طوفان نیک سلوکی اور بدسلوکی سب کچھ ایمانداروں کے فایدہ کے لئے طیار ہیں اور کسی نادیدنی متصرف کی حکمت سے ہیں نہ اتفاقی امور ہیں بلکہ ارادی باتیں ہیں اور جب ساری چیزیں مضطرب نظر آتی ہیں تو بھی ایماندار کی کچھ نا امیدی نہیں ہے اُس سے بھی فایدہ کچھہ آخر کو نکلتا ہے (ف) اگرچہ خدا کا بندہ قیدیوں کے ساتھہ جاتا ہے تو بھی اللہ نے ایک مددگار بخشا ہے کہ صوبہ دار کو مہربان کیا ہے اور لوقا و تمطاؤس و ارسطرخس بھی ساتھہ ہیں اور سب سے بڑا رفیق اللہ ہے (ف) مسیح بھی اسیطرح گنہگاروں میں شمار کیا گیا تھا اور دو چوروں کے درمیان مصلوب ہوا تھا

۲ (۲) اور ہم ادرمتینی جہاز پر جو آسیا کے کنارے کنارے جانے پر تھا چڑھکے روانہ ہوئے اور ارسطرخس مقدونی تسلونیقی ہمارے ساتھہ تھا

(ادرمتینی جہاز) ادرمتین مسیا کا ایشیا کوچک میں ایک بندر تھا شاید اُسوقت قیصریا میں اٹالیہ کا جانیوالا کوئی جہاز نہ ہوگا تب اُنہوں نے ادرمتینی جہاز پا کے سواری کی اس امید پر کہ کسی جگہ چلکر اٹالیہ کا جہاز ملجاویگا تب اسے چھوڑ کے اُسپر سوار ہو جائینگے چنانچہ مقام مورا میں جا کے پایا بھی تھا (آیت ۶) (کنارہ کنارہ) یعنے دکھنی کنارہ سے گئے تھے (ارسطرخس) اسکا ذکر (۲۰-۴) میں ہے اور اسی کو ہجوم نے افسس میں پکڑا تھا (۱۹-۲۹) پس وہ بھی پولوس کا اسوقت ہمسفر ہو گیا اور پولوس کے دکھوں کا شریک ہوا اُسکے سارے سفروں میں آخر کو اُسکا شریک قید میں بھی تھا روم میں (کلسی ۴-۱۰ و فلیمان ۲۴) (ف) لوقا اسوقت ارسطرخس کا نام لیتا ہے اور اپنا نام نہیں لیتا مگر لفظ ہم میں آپ کو بھی ظاہر کرتا ہے وہ دنیا کی تعریف نہیں چاہتا کہ میں بھی ایسے بڑے بزرگ کے ساتھہ تھا

۳ (۳) اور دوسرے دن ہم صیدا میں پہونچے اور یولیوس نے پولوس سے خوش سلوکی کر کے اجازت دی کہ اپنے دوستوں کے پاس جا کے آرام کرے

(صیدا) قیصریہ سے (۶۷) میل اُتر کی طرف ہے اُسکا ذکر ہے (متی ۱۱-۲۱ و اعمال ۱۲-۲۰) میں ظاہر ہے کہ ہوا موافق تھی جو ایسے جلدی وہاں پہونچ گئے (اپنے دوستوں کے پاس) پولوس کے دوست ہر جگہ تھے کیونکہ عیسائی جہاں جاتا ہے سب نیک لوگوں کا دوست ہے یہہ دوست مسیح خداوند کے شاگرد یعنے عیسائی تھے جو مدت سے اُسی صیدا کے کنارہ پر رہتے تھے اُسی دن سے کہ جب انجیل کی منادی وہاں ہوئی تھی (۱۱-۱۹ و ۲۱-۴)

(۴) اور وہاں سے روانہ ہو کے کپرس کے نیچے نیچے گذرے اِسلئے کہ ہوا مخالف تھی ۴

(کپرس) اسکا ذکر (۱۱-۱۹ و ۱۳-۴) میں ہی اب پولوس اُس جزیرہ کے بہت قریب آگیا ہی جہاں سے اُسنے اپنے کام کا شروع کیا تھا اور ہوا کی مخالفت کے سبب سے اُسے بائیں ہاتھ چھوڑا ہی

(۵) جب ہم کلکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گذرے تھے تو مورا نام لوقیہ کے شہر میں آئے ۵

(کلکیہ) کا ذکر (۱۲-۱۳) میں ہی۔ ان کناروں سے پولوس طفلی سے خوب واقف تھا (مورا) لوقیہ کا شہر تھا اور بندر بھی تھا اور اُسی پطرہ کے پورب میں تھا جس کا ذکر (۲۱-۱) میں ہی

(۶) اور وہاں صوبہ دار نے اسکندریہ کا جہاز اتالیہ کو جاتے ہوئے پا کے ہمیں اُسپر بٹھایا ۶

(اسکندریہ کا جہاز) یعنے اسکندریہ سے اتالیہ کو جانیوالا جہاز پایا کیونکہ مصر کے ملک سے اتالیہ کے لئے گیہوں جایا کرتے تھے اور یہہ جہاز گندم سے بھرا ہوا جاتا تھا (آیت ۳۸) جو اُنہیں مقام مورا میں ملگیا (ف) یہہ جہاز نہایت بڑا جہاز تھا جسمیں کالندرے بھی تھے مصری سوداگروں کے جہاز اسوقت کے سوداگری جہازوں کے برابر ہوتے تھے (ف۲) یہہ جہاز سمندر کی دھار میں ایشیا کوچک میں اُوتر کی طرف کو گیا تھا اُس زمانہ میں اُسطرف کو جہاز نہیں چل سکتے تھے جسطرف سے ہوا آتی تھی پس اوتر کیطرف جہاز گیا اِسلئے کہ پچھوا چلتی تھی اور اُسطرف جانا بھی سلامتی کا باعث ہوا کیونکہ خشکی پر بہت سے بندر تھے

(۷) اور جب ہم بہت دن آہستہ آہستہ چلے اور مشکل سے قندیس کے سامہنے آئے تو اِسلئے کہ ہوا ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی کریت کے نیچے نیچے سلمونی کے سامہنے سے گذرے ۷

(آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی) کیونکہ مخالف ہوا تھی (ف) ہمیشہ ہوا موافق نہیں ہوتی ہی کبھی موافق اور کبھی مخالف عیسائی کے سفر میں اکثر ہوا مخالف ہوتی ہی جب وہ دُکھہ کی موجوں سے گذر کر سلامتی ابدی کے بندر میں پہونچتا ہی (قندیس) یہہ جزیرہ کوس کا بینی کوہ ہی جو کوس کے پچھم میں ہی (۲۱-۱) اگر ہوا موافق ہوتی تو مورا سے قندیس کو سیدھی راہ لے کے (۱۳۰) میل کا فاصلہ ایک ہی روز میں طی کر سکتے تھے مگر پچھم کی دھار نے اُنہیں روکا کہ بہت دن آہستہ آہستہ چلے (سلمونی) وہ راس ہی جو کریت کے پورب میں ہی

(۸) اور اُسکو مشکل چھوڑکے کسی مقام میں جو حسن بندر کہلاتا ہی آئے لاسیا شہر اُسکے نزدیک ہی

(حسن بندر) دکھن کے کنارہ کے نزدیک ہی (لاسیا) یہہ شہر اب کھنڈر ہی

(۹) اتنے میں جب بہت وقت گذرا اور اب جہاز کے چلنے میں خطرہ پڑا اسلئے کہ روزے کے دن بھی گذر گئے تھے پولوس نے اُنہیں یوں کہکے جتایا

(بہت وقت گذرا) جب سے کہ قیصریا کو چھوڑا دیری بہت ہوئی کہ اتالیہ میں نہیں پہونچے اور طوفان کا وقت نزدیک آگیا کیونکہ آندھیوں کا وقت آپہونچا جسمیں سفر کرنا خطرناک ہی اسلئے کہ (روزے کے ایام بھی گذر گئے تھے) جنکا ذکر (احبار ۱۶-۲۹ سے ۳۴ و ۲۳-۲۶ سے ۳۰ و گنتی ۲۹-۷ سے ۱۱) میں ہی یعنے بڑے کفارہ کے ایام جو مہینے طری کی دسویں تاریخ یا ستمبر کے اواخر و اکتوبر کے اوایل کے دن تھے گذر گئے اور اُسوقت تین مہینے تک سفر کرنا خطرناک بات تھی تب پولوس نے (جتایا) یعنے آگاہ کیا تاکہ اُنہیں جسمانی ہلاکت سے بھی بچا دے (ف) عیسائی لوگ دنیاوی احوال اور جسمانی زندگی کے بچانیکا بھی فکر کرتے ہیں

(۱۰) ای مردو میں دیکھتا ہوں کہ اس سفر کے ساتھہ تکلیف اور بہت نقصان ہوگا نہ صرف بوجھہ اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی

پولوس ایسی باتوں میں بھی تجربہ کار تھا اور ذہن میں بھی اُسکے ہوشیاری تھی وہ دنیاوی معاملات میں بھی ہوشیار تھا - الہی روشنی دنیاوی باتوں میں بھی روشنی دیتی ہی کیونکہ خدا کے بندے کبوتر کی مانند بے بد اور سانپ کی مانند ہوشیار ہوتے ہیں

(۱۱) پر صوبہ دار نے مانجھی اور جہاز کے مالک کی باتوں کو پولوس کی باتوں سے زیادہ مانا

صوبہ دار جانتا تھا کہ مانجھی وغیرہ کی عقل ایسی باتوں میں پولوس سے زیادہ درست ہی اس لئے پولوس کی نہ مانی مانجھی کی مان لی (ف) جب خدا کی باتوں کو کوئی نہیں مانتا ہی تو وہ بیچارے چپ کر جاتے ہیں اور آخر کو نہ ماننے والے خراب ہوا کرتے ہیں (ف ۲) دیکھو اللہ کے لوگ نیک نصیحت دیتے ہیں اور لوگ اُن کی نہ مان کے آپ کو خطرہ کی طرف لیجاتے ہیں

(۱۲) اور اسلئے کہ وہ بندر جاڑا کاٹنے کے لئے اچھا نہ تھا اکثروں نے صلاح کی کہ وہاں ۱۲
سے روانہ ہوں کہ اگر ہو سکے تو فونیکس میں پہونچ کے جاڑا کاٹیں کہ وہ کریت کا ایک بندر تھا جو دکھن
پچھم اور اوتر پچھم کے رخ تھا

(اکثروں نے صلاح کی) دیکھو یہاں اکثر ہیں جو غلط صلاح کرتے ہیں پس ہمیشہ یہہ کہنا جایز نہیں ہی کہ یہہ بات بہت
لوگ کہتے ہیں مگر بات کا تولنا بھی چاہئے کہ کیا بولتے ہیں (فونیکس) وہاں سے (۴۰) میل تھا ارادہ کیا کہ فونیکس
اچھی جگہ ہی وہاں جا کر جاڑا کاٹیں تب آگے چلینگے

(۱۳) سو جب کچھہ کچھہ دکھنیا چلنے لگی اُنہوں نے یہہ سمجھہ کے کہ اپنے مطلب کو پہونچے لنگر اُٹھایا ۱۳
اور کریت کا کنارہ پکڑ کے روانہ ہوئے

(دکھنیا) دکھن کے طرف کی ہوا (اپنے مطلب کو پہونچے) یعنے خوش ہو گئے اب دو تین گھنٹہ میں فونیکس میں
پہونچ جاوینگے جیسے سب کی صلاح تھی پس چل پڑے

(۱۴) لیکن تھوڑی دیر بعد بڑی طوفانی ہوا جو یورقلدون کہلاتی ہی اس پر سے گری ۱۴

(یورقلدون) وہ ایک طوفانی ہوا ہی یہہ لفظ دو لفظوں سے مرکب ہی یورد و آقلو یعنے اُوتر اور پورب کی ہوا یہہ ہوا
بادلوں کو ملایا کرتی ہی اور ہوا کے مختلف جھوکھے ایک دوسرے پر حملہ کیا کرتے ہیں پس یہہ ہوا ایک جزیرہ کی طرف
سے آگئی اور اب جہاز کے لئے مشکل ہوئی

(۱۵) اور جب جہاز چلا گیا اور ہوا کا سامہنا نہ کر سکا تو ہم نے چھوڑ دیا اور یونہیں چلے ۱۵

یعنے جہاز کو چھوڑ دیا کہ جدھر چاہے جاوے یہہ لاچاری کی بات ہوئی (ف) عیسائیوں کے سفر کا جہاز جب
طوفان میں ڈگمگا جاتا ہی اور مخالفتیں اور خطرے اور آزمائشیں ہجوم کرکے آتی ہیں تب توکل کرکے چپ کر جاتے ہیں کہ
جو کچھہ ہوتا ہی ہونے دو حقیقی محافظ جو اللہ ہی سب کچھہ فایدہ کے لئے کریگا خواہ دُکھہ ہو یا سُکھہ

(۱۶) اور ایک ٹاپو کے تلے جسکا نام قلاودی ہی بہہ گئے اور بڑی مشکل سے ڈونگے کو قابو میں لائے

قلاودی ٹاپو کریت سے (۲۰ یا ۳۰) میل ہی دکھن اور پچھم کیطرف (مشکل سے ڈونگے) کو قابو میں لائے یعنے اُس کشتی کو جو چھوٹی سی ہوتی ہی اور جہاز کے پیچھے پیچھے رسی سے بندھی ہوئی چلا کرتی ہی

(۱۷) اُسے اُنہوں نے پاس لاکے تدبیریں کیں اور جہاز کو نیچے سے باندھا اور چوربالو میں دھس جانے کے ڈر سے ہم نے جہاز کا پال وال گرادیا اور یونہیں چلے گئے

(نیچے سے باندھا) یعنے جہاز کے اردگرد رسی لپیٹی کہ ٹوٹ نہ جاوے اُسے مضبوط بنایا (چوربالو بھی ایک تھا جسمیں خوف تھا کہ جہاز دھس نہ جاوے اس سلئے پال وال گرادیا (ف) یہہ چوربالو سرتس لیجانام سے افریقہ کے کنارہ پر تھا اُنہیں خوف تھا کہ اُس میں نہ جا دھسیں

(۱۸) اور جب آندھی نے ہمیں نہایت ستایا تو دوسرے دن اُنہوں نے جہاز کا بوجھہ پھینک دیا

(یونس ۱-۵) کو بھی دیکھو (ف ۱) دنیاوی اموال جنکے لئے لوگ خدا کو بھی چھوڑ دیتے ہیں پر مصیبت کے وقت جب جان پر آبنتی ہی تو وہ بھی پھینکدیتے ہیں اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے (ف ۲) کبھی کبھی ایسا وقت بھی آتا ہی جب معلوم ہوجاتا ہی کہ دنیاوی اموال بوجھہ ہیں کہ جنکا نہ صرف اُٹھانا ہی مشکل ہی مگر یہہ بھی کہ مالکوں کو غرق کیا چاہتے ہیں اور اکثر لوگ اُنہیں اپنے نقصان کے لئے رکھتے ہیں تب وہ جو پیاری چیز ہی اُسے بُری جانکے پھینکدیتے ہیں

(۱۹) اور تیسرے دن ہم نے اپنے ہاتھوں سے جہاز کا اسباب بھی پھینکا

(جہاز کا اسباب بھی) پھینکدیا (ف) دیکھو لوگ جسم کے بچانے کے لئے کیسی فکر کرتے ہیں مگر روح بچانے کے لئے ذرا سا مزہ دنیا کا نہیں پھینکدیتے مگر اُسے ساتھہ لیکے ابدی عذاب میں ڈوب جاتے ہیں

(۲۰) اور جب بہت دنوں تک نہ سورج اور نہ تارے نظر آئے اور بڑی آندھی چلتی رہی آخر کو بچنے کی امید ہمیں بالکل نہ رہی

(بہت دنوں تک) یعنے چودہ یوم تک (آیت ۲۷) (نہ سورج نہ تارے) یعنے نہ دن کو دکھا نہ رات کو کچھہ معلوم نہوا کہ کب رات آتی ہے اور کب دن کچھہ پتہ نہ لگا کہ کہاں ہیں ایسا طوفان آگیا تب بہت خوف بلکہ یقین ہو گیا کہ اب ہم سب ڈوب کر مرینگے (ف) اسطرح عیسائی لوگ بہت دن کاٹتے ہیں بغیر روشنی اور فضل کے ذرا انکال کے دیکھو (لشیعیا ۵۰-۱۰) کو ایسا شخص خدا پر بھروسہ رکھے۔ پہلے تکلیف آتی ہے تاکہ لوگ اپنی طرف سے ناامید ہو جاویں اور سیدھی نظر خدا پر بھروسہ کرے تب الٰہی مدد ہو جاتی ہے ہم کچھہ دن چھوڑے بھی جاتے ہیں تاکہ چلنا سکھیں جیسے بچہ کا ہاتھہ باپ چھوڑ دیتا ہے کہ چلنا سیکھے اور پھر سنبھالتا ہے

۲۱ (۲۱) اور بہت فاقوں کے بعد پولوس نے اُن کے بیچ میں کھڑے ہو کے کہا اے مردو لازم تو تھا کہ تم میری بات مان کے قریطی سے روانہ نہوتے اور یہہ تکلیف اور نقصان نہ اُٹھاتے

(فاقوں کے بعد) اگرچہ گیہوں بہت تھے مگر غم اور گھبراہٹ میں پکانے کھانے کا موقع کہاں تھا جہاز کے کام میں لگے تھے اور موت کے پنجہ میں پھنسے تھے اسلئے بہت فاقے گذر گئے (میری بات مان کے) یہہ مناسب تھا کہ رسول کی بات مانتے دنیاوی عقلمندوں کی مانی مگر خدا کے بندے کی نہ مانی تب اتنا نقصان اُٹھایا (ف) یہہ لوگ بھی جو دنیاوی اہل عقل کی مانتے ہیں پر خدا کے بندوں کی نصیحت نہیں مانتے آخر کو بڑا نقصان اُٹھاوینگے

۲۲ (۲۲) پر اب تمہاری منت کرتا ہوں کہ خاطر جمع رکھو کہ تم میں سے ایک جان بھی برباد نہ ہو گی مگر جہاز

(خاطر جمع رکھو) یعنے مرنے کا یقین دل سے نکالو تم بچ جاؤ گے یہہ خبر کیسی عمدہ اُسوقت معلوم ہوئی ہو گی اور خدا کے رسول کی رسالت پر کیسی عمدہ مُہر اُن کے سامھنے ہوئی ہو گی

۲۳ (۲۳) کیونکہ خدا جسکا میں ہوں اور جس کی بندگی کرتا ہوں اُس کا فرشتہ اسی رات کو میرے پاس آیا اور کہا

(خدا کا فرشتہ) (۱۶-۹ و ۲۳-۱۱) جسکا میں ہوں (رومی ۱-۱) جسکی عبادت کرتا ہوں (۱۳-۲) یعنے میں دنیا کا نہیں ہوں میں نے آپ کو خدا کے سپرد کیا ہے اُسکا خادم ہوں اور اُس کا فرمانبردار ہوں وہ میرا پیارا ہے میں اسکا خاص بندہ ہوں اُس کا فرشتہ آج کی رات میرے پاس آیا تھا

۲۴ (۲۴) ای پولوس مت ڈر کیونکہ ضرور ہی کہ تو قیصر کے آگے حاضر ہوا ور دیکھہ خدانے سب کو جو تیرے ساتھہ جہاز میں ہیں تجھے بخشدیا

(مت ڈر) یہہ خدا کا پیغام ہی اپنے بندوں کے لئے کہ مت ڈرو جیسے دانیال سے کہا (دانیال ۱۰-۱۲-۱۹) اور اسطرح عورتوں سے کہا گیا تھا (متی ۲۸-۵ وغیرہ) (ف) اگر پولوس بے سبب بری صحبت میں جاتا تو شاید اُن کے ساتھہ ہلاک بھی ہوجاتا مگر خدانے اُسے خود بُلایا اسلئے بچا بھی لیا (ف) خدا کے لوگ دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے کیونکہ اُنکا بھی اپنا اپنا حصہ ہی تو بھی خدا اُن کے دُکھہ میں اُنکا مددگار ہی کہ حقیقی نقصان نہووے (ف) اکثر یہہ بھی ہوتا ہی کہ تھوڑے سے نیک لوگوں کے سبب سے بہت سے گنہگار بھی بچ جاتے ہیں مگر ایک بھلا آدمی بھی بہت سے شریروں کے درمیان مشکل سے ہلاک ہوتا ہی (ف) ایک راستباز کے سبب سے سیکڑوں بدکار بچ جاتے ہیں دیکھو سدوم کی بربادی نہیں ہوسکتی تھی جب تک لوط وہاں رہتا تھا (پیدائش ۱۹-۲۳) (ف) چاہیئے کہ ان حقیر عیسائیوں کو ناچیز نہ جانو سچے عیسائی بڑے بڑے شہروں اور آبادیوں میں برکت کا باعث ہیں (ف) خدانے ان سب جہاز والوں کو بھی پولوس کے لئے بخشدیا کہ اُس کے وسیلہ سے بچ جاویں اب کیا کہتے ہو کہ وہ سب عیسائی ہوئے ہونگے قیاس تو چاہتا ہی

۲۵ (۲۵) اسلئے ای مردو خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خدا پر اعتقاد کرتا ہوں کہ جیسا مجھکو کہا گیا ویسا ہی ہوگا

یہاں کچھہ ذکر تقدیر کا نہیں ہی مگر خدا کی پروردگاری کا ذکر ہی- معلوم ہوتا ہی کہ جب یہہ لوگ جہاز کے بچاؤ کی تدبیریں اور تبیرا ہی میں تھے پولوس خدا سے دعا کرتا تھا اپنے بچاؤ کے لئے اور کلام کے پھیلانے کے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اور جب خدا کا فرشتہ اُسے جواب دیگیا تو اُسکا یقین پورا ہوگیا کہ اب ہم سب بچینگے خدانے دعا قبول کی

۲۶ (۲۶) لیکن ہم کسی ٹاپو میں جا پڑینگے

یہہ پیشگوئی کے موافق بات ہی یا قیافہ سے کہی ہوگی واللہ اعلم

۲۷ (۲۷) جب چودھویں رات آئی کہ ہم دریائے ادریہ میں ٹکراتے تھے آدھی رات کو ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسی ملک کے نزدیک پہونچے

(چودھویں رات) اُسوقت سے کہ جب حسن بندر چھوڑا تھا (دریائے ادریہ) یعنے وہ دریا جو یونان اور اٹلی کے دکھن میں ہی اور افریقہ کے اوتر میں ہی (معلوم کیا) لہروں کی آواز سے

(۲۸) اور پانی کی تھاہ لیکے بیس پرسا پایا اور تھوڑا آگے بڑھکے اور پھر تھاہ لیکے پندرہ پرسا پایا ۲۸

یعنے کنارہ کی طرف کو آگئے جہاں ٹکر کھانے کا خطرہ تھا (پرسا) چھہ فٹ کا ہاتھہ ہوتا ہی اور ہاتھہ کی پیمایش یوں ہی کہ جب ہاتھہ پھیلایا جاوے تو ایک ہاتھہ کی ایک اُنگلی سے دوسرے ہاتھہ کی دوسری اُنگلی تک ہوتا ہی

(۲۹) اور اس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح ۲۹
کی راہ دیکھتے رہے

اُن دنوں میں جہاز کے ہر دو طرف سے لنگر ڈال سکتے تھے خواہ آگے سے خواہ پیچھے سے اور طوفان کے وقت اکثر دو لنگر ڈالتے تھے مگر ایسے وقت میں چار ڈالا کرتے تھے پس یہاں سے ظاہر ہی کہ نہایت بڑا طوفان تھا (صبح کی راہ دیکھتے رہے) کہ سب کچھہ دیکھہ بھال کے کریں مبادا اندھیری میں کہیں پھنس نہ جاویں یا کسی چٹان پر نہ جا پڑیں

(۳۰) اور جب ملاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اس بہانے سے کہ گلہی سے لنگر ۳۰
ڈالیں ڈونگے کو سمندر میں اُتارنے لگے

(اُتارنے لگے) گویا چھوٹی کشتی پر سوار ہو کے سمندر میں لنگر ڈالنا چاہتے ہیں یا لنگر کی رسیاں کھینچتے ہیں کہ جہاز نہ ہلے اس حیلہ سے ارادہ کیا کہ بھاگ جاویں اور سب کو یہاں مرنے دیں (ف ۱) اسیطرح بعضے حاکم اور واعظ بھی کرتے ہیں کہ خطرہ یا مصیبت کے وقت بھاگتے ہیں اور اپنی حفاظت کے لئے کلیسیا کی کشتی کو چھوڑ دیتے ہیں جو خدا سے اُنہیں سپرد تھی (مرقس ۱۴-۵۰) (ف ۲) مسیح کو بھی چھوڑ کے بھاگ گئے تھے (ف ۳) دیکھو دنیا کے لوگ کیسے بے ایمان ہوتے ہیں کہ اُنہیں غیب سے خبر دی گئی کہ نہ مروگے اور اب زمین بھی آگئی پھر بھی بھاگتے ہیں اور ساتھیوں کو برباد کیا چاہتے ہیں

(۳۱) پولوس نے صوبہ دار اور سپاہیوں کو کہا اگر یہہ جہاز پر نرہیں تو ہم نہیں بچ سکتے ۳۱

(صوبہ دار اور سپاہیوں) یہہ لوگ وفاداری کر رہے تھے اِنہیں کو کہا (ف ۱) اگرچہ خدا کا وعدہ بچانے کا تھا تو بھی

ملاحوں کی حکمت اور مدد کارآمد تھی اُس وعدہ کی تکمیل کے لئے پس پولوس سلامتی کی شروط کے ادا کرنے کو خبر دیتا ہی کہ یہہ لوگ بھاگنے نہ پاویں پس ہر دو طرف سے دیکھنا چاہیئے خدا کی پروردگاری اور انسان کی کوشش ہر دو مطلوب ہیں (اصموئیل ۲۲- ۹ سے ۱۳) اگرچہ خدا سب کچھ جانتا ہی اور کرتا بھی ہی تو بھی انسان کی ذمہ داری ہی کہ اپنا واجب ادا کرے (ف) پولوس کے دل میں ایمان تھا خدا کی طرف محبت تھی آدمیوں کی طرف پس وعدہ پاکے بے پروا ہی نہ چاہی بلکہ وعدہ کے سبب سے زیادہ کوشش چاہی (ف۳) پولوس کو یہہ دو باتیں یعنے الٰہی پروردگاری اور انسانی کوشش کبھی مخالف معلوم نہیں ہوئیں اور ہمیں بھی نہیں ہوتی ہیں پر وہ جو پوشیدہ نظر نہیں رکھتے شاید مخالف بتلاتے ہیں

۳۲ (۳۲) تب سپاہیوں نے ڈونگے کی رسیاں کاٹ کے اُسے گرنے دیا

(اُسے گرنے دیا) جو اُن کے بھاگنے کا وسیلہ تھا (رسیاں کاٹ ڈالیں) تاکہ سب کا بھروسہ خدا پر رہے نہ ڈونگے پر

۳۳ (۳۳) اور پولوس نے سب کی منت کی کہ جب تک دن نہ نکلے کچھہ کھائیں اور کہا آج چودہ دن ہوئے کہ تم راہ دیکھتے ہو اور فاقہ کیا اور کچھہ نہ کھایا

(کچھہ نہ کھایا) یعنے اچھی طرح سے بفراغت دل اطمینان کے ساتھہ کچھہ نہیں کھایا اور یوں گھبراہٹ میں جو کچھہ ملا ہوگا مُنہہ میں ڈالا ہوگا تب تو چودہ دن زندہ رہے

۳۴ (۳۴) اِسلئے تمہاری منت کرتا ہوں کہ کچھہ کھائے کہ اس میں تمہاری سلامتی ہی کیونکہ تم میں سے کسی کے سر کا ایک بال نہ بینکا ہوگا

(کھاویں) تاکہ طاقت پاویں اور سلامتی سے کنارہ تک پہونچیں (بال بینکا نہ ہوگا) اگرچہ بھیگو گے مگر مروگے نہیں (ف) دیکھو ایک قیدی اُنکے لئے رسول ہی جسے اُنہوں نے جکڑا تھا وہ اُنکے لئے دلسوزی سے فکرمند ہی اور اُنکو روحانی اور جسمانی سلامتی تک پہونچاتا ہی یہہ خدا کی شان ہی

۳۵ (۳۵) اور یہہ کہکے اُسنے روٹی لی اور اُن سب کے سامہنے خدا کا شکر کیا اور توڑ کے کھانے لگا

اور اسطرح خدا پر گواہی دی (شکر کیا) یہہ دکھلا کے کہ اُسکا وعدہ ہمارے بچانے کا تھا پورا ہو چکا ہم بچگئے اب شکر کرکے

کھاتے ہیں (۲ تواریخ ۲۰-۲۱ وزبور ۴۹ تمام) کھانے لگا کچھ عشاء ربانی نہ تھی مگر روزمرہ کا کھانا تھا وہ شکر کرکے کھاتا
ہو اور دکھلاتا ہو کہ عیسائی لوگ ہر کھانا خدا کا شکر کرکے کھاتے ہیں

(۳۶) تب وے سب خاطرجمع ہوئے اور آپ بھی کھانے لگے ۳۶

یہہ پہلا وقت تھا کہ اچھی طرح کھانا کھایا جب سے کہ طوفان شروع ہوا - پولوس کی ہمت سے نا امیدی کے درمیان
سب کو دلیری آئی (ف) خدا کے بندے اس اندھیری دنیا میں مثل تاروں کے چمکتے ہیں اور مصیبت کے وقت
زیادہ عمدہ نظر آتے ہیں اور اُسوقت لوگوں کی نظر اُنپر ٹھہر جاتی ہو

(۳۷) اور ہم سب جہاز میں دو سو چھہتر نفر تھے ۳۷

جہاز بڑا تھا جس میں اتنی سمائی تھی اور اسباب اور اموال بھی بھر کر لائے تھے جو راہ میں پھینک دیا تھا

(۳۸) اور انہوں نے کھاکے اور سیر ہوکے اناج کو سمندر میں پھینک دیا اور جہاز ہلکا کیا ۳۸

یہہ تیسرا مرتبہ ہو کہ جہاز کو ہلکا کیا (پہلے بھی کچھ) سمندر میں ڈالا تھا (آیت ۱۵) اور اسباب بھی ڈالا تھا (آیت ۱۹)
اب تیسری بار بھی ڈالتے ہیں پس تھوڑا تھوڑا ڈالتے تھے ایک دم سے کل بوجھہ نہیں پھینک دیا تھا اور یہی دستور
بھی ہو (ف) سچا عیسائی اسیطرح روحانی زندگی بچانے کو اپنے دل کے سب علایق آہستہ آہستہ پھینکتا جاتا ہو تاکہ
آخرت کے کنارے پر سلامتی سے پہونچے

(۳۹) اور جب دن ہوا اُنہوں نے اُس زمین کو نہ پہچانا پر ایک کول دیکھا جس کا اچھا کنارہ تھا ۳۹
اُسپر اُنہوں نے چاہا کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو چڑھا لیجائیں

(زمین کو نہ پہچانا) کیونکہ بڑے بندر سے دور تھے اور بارش کے سبب اچھی طرح دیکھہ بھی نہ سکے ہونگے (۲۸-۲)
ہر کول دیکھا اور جہاز کو اُسطرف چڑھایا

(۴۰) سو لنگر کاٹکے سمندر میں چھوڑ دئیے اور پتواروں کی رسیاں کھولدیں اور پال ہوا کے رُخپر چڑھا کے کنارہ کیطرف چلے ۴۰

لنگر دریا میں چھوڑے اور پتواروں کی رسیاں کھولدیں یعنے وہ دو چپٹے یا بڑے ڈانڈ ایک ایک طرف دوسرا دوسری طرف جب لنگر ڈالا گیا تھا تب باندھا گیا تھا اب کہ چلنے لگے تو لنگروں کو جہاز سے کاٹ کر پانی میں چھوڑ دیا

(۴۱) اور ایک جگہ جس کی دونوں طرف پانی تھا پہونچکے جہاز کو زمین پر دوڑا دیا اور گلہی تو دھکا ۴۱
کھاکے پھنس گئی پر پچھا لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا

یعنے جہاز کیچڑ میں دھس گیا ایک طرف سے اور دوسری طرف سے لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا (ف) اس سے پہلے بھی پولوس جہاز کے ٹوٹ جانے میں گرفتار ہو چکا تھا (۲ قرنتی ۱۱-۲۵) یہہ تیسری بار ہی مگر اور دفعہ ایسی بلا میں پھنسنے کا مفصل ذکر ہمیں معلوم نہیں ہی پس ہم لوگ اُسکے سارے دکھوں سے اچھی طرح آگاہ نہیں ہیں اعمال کی کتاب میں اُسکا ذکر نہیں ہی پر مسیح کے دفتر میں سب کچھہ لکھا ہی آخری دن سب کچھہ ظاہر ہو جائیگا

(۴۲) اور سپاہیوں کی یہہ صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں نہ ہو کہ کوئی پیر کے بھاگ جائے ۴۲

رومی دستور یہہ تھا کہ قیدیوں کی ذمہ داری نگہبانوں پر ایسی تھی کہ جب قیدی بھاگ جاویں تو سپاہی مارے جاتے تھے (۱۲-۱۹) اِسلئے اُنہوں نے چاہا کہ قیدیوں کو مار ڈالیں ایسا نہ ہو کہ بھاگ جاویں اور ہم سرکار میں مارے جاویں

(۴۳) لیکن صوبہ دار نے یہہ چاہکے کہ پولوس کو بچاوے اُن کو اس ارادہ سے باز رکھا اور حکم ۴۳
دیا کہ جو لوگ پیر سکتے ہیں پہلے کود کے کنارہ پر جائیں

دیکھو پولوس کی باتوں سے صوبہ دار کے دل میں کتنی تاثیر تھی اور اُسکی نظر میں وہ کیسا عزیز ہو گیا تھا

(۴۴) اور باقی بعضے تختوں پر اور بعضے جہاز کے ٹکڑوں پر اور یوں ہوا کہ سب کے سب ۴۴
سلامت خشکی پر پہونچے

(پہونچے) خدا کے وعدے کے موافق اور پولوس کے بیان کے موافق جہاز برباد ہوا اور آدمی سب بچ گئے کچھہ معجزہ تو اُسوقت نہیں ہوا جو کچھہ ہوا دستور کے موافق ہوا تو بھی قدرت الہی سے ہوا اسی طرح الہی وعدے اکثر پورے ہوتے ہیں انتظام جہان کے موافق اور بعض پورے ہوتے ہیں معجزانہ طور سے مگر جب خدا کی قدرت سے معجزے ہوتے

ہیں اُسی خدا کی قدرت سے جہان کا انتظام بھی ہوتا ہے (ف) ایک دن اسی طرح مسیح کی کلیسیا کے جہاز میں سب مسافر آسمان میں چڑھینگے اور اس جہان کی ساری آلایش اسی جگہ چھوڑینگے بڑی مصیبت اور دُکھوں کے بعد آسمان میں داخل ہونگے۔ (ف) وہ لوگ جو مصیبتوں میں گھبراتے ہیں پولوس کی مصیبتوں پر سوچیں اور اُس الہی مدد کی طرف اپنی نظر رکھیں جو سب ایمانداروں کے شامل حال ہے (ف) اس بات کے دیکھنے سے بعضے لوگ یہہ سوال کرتے ہیں کہ لوقا نے اس باب کی آیت اول سے آخر آیت تک سب بیان دنیاوی معاملات کا کیا ہے اُسنے جہازرانی کا ذکر خوب سنایا ٹاپو اور جزیروں سمندروں اور ہواؤں چٹانوں اور لنگروں اور پتواروں اور سپاہیوں وغیرہ کی باتیں کی ہیں مگر روحانی باتیں نہایت کم ہیں یہہ کیسی بات ہے اور اس سے کیا فایدہ ہے جواب یہہ ہے کہ خدا فرق نہیں کرتا دینی اور دنیاوی معاملات میں بیبل کہتی ہے کہ سب کچھہ خدا سے ہے خواہ تواریخ میں ہو یا روزمرہ کے کاموں میں خواہ روحانی بات ہو یا جسمانی - گواس بادشاہ کا بھی خدا نے ذکر کیا ہے (یشعیا ۴۴ - ۲۸) اگرچہ وہ بت پرست تھا اور موسیٰ کا بھی بیان کیا ہے (یشعیا ۶۳ - ۱۱) جو کلیم اللہ تھا کہ دونوں خدا کی طرف سے نگہبانی کرتے تھے اسی طرح ہم لوگوں کو کہا گیا ہے کہ سب کچھہ جلال الہی کے لئے کریں اسطرح پولوس نے بھی کیا جب خیمہ دوزی کی یا روح القدس ہاتھہ رکھہ کے دی یا جہاز کو ہلکا کیا یا لوگوں کے لئے دعا خیر کی پس مناسب باتوں میں خدا کی خدمت کرتا تھا (۲ جواب) اس سفر کو اسلئے مفصل دکھلایا ہے تاکہ تبلاوے کہ کس مصیبت و تکلیف سے انجیل لیکر رسول روم میں آیا اور کس قدر دُکھہ اُٹھایا اُنھیں دکھوں کا یہہ ثمرہ ہے کہ انجیل کا بوٹا خوب چار طرف پھیلا ہے

اٹھائیسواں باب

(۱) اور جب بچ نکلے تھے تب جان گئے کہ اُس ٹاپو کا نام ملیطہ ہے

(بچ نکلے) مگر جہاز ٹوٹ گیا (ملیطہ) یہہ جزیرہ سسلی سے (۶۰) میل دکھن میں ہے (۲۰) میل لمبا اور (۱۲) میل چوڑا ہے

۲ (۲) اور اُس کے جنگلی باشندوں نے ہم پر نہایت مہربانی کی کیونکہ مینہہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب آگ سلگا کے ہم سبھوں کو پاس بلایا

(جنگلی) یعنے وہ جو غیر زبان بولتے تھے نہ لاطینی نہ یونانی پولوس اُنکا بھی قرضدار تھا کہ رسالت کا کام اُنہیں بھی

کرے (رومی ۱-۱۴) (ف) کسی ملک اور کسی زبان اور کسی درجہ کا آدمی کیوں نہ ہو خدا کے گھر میں کچھ فرق نہیں ہے مسیح سب میں سب کچھ ہے (کلسی ۳-۱۱) (ف) یہہ دستور ہے کہ لوگ جس زبان کو نہیں جانتے اُسکے اہل کو جنبی کہتے ہیں (۱ قرنتی ۱۴-۱۱) جس طرح یہودیوں نے غیر قوم یونانیوں کو کہا اور رومی اور یونانی لوگوں نے اور سب کو کہا اب ہندوستان ہی میں دیکھو کہ دہلی والے لوگ کوئی بیس برس گذرے ہونگے کہ باہر کے لوگوں کو جنگلی اور گنوار بتلاتے تھے پر غدر کے بعد دہلی آپ گنواروں سے بھر گئی اور وہ شایستگی پہلی اُڑ گئی ہے (نہایت مہربانی کی) یعنے اُنہوں نے کچھہ نفع ہم سے حاصل کرنا نہ چاہا جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ جب کسی کا جہاز ٹوٹ جاتا ہے تو اُسکا اسباب لوٹنے کو جلدی طیار ہو جاتے ہیں ان لوگوں نے پاس بلایا اور جاڑے کے سبب آگ سلگا کے سکوایا اپنے پاس مہربانی سے بلایا (ف) تجربہ کی بات ہے کہ اہل شہر کی نسبت دیہات کے لوگ مسافروں کی زیادہ خاطر کرتے ہیں اور محبت دکھلاتے ہیں (ف) اکثر عیسائیوں پر مہربانی ہوتی ہے اُنسے جہاں سے انتظار ی نہیں ہے پر خدا ایسی مہربانی کو دیکھتا ہے اور تعریف بھی اسی رحم کی کرتا ہے سرد پانی کا ایک پیالہ بھی عبث جانے نہیں دیتا - مگر چاہئے کہ جب جنگلی لوگ مہربانی کرتے ہیں تو شہر کے عیسائی اُن کی نسبت زیادہ مہربانی کریں (ف) یہاں مقابلہ ہے اُن وحشیوں کے کام کا اُن شہری امیروں کے کام کے ساتھہ جنہوں نے رسول کو یروشلم اور قیصریا میں دکھہ دیا - اور پولوس نے بھی فیلکس اور فسطس اور اگرپا اور یہود یروشلم کے سامہنے کوئی معجزہ بھی نہیں دکھلایا پر ان وحشیوں میں یہہ قدرت الہی ظاہر کی گئی اُسکے اہل سب کچھہ دیکھتے ہیں پر نالایق لوگ سب طرح سے محروم ہیں

۳ (۳) اور جب پولوس نے لکڑی کا گٹھا جمع کرکے آگ میں ڈالا ایک ناگ گرمی پاکے نکلا اور اُسکے ہاتھہ پر لپٹ گیا

(گٹھا جمع کرکے) دیکھو پولوس نے محنت کی اور سب لوگوں کے ساتھہ کام کیا اور اُن کی مدد بھی کی قیدی کا کام بھی خوشی سے کیا اگرچہ بیقصور قیدی تھا وہ سب سے آزاد ہو کر بھی سب کا نوکر بنگیا وہ ناراض ہو کے اکیلا نہیں بیٹھا اُسنے نہیں کہا کہ میں رسول ہو کے لکڑیاں کیوں جمع کروں اگر ضرورت ہے تو ساتھی جمع کرینگے اُسنے لکڑیوں کا گٹھا جمع کرکے اُٹھا لیا اب تو اپنے گون کا تھیلا یا نماز کی کتاب بھی ہاتھہ میں لیکر جاتے ہوئے بعض پادریوں کو شرم آتی ہے نوکر سے اُٹھواتے ہیں یا کوئی عیسائی غریب اُٹھا کے لیجائیگا آپ بڑی نزاکت سے امیرانہ جاتے ہیں تب ہی تو برکت بھی ویسی ہے (جیسی روح ویسے فرشتے) (ناگ) یعنے بڑا کالا سانپ (گرمی پاکے) یعنے پہلے وہ سردی کے سبب سست مردہ سا پڑا تھا اور لکڑیوں میں بندھا ہوا آگیا جب لکڑیوں کو آگ میں ڈالا تو وہ گرمی پاکے جاگ اُٹھا اور پولوس جو پاس کھڑا تھا جس نے لکڑیوں کے ڈالنے کو ہاتھہ بڑھا رکھے تھے

اُسکے ہاتھہ پر لپٹ گیا تھا (ف) جب خدا اپنے بندے کو غیر لوگوں میں عزت بخشتا ہے تو پہلے مصیبت بھیجتا ہے جس پر اُس کی فتح ہوتی ہے مسیح کے ایمان کے وسیلہ سے تب لوگوں کے دلوں پر اثر ہوتا ہے اُسوقت عیسائی آدمی اپنی صلیب سے لوگوں کی آنکھوں اور خیالوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور جب ہم مسیح کے ایمان سے فتح پاتے ہیں تو اور اور بھی عیسائی ہونا چاہتے ہیں اس ایمان کی قوت کو دیکھہ کر (ف) جسپر فضل الٰہی زیادہ ہے اُس کی مصیبتوں کا ہجوم بھی زیادہ ہے ایک آفت کے بعد دوسری آفت پولوس پر برابر چلی آتی رہی (ف) بہت سے سانپ ہیں جو عیسائیوں کے ہاتھہ پر لپٹتے ہیں اور کاٹتے بھی ہیں مگر عیسائی نہیں مرتے تب خدا کا جلال اُن کے وسیلہ سے نظر آتا ہے (ف) جزیرہ ملیطہ میں یہہ سانپ ملا تھا اب لوگ کہتے ہیں کہ اُس زمین میں مطلق سانپ نہیں ہے وہاں سے سانپ کا تخم ہی جاتا رہا شاید یہہ زمین کی زیادہ زرخیزی کے سبب سے ہوا جہاں عیسائی دین آتا ہے وہاں ملک کی بہتری ہوتی ہے

۴ (۴) جونہیں اُن جنگلیوں نے وہ کیڑا اُس کے ہاتھہ پر لپٹا دیکھا ایک نے دوسرے کو کہا یقیناً یہہ آدمی خونی ہے کہ اگرچہ سمندر سے بچ گیا پر الٰہی انتقام اُسے جینے نہیں دیتا ہے

عیسائیوں کی مصیبتوں کو دیکھہ کر فوراً تو یہہ عام لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یہہ آدمی سچا عیسائی نہیں ہے یہہ بے ایمان ہے دیکھو اِس پر یہہ مصیبت آئی پر آخر کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مصیبت نہ تھی بلکہ برکت تھی یہاں جنگلیوں نے کہا کہ یقیناً خونی ہے مگر اب بڑے عقلمند صاحب علم اور معتبر عزت والے عیسائی بھی کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہہ مصیبت جو اُسپر آئی تھی اِسلئے تھی کہ وہ بے ایمان ہے اس مقام پر عیسایوں کو بہت سوچنا چاہئے (ف) پولوس کے ہاتھہ پر زنجیر بندھی تھی اس سے جانا کہ قیدی ہے اور کسی جرم میں گرفتار ہے اور اُن کی دلی روشنی نے بھی گواہی دی کہ خدا راستباز منصف ہے وہ اُسے مارنا چاہتا ہے دیکھو سب کی تمیزوں پر الٰہی شریعت لکھی ہے مگر تھوڑے جانتے ہیں کہ اُسے کس طرح کام میں لاویں (ایک نے دوسرے سے کہا) اپنی وحشی بولی میں کہا تھا مگر پولوس نے سمجھہ لیا کیونکہ خدا کی روح نے اُسے اُن کی زبان بولنے اور سمجھنے کا علم بھی بخشا تھا (۲-۴) دیکھو پولوس نے لکاونیہ کی زبان کو بھی سمجھہ لیا تھا (۱۴-۱۱) یہہ مہر رسالت تھی پولوس پر بھی اور سب حواریوں پر کہ وہ جو سب کی طرف بھیجا گیا سب کی زبان بولتا ہے نہ آنکہ محمد صاحب کی مانند دعویٰ عام نبوت کا ہو اور نہ زبان سوائے عربی کے اور کچھہ نہ جانیں مترجم کی ہروقت حاجت رہے (سمندر سے بچ گیا) وہ جانتے تھے کہ انتقام لینے والا ایک ہی خدا ہے اُس کی آنکھہ سب کچھہ دیکھتی ہے اور اُسکا ہاتھہ سب کچھہ کرنے سکتا ہے تاکہ شریعت الٰہی کا تجاوز کرنیوالا ہرگز نہ بچے کیونکہ بدی گنہگاروں کے پیچھے آتی ہے پس خون کرنا بڑا گناہ ہے اور یہہ آدمی خونی ہوگا اب اسے سانپ نے کھایا پس آرام

کی جگہ میں بھی پہونچکے جینے نہیں پاتا ہے (ف) دیکھو وہ جنگلی کیسے اہل فکر تھے اسی طرح اور ملکوں کے وحشی بھی اہل فکر میں ہر سبب کے سب برابر رحم دل نہیں ہیں افغان بھی ایسی باتیں سوچتے ہیں مگر تعلیم محمدی کے سبب زیادہ سنگدل ہیں (ف) دیکھو شیطان کا کتنا بغض ہے اُس کی پہلی امید تھی کہ پولوس طوفان میں مریگا اسی لئے وہ اُسپر یہہ طوفان لایا تھا کیونکہ وہ ہوا کا سردار ہے (افسیوں ۲-۲ و ایوب ۱-۱۲ و ۱۹) کو خوب دیکھو کہ یہہ ہوا کا سردار ایوب پر بھی آندھی لایا تھا۔ شیطان نے پہلے یروشلم میں چاہا کہ پولوس یہودیوں کے ہاتھہ سے مارا جاوے مگر وہ نہ مرا تب بت پرست حکام کے دل میں ایسی سبز جی ڈالی کہ اگرچہ وہ بیقصور کہتے تھے اپنی تمیز کے سبب سے مگر اُسے نہ چھوڑا اور دو برس قید رکھا یہہ اُن کی دلی تاریکی کے سبب سے تھا جو شیطان سے تھی مگر جب وہ روم کو چلا تاکہ انجیل وہاں لیجاوے تو شیطان نے بڑی کوشش کی کہ وہاں نہ جانے پاوے وہاں منادی نہ کرے اور اسلئے یہہ بڑا طوفان لایا کہ جہاز بھی برباد ہوا مگر خدا نے ہر جگہ سے اُسے بچایا اب سانپ بھی آچمٹا جو اصل روپ شیطان کا ہے پہلے وسیلوں سے کام لیا جب کام نہ چلا تو آپ آچمٹا مگر خدا نے اب بھی بچایا جیسے وعدہ تھا (مرقس ۱۶-۱۸ لوقا ۱۰-۱۹)

(۵) پس اُسنے کیڑے کو آگ میں جھٹک دیا اور کچھہ ضرر نہ پایا

اُسے طاقت ملی کہ سانپ کو آگ میں پھینک دے یہہ ایک نشان بھی ہے اِس بات پر کہ اُس پرانے سانپ کے لئے کیا ہوجائیگا (مکاشفات ۱۲-۹ و ۲۰-۲) ہاں ابھی سانپ کلیسیا کو ہلاک کرنا چاہتا ہے (مکاشفات ۱۲-۱۴ و ۱۵) مگر فتوی اُسپر ہوچکا ہے کہ وہ آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا (مکاشفات ۲۰-۱۰) (ف) پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اب ملیطہ جزیرہ میں سانپ نہیں رہا تب یقیناً یہہ نشان ہے اُس ہماری امید کا کہ جب زندگی کا سفر تمام ہوجائیگا اور دنیا کے دُکھہ سکھہ کی موجوں سے پار اُترکر ایک نئی دنیا میں پہونچینگے تب سانپ جو دُکھہ دہندہ ہے آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا اور وہاں پر سانپ کا مُنہہ نہ دیکھینگے (یشعیا ۱۱-۸) (ف) اب پولوس روم کو جاتا ہے تاکہ اُسپر گواہی دے جو شیطان کا سر کچلنے والا ہے پس اسکی قوت ابھی سے نمایاں ہے (ف) اسوقت دیکھو کیا معاملہ ہے اُن لوگوں نے کیا گمان کیا تھا اور کیا ہوتا ہے پس وہ اُن کے دل کو بھی اپنی طرف اس معاملہ سے کھینچتا ہے اور خیالات کو بدلتا ہے یا تو وہ خونی سمجھا گیا تھا یا وہ اب دیوتا سمجھا جاتا ہے (ف) اعتراض کوئی کرتا ہے کہ جب پولوس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا تو کیوں اپنی زنجیروں کو نہ جھٹک دیا جواب یہہ ہے کہ معجزہ خدا سے ہے نہ انسان سے پس زنجیریں خدا کے جلال کے لئے تھیں اسلئے ابھی رہتی ہیں پر سانپ شیطان کا جلال تھا وہ جھٹکا جاتا ہے مسیح بھی صلیب پر سے نہیں اُتر سکتا تھا اسلئے کہ اُس سے خدا کا جلال اور آدمیوں کا فایدہ تھا مگر سب مقدس لوگ گناہ

کو جھٹک دیتے ہیں اور وہ باتیں جو جلال کے لئے ہیں خدا رہنے دیتا ہے (ف) پولوس نے فوراً نہیں جھٹک دیا بلکہ کچھ عرصہ تک رہنے بھی دیا تھا تاکہ سب لوگ دیکھ لیں اور جانیں کہ کیا ہوتا ہے پولوس نے چیخ نہیں ماری اور ہائے سانپ سانپ بھی نہیں کہا نہ لوگوں سے مدد مانگی کہ آویں اور اس سے بچاویں اُسنے صبر کے ساتھہ ذرا ہاتھہ پر رکھہ کے بعد دکھلانے کے آگ میں پھینک دیا یہہ بات فکر کے لایق ہے اور دلی تسلی کا اظہار کرتی ہے

۶ (۶) پر وے منتظر تھے کہ وہ سوج جائیگا یا یکایک مر کے گر پڑیگا لیکن جب دیر تک انتظار کیا اور دیکھا کہ اُسکو کچھہ ضرر نہ پہونچا تو اور خیال کر کے کہا کہ یہہ ایک دیوتا ہے

وہ جانتے تھے کہ ایسے زہریلے سانپ سے کیا کیا تاثیرات ہوا کرتی ہیں مگر کچھہ نہ ہوا تب حیران ہو گئے اور (دیوتا) بتلایا پہلے خونی بتلایا تھا اسیطرح لقاونیہ کے لوگوں نے پہلے قربانی چڑھائی پھر سنگسار کیا (۱۴-۱۳ و ۱۹) جب تک دنیا سچائی سے محروم ہے ڈانواں ڈول ہے کبھی حد سے زیادہ بڑھاتے ہیں کبھی اُس درجہ سے گرتے ہیں

۷ (۷) اور اُس جگہ کے آس پاس پبلیوس نام اُس ٹاپو کے رئیس کی ملکیت تھی اُسنے ہمیں گھر لیجا کے تین دن تک بڑی دوستی سے مہمانی کی

پبلیوس کا باپ بھی جیتا تھا مگر بیمار تھا اور وہ حاکم شبلی کی طرف سے اُس جزیرہ میں نایب تھا اُس نے تین دن اپنے گھر میں رکھا اور مہربانی کی

۸ (۸) اور یوں ہوا کہ پبلیوس کا باپ تپ اور اتسار سے بیمار پڑا تھا پولوس نے اُس کے پاس جاکے دعا مانگی اور اُس پر ہاتھہ رکھہ کے اُسے چنگا کیا

(اتسار) میں خونی دست آیا کرتے ہیں لوقا جو حکیم ہے ٹھیک بیماری کو بتلاتا ہے جیسے (۱۲-۲۳ و ۲۴ ا-۱۱ و لوقا ۲۲-۴۴) میں بھی ہے (پولوس نے دعا مانگی اور ہاتھہ رکھا) یہہ دکھلا کے کہ نہ دوا سے نہ جادو سے مگر خدا کے نام سے صحت ہوتی ہے خدا نے پولوس کو نہ صرف نقصان سے بچایا مگر اوروں کے بچانے کی بھی طاقت عنایت فرمائی پبلیوس نے مہمانی کی پولوس بھی حق خدمت کچھہ دیتا ہے اور جس کے پاس جو ہے وہ دیتا ہے پس بھائیو خدا کے بندوں کی مہمانی سے نقصان نہیں ہوتا ہے

برکت آتی ہے (ف) یہاں دیکھتے ہیں کہ مسیح کی پیشگوئی خوب پوری ہوئی (مرقس ۱۶-۱۸) جہاں لکھا ہے کہ سانپ کو اٹھا لینگے اور بیماروں کو چنگا کرینگے سو ہوگیا

۹ (۹) جب یہہ مشہور ہوا تب اور لوگ جو ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور چنگے ہوئے

(ٹاپو میں بیمار تھے) یعنے تمام شہر میں شہرت ہوگئی اور دور دور سے لوگ آئے

۱۰ (۱۰) اور اُنہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور چلتے وقت جو کچھ ہمیں درکار تھا لا دیا

(لا دیا) شکرگذاری کا نشان دکھلا کے نہ معجزات کا بدلا اور پولوس نے بھی شکرگذاری کی نذر قبول فرمائی اور اسی سے سفر کی طیاری ہوئی کچھہ بیان نہیں ہے کہ ان تینوں مہینوں میں انجیل کی کیسی تاثیر ہوئی مگر حدیثوں میں ہے کہ ملیط میں کلیسیا کی بنیاد اُسیوقت ڈالی گئی تھی

۱۱ (۱۱) اور تین مہینے بعد اسکندری جہاز پر جو جاڑے بہر اُس ٹاپو میں رہا اور جس کا نشان دیوکوری تھا روانہ ہوئے

(اسکندری جہاز) دیکھو (۲۷-۶) کو یہہ جہاز اُسی جزیرہ کے بندر میں جاڑا کاٹنے کے لئے رہا تھا اور گمان ہے کہ اُسے طوفان کے سبب سے وہاں آکے رہنے کی ضرورت ہوئی ہوگی (دیوکوری) اصل میں دیوس کوری لفظ ہے یعنے زیوس دیوتا کے دو بیٹے تھے جو خاص ملاحوں کے مددگار کہلاتے تھے جیسے دریائے اٹک میں دو پیروں کی قبریں ہیں جو ملاحوں کے مددگار کہلاتے ہیں یا جیسے ہندوستان میں کوئی خواجہ خضر ہیں کنوئیں میں رہتے ہیں اور سقوں کے مددگار ہیں اسی طرح جب جہاز کے لوگ طوفان سے بچ جاتے تھے تو دیوکوری کی شکرگذاری کرتے تھے اسوقت رومن کتھولک ملاح میڈی ٹرین سمندر میں مقدس انتونی کی عزت کرتے ہیں دیوس کوری کے عوض میں پس اُس کی صورت نشان کے لئے جہازوں پر رکھتے تھے پر پولوس کا حقیقی نشان صلیب تھا وہ جانتا تھا کہ دیوس کوری کچھہ بھی نہیں ہے (۱ قرنتی ۸-۴) مگر سمندر اور جو کچھہ اُس میں ہے خدا کا ہے تو بھی پولوس نے کچھہ پرواہ نہیں کی کہ میں اس بت کے نشان کے جہاز میں کیوں سوار ہوں کیونکہ دنیا کے تمام معاملات میں روا ہے کہ عیسائی بت پرستوں سے صحبت رکھیں (۱ قرنتی ۵-۹ و ۱۰) پر بت پرستی کے دستورات سے بچیں اور ہر قسم کی بت پرستی کو نفرتی چیز جانیں (۱ قرنتی ۱۰-۲۱ و ۲ قرنتی ۶-۱۴ سے ۱۶ و افسی ۵-۱۱) پر یہہ بات کہ ایسے

جہاز میں سوار نہونگے ایسے گھر میں نرہینگے یا ایسے آدمی سے نہ بولینگے حماقت کی بات ہی دیکھو خدا ایسا نہیں کرتا ہی وہ سکندریہ کے دو جہازوں کو کام میں لایا (۲۷-۶ و ۲۸-۱۱) وہ اپنے کلیسیا کے پورانے دشمن کو بھی کام میں لاتا ہی کہ انجیل کو روم تک پہونچاوے اور وہ جس کا نشان دیتا کا ہی وہ بھی خدمت کرکے مسیح کے قدموں تلے آوے جیسے سب کچھ اُسکے قدموں تلے آتا ہی

۱۲ (۱۲) اور سیراکوس میں لگا کے تین دن رہے اور وہاں سے ریگیوم میں گھوم آئے

(سیراکوس) ایک شہر ہی سسلی کا پایہ تخت پورانا پورب میں ملیطہ سے (۸۰) میل یا دن بھر کا سفر ہی اُوتر کیطرف چلکر (تین دن رہے) شاید ہوا مخالف ہوگی ان تین دن میں ضرور پولوس کنارہ پر گیا ہوگا اور منادی کی ہوگی کیونکہ صوبہ دار نے ایسی اجازت پہلے دی تھی (۲۷-۳) اب تو زیادہ اجازت ہوئی ہوگی کیونکہ اب بہت پیار ہوگیا تھا آج تک سسلی کی کلیسیا پولوس کو اپنی کلیسیا کی بنیاد ڈالنیوالا سمجھتے ہیں (ریگیوم) اٹلی کے کنارہ پر دکھن پچھم کی طرف اور سسلی کے اوتر پورب میں ہی اور سینا کی آبنائے کے نزدیک ہی اور اس طرف کو اسلئے گھوم آئے تھے کہ ہوا اب تک موافق نہ تھی

۱۳ (۱۳) اور جب ایک روز بعد دکھنیا چلی دوسرے دن پٹیولی میں آئے

(پٹیولی) کو اب سپولی کہتے ہیں وہ شہر ہی خلیج نیپلس کے اوتر میں اور ریگیوم سے (۱۸۰) میل ہی بسبب اوتر وہاں (۲۶) گھنٹہ میں پہونچتے تھے جب ہوا موافق ہوتی تھی (ف) اگناسیوس اسقف بھی یہاں آیا تھا جب وہ روم کو پکڑا ہوا جاتا تھا تاکہ درندوں سے پھڑوایا جاوے (ف) اسوقت وہ آتشی پہاڑ جسپر در دسلا چلکے مری تھی پولوس کے دہنے ہاتھ پر تھا

۱۴ (۱۴) وہاں ہم بھائیوں کو پاکے اُنکے منانے سے سات دن اُنکے پاس رہے اور یونہیں روم کو چلے

پیٹولی سے آگے خشکی کا سفر آگیا تھا اِسلئے یونہیں چلے (ف) پیٹولی میں بھائی ملے تھے اُنکو خبر نہ تھی کہ پولوس آتا ہی اچانک آگیا تھا (ف) دیکھو ہم نہیں کہہ سکتے کہ میں اکیلا چھوڑا گیا ہوں خدا کے لوگ ہر نگر میں پوشیدہ ملتے ہیں (۱ سلاطین ۱۹-۱۴ سے ۱۸) یہہ لوگ اگرچہ پہلے ایک دوسرے سے ناواقف تھے مگر وہ یگانگت اور باطنی رشتہ داری جو مسیح کے وسیلہ سے ہی ہر ملک کے بھائیوں سے ملکر خوشی دیتی ہی اور آپس میں ایک دوسرے کی تسلی کا باعث ہی بھائی لوگ کہیں کہیں سفروں میں ایسے ملجاتے ہیں جیسے خدا کے فرشتہ ملگئے اور بڑی محبت دکھلاتے ہیں جس سے ہم خدا کا

بہت شکر کرتے ہیں (سات دن رہے) تاکہ بدنی اور روحانی آرام ہوجاوے (ف) صوبہ دار نے اسی جگہ سے اپنے
پہونچنے کی خبر روم کو بھیجی تھی اور جواب کے لئے بھی اُسے وہاں ٹھہرنا تھا (ف) ضرور پولوس نے اسجگہ ارام کرکے اپنے
دل کی طیاری کی ہوگی اُس امتحان اور اُس خدمت کے لئے جو روم میں اُسے پیش آنیوالی تھی جسکو وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کیا ہوگا
(ف) اگر اہل روم کو خبر ہوتی کہ کون آتا ہے تو ضرور کانپ جاتے کیونکہ وہ خدا کا سپہ سالار تھا جس کے وسیلہ سے دنیا الٹ
پلٹ ہوتی تھی پر اہل روم ناواقف تھے کہ کون آتا ہے (ف) اب روم میں ایک نئی طاقت آتی ہے جس سے ساری بت پرستی
دنیا کی اور ساری سلطنت روم کی ٹکڑے ٹکڑے ہونیوالی ہے کیونکہ مسیح کی مراد اس دین سے یہہ ہے کہ ساری دنیا اُسکی تابعداری
کریگی (ف) روم کے عیسائی ضرور پولوس سے واقف تھے کیونکہ آج سے تین برس پہلے پولوس نے اپنا خط رومیوں
کو لکھا تھا

۱۵ (۱۵) وہاں سے بھائی ہماری خبر سُن کے اپی فوریم اور تریتابرنے تک ہمارے استقبال کو آئے
اور پولوس نے اُنہیں دیکھکر خدا کا شکر کیا اور خاطر جمع ہوا

(خبر سُن کے) اُس شخص کی زبانی جو صوبہ دار کی چٹھی لیکر روم میں گیا تھا (بھائی) آئے یہاں روم کے عیسائی بھائیوں
کا پہلا ذکر ہے دیکھو بھائیوں کی محبت کو کہ رسول کی عزت کے لئے اور اِسلئے کہ ہم سب جو عیسائی ہیں ایک ہی چشمہ سے بہتے
ہیں اور دنیا میں اگرچہ جدے جدے ہیں مگر ایک وطن کے لوگ ہیں ایک ہی دیس کے مسافر ہیں ہماری اُن کی ایک ہی امید
ہے اِسلئے ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں پس وہ بھی استقبال کو آئے (ف) اعمال کی کتاب میں اور کلیسیاؤں کا ذکر پڑھتے
ہیں کہ کیونکر وہاں عیسائی موجود ہوگئے مگر روم کے بھائیوں کی بابت کوئی صاف بیان نہیں ہے کہ کس طرح سے وہاں بھائی
لوگ پیدا ہوگئے تھے لیکن خیال کہتا ہے کہ یہہ تخم ریزی وہاں کسی بڑے معلم سے ہوئی تھی جسکا حال معلوم نہیں ہے مگر اتنا جانتے
ہیں کہ ضرور پنتکوست کے دن جب رومی بھی یروشلم میں تھے اُسی وقت سے وہاں دین عیسائی پہونچا تھا (۲-۱۰) اور
جب پولوس نے رومیوں کے خط ۱۶ باب میں بعض بھائیوں کو سلام بھیجا تھا تو وہاں بعضے بھائی موجود تھے جو یہودیوں اور
یونانیوں میں سے عیسائی ہوئے تھے مثلاً اکلا و پرسکلا (رومی ۱۶-۳) اور بعضے پولوس کے رشتہ دار بھی تھے (رومی ۱۶-۷)
اور رومی کلیسیا کا ایمان بھی مشہور تھا (رومی ۱-۸) پر اسوقت کوئی رسول اُن کے لئے درکار تھا کہ وہاں کی کلیسیا ایک مستقیم
کلیسیا ہوجاوے سو خداوند اب رسول مقبول کو وہاں لایا ہے (شکر کیا) دیکھو بعضی باتیں ایسی بھی ہیں جنمیں کچھہ خرچ نہیں ہوتا
اور وہ نہایت مدد اور تسلی کا باعث ہیں (اپی فوریم) روم سے دکھن و پورب میں (۴۳) میل ہے ایک قافلہ عیسائیوں کا پولوس

کو وہاں ملا جو استقبال کے لئے حاضر تھا اور (تریتا برنے) روم سے (۳۰) میل ہی دوسرا قافلہ عیسائیوں کا وہاں استقبال کو حاضر تھا (ف) اسوقت یہہ لوگ اُس بڑی سڑک پر تھے جسکا اپئین نام ہی یعنے اپیائی کی سڑک جسکو اور سڑکوں کی ملکہ کہتے تھے کیونکہ وہ بڑی عالم سڑک تھی (ف) اہل روم نے بہت سی سڑکیں بنائی تھیں تاکہ اُنکے وسیلہ سے ہر طرف فوج کشی ہووے اور خوب آمد و رفت جاری ہو مگر یہہ سڑکیں دین عیسائی کے لئے بھی بڑی مددگار ہوئیں جیسے اسوقت تمام ملکوں میں سڑکیں موجود ہیں اور آسانی سے اُن کے وسیلہ سے انجیل چار طرف پھیلتی ہی بلکہ ریل اور اگن بوٹ بھی اس کام میں بڑی مدد کر رہے ہیں جہاں ریل بنتی ہی وہاں انجیل کے لئے بڑی امید کرنی چاہئیے (دیکھو یشعیاہ ۴۰-۳ سے ۵ تک) کیا لکھا تھا کہ سڑکیں طیار ہوں تاکہ جلال الٰہی ظاہر ہووے (ف) پولوس نے شکر کیا کہ یہہ لوگ مجھے خوشی سے قبول کرتے ہیں محبت کے نشان سے ہمیشہ پولوس کے دل میں بڑی تاثیر ہوتی تھی (رومی ۱-۹ سے ۱۲) اور پولوس (خاطر جمع ہوا) کیونکہ جو ارادہ مدت سے دل میں تھا اب پورا ہوا (۱۹-۲۱) وہ چاہتا تھا کہ روم میں منادی کرے (۲۳-۱۱) اور وہ ہمیشہ دوستوں کے ملنے کا مشتاق تھا (۱۸-۵ و ۲ قرنتی ۲-۱۳ و ۷-۶ و رومی ۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۵-۳۲) خدا نے اُسکی مراد پوری کی

۱۶ (۱۶) جب ہم روم میں پہونچے صوبہ دار نے قیدیوں کو رسالہ خاص کے سردار کے حوالہ کیا پر پولوس کو اجازت ہوئی کہ اکیلا ایک سپاہی کے ساتھہ جو اُسکا نگہبان تھا رہے

(روم میں پہونچے) اب تمام دنیا کے پایہ تخت میں آگئے تائیبر دریا کے کنارہ جو ۱۶ میل سمندر سے تھا (ف) روم میں اُسوقت بیس لاکھہ آدمی کی آبادی تھی اور لندن میں اسوقت (۳۵) لاکھہ کی آبادی ہی (ف) اس کتاب میں اور بھی بہت سے بڑے بڑے شہروں کا ذکر آیا ہی مثلاً یروشلم قیصریا دمشق انطاکیہ تسلونیقیہ اتھینی قرنتس افسس جہاں انجیل پہونچی آخر میں سب سے بڑے شہر کا ذکر بھی آیا کہ انجیل روم میں بھی جا پہونچی (ف) روم کی بڑی سلطنت تھی پولوس نے جتنے سفر کئے سب روم کے علاقہ میں تھے کبھی اس سلطنت کے باہر نہیں گیا پس وہ لوگ جو تہمت کے طور پر عیسائی کو کہتے ہیں کہ کیوں انگریزی سلطنت سے باہر نہیں جاتے ہو پس یہہ کچھہ بات نہیں ہی پولوس باہر نہیں گیا مگر ہم باہر بھی جاتے ہیں جب خدا راہ کھولتا ہی (ف) سارے حکام جنکا ذکر اس کتاب میں ہی یا تو رومی تھے یا روم سے اختیار پاکے حکومت پائی تھی مثلاً سرگیوس پولوس ۔ گلیو ۔ فسطس ۔ پیلیوس وغیرہ اور سپاہی بھی اسی طرح تھے ۔ کرنیلیوس ۔ لسیاس ۔ یولیوس (ف) یہہ وہ بڑی سلطنت ہی جسکا ذکر خدا نے بنوخذ ندر سے کیا تھا اسکے

ظہور سے چھہ سو برس آگے دیکھو (دانیال ۲-۷-۱۲ سے ۴۵) اب اس بڑی سلطنت میں ایک چھوٹی سلطنت آگئی اب چھوٹا پتھر اسمیں آگیا جو لوہے کی مانند مضبوط ہی وہ مسیح کی بادشاہت ہی جسکا سپہ سالار روم میں آگیا جو پولوس ہی (دانیال ۷-۱۳ و ۱۴ لوقا ۱-۳۱ و ۳۳ عبرانی ۱-۸ مکاشفات ۱۱-۱۵) پر سوچو (ف) اہل روم نے ہرچند کہ کوشش کی انجیل کے برباد کرنے میں خواہ قیصروں کے وسیلہ سے خواہ پاپا صاحب کے وسیلہ سے آخر کو شکست سب نے کھائی اور انجیل کے تابع روم ہوگئی اسیطرح ہندوستان میں اب ہوتا ہی (ف) اسوقت پولوس کو خدا نے ایلچی بنایا اور بھیجا تاکہ روم کے لوگ اُس کی معرفت اور مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھہ صلح کریں پس وہ بظاہر ایک قیدی تھا اور حقیقت میں خدا کا ایلچی تھا اور خدا کے کام یونہیں ہوتے ہیں مگر دنیا کے لوگ پیچھے معلوم کرتے ہیں (رسالہ خاص) یعنے بادشاہی باڈی گارڈ کے رسالہ کو قیدی سپرد ہوئے۔ اس رسالہ کے سردار کو شہر میں بڑا اختیار تھا اور اُس کا نام تھا برس آفرانیوس وہ پہلے شہنشاہ نیرو کا اُستاد تھا اور اسی خاندان سے بھی تھا اب دیکھو قیصر کے خاندان میں انجیل کس طرح آئی (فلپی ۱-۱۳ و ۴-۲۲) (ف) یہہ واقعہ یعنے پولوس کا وہاں پہونچنا وغیرہ سنہ ۶۱ء کے درمیان کا ہی اور موسم بہار کا تھا (پولوس کو اجازت ہوئی) کہ اکیلا رہے ایک سپاہی کے ساتھہ جیسے (۱۲-۶) میں پطرس رہا تھا۔ اس اجازت کا سبب یہہ تھا کہ جن مجرموں کا بھاری قصور نہ تھا وہ ایک سپاہی کے ساتھہ رہ سکتے تھے (ف) یہہ بات بھی معلوم ہی کہ پولوس قیصر کے محل کے نزدیک شہر کے اندر اُس سنہلے پتھر کے پاس مقیم تھا جہاں سے (۳۱) سڑکیں تمام دنیا میں جاتی تھیں پس پولوس کو ایسی آزادگی اسلیئے ہوئی کہ یولیوس صوبہ دار نے اُس کی سفارش کی ہوگی اور فسطس کی چٹھی سے بھی جس میں لکھا تھا کہ پولوس بیقصور ہی یہہ بھی خدا سے ہوا تھا تاکہ اپنے بندے کو کام کے لیئے خلاصی دلوائے پس وہ آزاد ہوکے رہا مگر دستور کے موافق ایک سپاہی سے بندھا ہوا حوالات کی طرح پر پھرا کرتا تھا (آیت ۲۰)

۱۷ (۱۷) اور یوں ہوا کہ تین روز بعد پولوس نے یہودیوں کے رئیسوں کو باہم بُلایا اور جب اکٹھے ہوئے اُنکو کہا اے بھائیو ہرچند میں نے قوم کے اور باپ دادوں کے طریقوں کے خلاف کچھہ نہ کیا تو بھی قید ہوکے یروشلم سے رومیوں کے ہاتھوں میں حوالہ کیا گیا

(رئیسوں کو بُلایا) یعنے عبادت خانہ کے سرداروں اور امیران یہود کو (بُلایا) اِسلیئے کہ آپ وہاں نہیں جا سکتا تھا (ف) روم میں یہودی بہت رہتے تھے کیونکہ پمپیوس سپہ سالار نے اُن یہودی قیدیوں کو جنہیں وہ پورب سے گرفتار کرکے لایا تھا شہر کے ایک حصہ میں آباد کیا تھا دریا کی دوسری طرف کو اور بعض کو آزاد بھی کر دیا تھا اور چونکہ وہ شہر

بڑا تھا روزگار اور تجارت کے لئے بھی وہاں آکے یہودی رہے ہونگے غرض یہودی وہاں بہت بڑھ گئے تھے اور محنتی اور
ہوشیار ہو کے دولتمند ہو گئے تھے اور اکثر اُنہوں نے وہاں سے روپیہ کما کر اپنے ملک کو بھی بھیجا تھا تاکہ اپنے بھائیوں
کی مدد کریں جو ہمیشہ بغاوت کیا کرتے تھے اور اسی سبب سے قلادیوس قیصر نے اُنہیں جلاوطن بھی کیا تھا (۱۸-۲) اور
کچھ مدت بعد پھر آنے کی اجازت ہوئی تھی اور اب نیرو کی سلطنت میں اُن کی پوری آزادگی تھی یہہ جگہ یہودیوں کے
محلہ کی روم میں آج تک گیتو نام سے مشہور ہی (ف) پولوس کی محبت اپنی قوم سے بہت تھی (رومی ۱-۱۶ و ۹-۱ سے
۳ و ۱۰-۱) وہ زنجیر سے جکڑا ہوا ہو کے بھی اُنسے باتیں کرتا ہی کیونکہ وہ خدا کا ایلچی تھا اور اُس کی قید مسیح کے لئے تھی
اور اُسمیں مسیح کی روح تھی جس سے لوگ اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرتے ہیں اگرچہ اُسنے اُن کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھایا
تو بھی سب سے پہلے اُنہیں انجیل سُناتا ہی کہ بچ جاویں پس وہ اُنہیں بُلا کے پہلے اپنے حق میں باتیں کرتا ہی تاکہ وہ
سمجھیں کہ وہ بے قصور ہی اور تب اُسکی باتیں بلاتعصب سُنیں اور وہی بات کہتا ہی جو اُسنے سب جگہ کہی کہ میں شریعت
کا مخالف نہیں ہوں میں تو شریعت کو عزت دیتا ہوں مگر اُسکی صحیح مراد بتلاتا ہوں

(۱۸) اُنہوں نے میرا حال دریافت کر کے چاہا کہ مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نتھا ۱۸

(اُنہوں نے) یعنے فیلکس اور فسطس نے جن کے حوالہ یہودیوں نے مجھے بیقصور کیا تھا چھوڑنا چاہا کیونکہ میرے
ذمہ کچھ قصور نہ تھا (۲۳-۲۸)

(۱۹) پر جب یہودیوں نے مخالفت کی میں نے لاچاری سے قیصر کی دوہائی دی اسواسطے نہیں کہ اپنی ۱۹
قوم پر فریاد کروں

یعنے میں تم پر نالش کرنے کو یہاں نہیں آیا مگر اپنے حق میں عذر کرتا ہوں اور یہہ بھی لاچاری کے سبب کرنا پڑا (ف)
اب وقت آگیا تھا کہ شمعدان یہودیوں میں سے اُٹھایا جاوے سو پولوس کے یہاں آنے سے اُٹھایا گیا تھا مگر مجازی
سونے کا شمعدان طیطس کے ہاتھ سے اُٹھایا گیا تھا اور آج تک اُس شمعدان کی صورت طیطس کے طاق پر روم
میں نقش ہی اُسیوقت سے عیسائی دین کا شمعدان یہودیہ سے اُٹھ کر غیر قوموں میں رکھا گیا تھا اور یہہ بھی یہودیوں
سے ہوا کہ مسیح سے اور اُس کے رسولوں سے کمال بغاوت کی

۲۰ (۲۰) سواسی سبب سے میں نے تمہیں بُلایا کہ تمہیں دیکھوں اور گفتگو کروں کیونکہ اسرائیل ہی کی
امید کے سبب میں اس زنجیر سے بندھا ہوں

(اسرائیل کی امید) دیکھو (۲۶-۷) کی ذیل کو پس جو کچھہ تمہارے دل کی امید ہی وہی میری امید ہی مگر مقدمہ تمہاری طرف سے ہی نہ میری طرف سے پر اسی مقدمہ میں وہ آبا و اجداد کی امید بندھی ہوئی ہی (اس زنجیر سے بندھا ہوں) وہ اپنی زنجیر دکھلاتا ہی اپنے بھائیوں کو جنہوں نے اُسے ناحق باندھا بے عزتی اور دُکھہ کے سبب سے اُس کے دل میں بڑا رنج تھا مگر امید میں خوشوقت تھا اور اُسی امید کے سبب دُکھہ کی برداشت کر سکتا تھا وہ امید جان کا لنگر تھا اُن یہودیوں کا خدا کی عدالت میں کیا حال ہوگا جنہوں نے خدا کے سچے رسول کو ناحق باندھا اور وہ کس درد کے ساتھہ اپنی زنجیریں اپنے بھائیوں کو دکھلاتا ہی اندھی دنیا پر افسوس ہی

۲۱ (۲۱) اُنہوں نے اُسکو کہا ہم نے نہ یہودیہ سے تیرے حق میں خط پائے نہ بھائیوں میں سے کسی نے
آ کے تیری کچھہ خبر دی یا بدی بیان کی

یہہ تعجب کی بات ہی کہ اُنہوں نے کچھہ نہیں سُنا مگر بات یہہ ہی کہ پولس نے قیصریہ میں قیصر کی دوہائی جب تک ندی تھی۔ کہ مقدمہ قریب تمام نہ پہونچا تھا جب مقدمہ ختم ہو چکا تھا اُسوقت فسطس کے اُس فقرہ پر کہ آیا تو یروشلم کو جانا چاہتا ہی پولس نے دوہائی دی تھی پس کوئی سبب ایسا نہ تھا کہ یہودی روم کے یہودیوں کو خبر دیتے وہ جان گئے تھے کہ مقدمہ میں کچھہ جان نہیں ہی اور اگرپا بادشاہ نے بھی اُسے بے قصور بتلا دیا تھا جو ہیکل کا مہتمم تھا پس یہودیوں نے پیروی چھوڑ دی تھی اور موسم بھی جہازرانی کا نکل گیا تھا

۲۲ (۲۲) پر ہم تجھہ سے سُنا چاہتے ہیں کہ تو کیا سمجھتا ہی کیونکہ اس بدعت کی بابت ہمکو معلوم ہی کہ سب کہیں
اُسے بُرا کہتے ہیں

دیکھو وہ قول شمعون کا کیسا پورا ہوا جو اُسنے کہا تھا کہ خلاف کہنے کے لئے رکھا گیا ہی (لوقا ۲-۳۴) حقیقت میں [redacted] نے درست کہا کہ یہہ قوم حجتی ہی (رومی ۱۰-۲۱) سچے عیسائی کا یہہ نشان ہی کہ دنیا اُس کے خلاف بولتی ہی (بدعت کی بابت) وے اُسے بدعتی فرقہ حقارت سے بتلاتے ہیں تو بھی اس کی تعلیم دنیا کی سب سے بڑی بڑی قوموں کا مذہب

ہوگیا اور اپنی ذاتی خوبی سے جہان کو گھیر لیا اور یروشلیم اور روم کی سلطنت کو بھی دبا لیا اور کوئی ملت اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتی یہہ باتیں تو بے تکلف سب پر ظاہر ہیں

۲۳ (۲۳) اور وے اُسکے لئے ایک دن ٹھہرا کے بہتیرے اُس کے ڈیرے پر آئے جنہیں وہ خدا کی بادشاہت پر گواہی دے دے کے اور موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کی کتاب سے مسیح کے حق میں دلیلیں لا لا کے صبح سے شام تک تعلیم دیا کیا

(اُس کے ڈیرہ پر) یہہ کرایہ کا گھر نہ تھا شاید کسی دوست کا گھر تھا کیونکہ کرایہ کا گھر کا ذکر (آیت ۳۰) میں آتا ہے گمان ہے کہ اکلا یا پرسکلا کا گھر ہو کہ وہ لوگ لوٹ کر روم میں آ گئے تھے (رومی ۱۶-۳) وہ ہمیشہ عزت سمجھتے تھے کہ رسول ہمارے گھر پر رہے۔ پولوس نے بڑی تعلیم دی جسکا ذکر مفصل نہیں لکھا ہے مگر اُسکا خلاصہ کہ اُس نے خدا کی بادشاہت کا ذکر کیا جو یہودیوں کے خیال کے برخلاف ہے کیونکہ وہ جسمانی اور دنیاوی سلطنت جانتے تھے پر اُسنے بتلایا کہ خدا کی بادشاہت روحانی بادشاہت ہے۔ اور مسیح کے حق میں بھی بہت بولا کہ یہی مصلوب یسوع مسیح ہے اور بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے اور اُسکی نبوت میں موسیٰ اور اور نبیوں کی کتابوں میں سے دلیلیں لایا صبح سے شام تک سناتا رہا (ف) پولوس اگرچہ غیر قوموں کا رسول مقرر ہوا تھا تو بھی اُسنے یہودیوں کے لئے بڑی کوشش کی (ف) شاید کوئی کہے کہ وہ دلایل کیا تھے کاشکے وہاں میں بھی حاضر ہوتا تو سنتا ایسے شخص کو چاہئے کہ پولوس کے خطوط دیکھے وہی دلایل وہاں مذکور ہیں جو مفصل سنائے ہونگے اور وہی دلایل ہمارے پاس اُن خطوط میں موجود ہیں جنسے ہم سارے جہان کے یہودیوں کا منہہ اچھی طرح بند کر سکتے ہیں جو آدمی اُنکو پڑھکے بھی نہیں سمجھتا اُس کی عقل کو سلام ہے

۲۴ (۲۴) اور بعضے اُس کی باتوں سے قایل ہوئے اور بعضے بے ایمان رہے

یعنے بعضے مان گئے اور بعضے بے ایمان رہے کیونکہ بوتے وقت کچھ بیچ راہ کے کنارہ پر گرا کچھ پتھریلی زمین پر کچھ کانٹوں میں کچھ اچھی زمین پر گرا۔ ہمیشہ انجیل کا یہی حال ہے کہ سب کو سنائی جاتی ہے کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا سب میں ایمان نہیں ہے سب بے ایمان بھی نہیں ہیں اور کلام کی تاثیر بھی اُس کے اہل میں ہوتی ہے (دانیال ۴-۲)

۲۵ (۲۵) جب وے آپسمیں متفق نہ ہوئے پولوس کے یہہ کہتے ہی چلے گئے کہ روح القدس نے یشعیا
نبی کی معرفت ہمارے باپ دادوں کو خوب کہا

باپ کے حق میں بھی بول چکا اُس کی بادشاہت کے ذکر میں بیٹے کے حق میں بھی بول چکا۔ یسوع مسیح کے ثبوت میں اب روح القدس کے حق میں بولا کہ وہ خدا ہی اُسنے یشعیانبی کی معرفت خوب کہا۔ پہلے اُسنے خوب دلیلیں دیں جب اُن کج فہموں نے قبول نہ کیا تو اُسنے چاہا کہ اب مار تول سے اُن کے دلوں کو کوٹے اور اور قسم کی دلیل لاوے کہ انجیل کا قبول نہ کرنا بھی تمہاری طرف سے انجیل کی حقیقت پر بڑی دلیل ہی بموجب اِس ارشاد کے جو روح القدس نے یشعیانبی کی معرفت کہا ہی تب یہہ سُنتے ہی چلے گئے (ف) اچھے طبیب نے سب طرح کی دوا کھلائی نرم دوا سے جب روح کی ناپاکی کا اخراج نہ ہوا تب سخت دوا پلائی پر اُس سے بھی فایدہ نہوا تو اب موت ہی اسلئے اُٹھ گئے

۲۶ (۲۶ و ۲۷) کہ اس قوم کے پاس جا اور کہہ کہ تم کانوں سے سُنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے
۲۷ دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے (۲۷) کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانوں سے اونچا سُنتے
ہیں اور اُنھوں نے اپنی آنکھیں موندلیں ایسا نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں سے سُنیں اور دل
سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنہیں چنگا کروں

یہہ مضمون یشعیا کے (۶- ۹ و ۱۰) میں لکھا ہی اسکی تفسیر دیکھو خزانتہ الاسرار (۱۳- ۱۳ سے ۱۵ تک) کے ذیل میں (ف) یہہ مضمون خدا کے کلام میں بہت مذکور ہی چنانچہ (یرمیاہ ۵-۲۱ و حزقیل ۱۲-۲ و متی ۱۳-۱۴ و ۱۵ و مرقس ۴-۱۲ و لوقا ۸-۱۰ و یوحنا ۱۲-۴۰ و رومی ۱۱-۸ و اعمال ۲۸-۲۶ و ۲۷) پس ظاہر ہی کہ روح القدس اسپر زور کرتی ہی کہ یہودیوں سے یوں ہوگا تو بھی پولوس کو بڑا غم ہی اور اُن کے لئے دعا کرتا ہی کہ نجات پاویں (رومی ۹-۲ و ۱۰-۱) یہودی لوگ اپنے اوپر اندھیرا اور ہلاکت کا فتویٰ لے آتے ہیں جو سخت دل بے ایمان کا حصّہ ہی کیونکہ وہ خود نجات کو رد کرتے ہیں اور اپنے اوپر وبال لاتے ہیں اور سچائی کو ناراستی سے روک دیتے ہیں

۲۸ (۲۸) پس تم کو معلوم ہووے کہ خدا کی نجات غیر قوموں کے پاس بھیجی گئی اور وے اُسے سن لینگے

(غیر قوموں کے پاس بھیجی گئی) جسکا پائے تخت یہہ روم شہر ہی یہی بات پولوس نے انطاکیہ میں کہی تھی (۱۳-۴۶ سے ۴۸)
اور ترفنس میں بھی (۱۸-۶) اب روم میں بھی کہتا ہی (خدا کی نجات) اسلئے کہلاتی ہی کہ اسکا بانی مبانی خدا ہی یہہ راہ نجات کی خدا
نے نکالی ہی اور اسکا انتظام اُسنے کیا ہی کہ لوگ یوں نجات پاویں - اور خدا کے بیٹے نے طیار کی ہی اور خدا کی روح نے اسے ظاہر
کیا ہی اور اُس کی تاثیر خدا سے ہی - یہودی خدا کی طیار کی ہوئی نجات کو قبول نہیں کرتے اُسکی ضیافت میں نہیں جاتے تب
دوسرے لوگ بلائے جاتے ہیں (لوقا ۱۴-۲۱) (وے سُن لینگے) یہہ ہمارے لئے کیسی تسلی کی بات ہی کہ ہم سن لینگے
خدا کو معلوم ہی کہ ہم قبول کرینگے ہمارے حق میں یہہ پیشگوئی ہی اور جب یہہ خبر دیگئی تھی اُسوقت کی نسبت اب دیکھہ لو کہ غیر
قوم کے عیسائی زمین پر کس کثرت سے ظاہر ہوئے ہیں انسے زمین بھری جاتی ہی یہہ ہمارے لئے شکر کی بات ہی

۲۹ (۲۹) جب اُس نے یہہ کہا یہودی آپس میں بحث کرتے چلے گئے

یہہ آیت بعض پرانے نسخوں میں نہیں ہی - مگر ضرور یوں ہی ہوا تھا کہ وہ چلے گئے تھے غیر قوم کے نام سے وہ جلتے
تھے اس ذکر کی برداشت اُن کے لئے مشکل تھی

۳۰ (۳۰) اور پولوس پورے دو برس اپنے کرایہ کے گھر میں رہا اور سبکو جو اُس پاس آتے تھے قبول کیا

(توبھی قید رہا) اور شہر فلپی کی کلیسیا نے خرچ سے اُسکی مدد کی (فلپی ۴-۱۰ سے ۱۴) اور اُسکا دروازہ کھلا رہا کہ کوئی
آوے اور سنے بہت آئے اور جو آئے اُسنے سب کو قبول کیا اور خدا نے اُس کی خدمت کا دروازہ بھی عجیب طور سے کھولا گویا
روم کے حکام نے اُسے پکڑ کے بٹھلایا کہ وہاں انجیل پھیلاوے

۳۱ (۳۱) اور کمال دلیری سے بنا روک ٹوک خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا اور خداوند یسوع مسیح
کی باتیں سکھاتا رہا

یہاں کتاب تمام ہوئی مگر کام تمام نہیں ہوا اُسے کام کرتا ہوا لوقا چھوڑتا ہی کیونکہ ابھی کلیسیا کی تواریخ پوری نہیں ہوئی ہی
جبتک آخر نہ آوے پس لوقا کا کام یہہ تھا کہ یروشلم سے لیکر روم تک انجیل کا دورہ دکھلاوے کہ یروشلم سے روم تک
انجیل یوں چلی گئی اور اب وہ دنیا کی حدوں تک جاویگی پولوس گھٹتا ہی مسیح خداوند آگے بڑھتا ہی (ف) ایک وقت آویگا کہ
پھر انجیل یروشلم میں واپس آویگی جب مسیح خداوند کی آمد نزدیک ہوگی ابھی یہودیوں کا وقت تمام ہوگیا اور غیر قوموں کا وقت

آگیا ہی آخر کو غیر قوموں کا وقت بھی پورا ہوگا تب آخر ہوگا (ف) اعمال کی کتاب دکھہ اور مصیبت کی تواریخ ہی تو بھی انجیل کی سب کتابوں کی مانند اُس کا خاتمہ بالخیر ہی اسی لوقا کی انجیل کا خاتمہ بھی دیکھو (لوقا ۲۴-۵۳) ہمیشہ خدا کی ہیکل میں ستایش اور تعریف کرتے رہے اور اس کتاب کا خاتمہ بھی دیکھو - کہ خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا اور یہہ بغیر روک ٹوک کے ہوا اگرچہ پہلے بہت روک ٹوک ہوئی مگر تو بھی انجیل پھیلتی گئی کیونکہ انجیل کے حق میں روک ٹوک ایسی ہی جیسے کوئی سورج کو چمکنے سے روکے پریشان اور خراب ہوکے خود بیٹھہ جاتا ہی وہ برابر چمکتا ہی - پولس تو دنیا سے چلا گیا مگر وہ جسکی بادشاہت ہی آج تک اپنے اور بندوں کے وسیلہ سے برابر کام کرتا چلا آیا اب ہر ملک میں اُسکے لوگ کام کرتے ہیں اور ہندوستان میں اسوقت خدا نے ہمیں کام کرنے کو مقرر کیا ہی سو چاہئے کہ ہم سب جو پادری اور عیسائی کہلاتے ہیں پولس کے نمونہ کو پیش نظر رکھہ کے کام کرتے رہیں جب تک آخر آوے فقط

خاتمۃ الکتاب

اس خاتمہ میں چند باتیں مفید اور یادداشت کے لایق بیان ہوتی ہیں چاہیئے کہ ناظرین غور کرکے یاد رکھیں۔

(۱) پولوس اسی حالت میں قید ہو کے روم میں دو برس رہا کیونکہ اُس کے مدعی بھی چھہ مہینے تک روم میں نہیں آئے تھے مگر جب آئے تو کیا ہو سکتا تھا کیونکہ فیلکس اور فسطس اور اگرپا نے اُسے بیقصور ٹھہرایا تھا۔ شہنشاہ کی کچہری میں اکثر مقدمات کے فیصلہ میں بڑی دیری ہوا کرتی تھی اور انکا دستور تھا کہ مقدمات کو نمبروار طے کیا کرتے تھے یہہ وجہہ دیری کی ہوئی مگر انجیل کی خدمت کے لئے یہہ دیری ضرور مفید ہوئی تھی

(۲) لوقا نے اِس کتاب اعمال کا لکھنا روم میں آنے سے پہلے شروع کیا تھا اور روم میں آکے لکھنا بند کردیا اور بحالت قیدہی اُسکا ذکر چھوڑ دیا اور لوقا نے نہیں چاہا کہ فیصلہ آخری کی انتظاری تک کتاب کو ملتوی رکھے کیونکہ اگرچہ رسول قید ہوا مگر کلام خدا قید نہیں ہوسکتا ہی

(۳) وہ باتیں جو اُس کے بعد رسول پر گذریں اُن خطوط میں مرقوم ہیں جو پولوس نے روم سے اطراف میں لکھے تھے یعنے۔ افسیون کا خط اور فلپیوں کا خط اور کلسیوں کا خط اور فلیمان کا خط اور دونوں خط تمطاؤس کے اور طیطس کا خط بھی

(۴) پولوس نے اس حالت میں خدا سے بڑی طاقت پائی اور ہمت باندھہ کے منادی کی جس کی تاثیر تمام شہر میں اور بادشاہی محل میں بھی بہت ہوئی اور دشمنوں کی مخالفت بہت فایدہ کا باعث ہوئی (فلپی ۱-۱۲ سے ۱۸ و ۴-۲۲) یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ انہیں ایام میں اُسے اور ساری کلیسیاؤں کی بہت فکر تھی جیسے پہلے بھی اُسے فکر رہا کرتی تھی (۲ قرنتی ۱۱-۲۸)

(۵) ان ایام میں خطوط کے وسیلہ سے اُسنے کلیسیاؤں کے ساتھہ کتابت کی تھی اور اور کلیسیاؤں کے کام میں۔ لوقا و تمطاؤس و مرقس اور دیماس و ارسطرخس و اپفراس و انیسمس و تیخکس و اپفردتس کو بھی کام میں لایا تھا (کلسی ۴-۷ سے ۱۲ و ۱۴ و فلیمان ۲۳ و ۲۴) کو دیکھو

(۶) آخر کو پولوس شہید ہوا مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اس مقدمہ میں بری ہو کے چھوٹ گیا تھا۔ پر چند سال بعد پھر وہ پکڑا گیا اور نیرو کے عہد میں اُسکا سر مبارک کاٹا گیا تھا

(۷) اُسکی شہادت کا ذکر کلیمنس رومی اسقف اور یوسیبیوس اور جروم صاحب کرتے ہیں۔ کلیمنس جو پولوس کا دوست تھا وہ اُس کی شہادت کے وقت زندہ تھا وہ اپنے خط میں قرنتیوں سے کہتا ہی کہ پولوس شہید ہونے سے پہلے پچھم کی

حدوں تک چلا گیا تھا اسکے معنے یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ ہسپانیہ کو گیا ہو یا برٹن کو گیا تھا۔ اُسکا ارادہ بھی تھا کہ ہسپانیہ کو جاوے (رومی ۱۵-۲۴ و ۲۸) مگر گریز اسٹم صاحب اور بعض دیگر مصنف کہتے ہیں کہ وہاں گیا تھا۔ اور یوسیبوس اور جیروم نیرو کے ہاتھہ سے اُس کی آزادگی کا ذکر بھی کرتے ہیں اور خطوط میں ہی کہ میں افسس سے مقدونیہ کو گیا (۱ تمطاؤس ۱-۳) اور قرنت کو گیا (طیطس ۱-۵) اور نکوپلس کو گیا (طیطس ۳-۱۲) اور مطیس کو بھی گیا جہاں ترفیس کو بیمار چھوڑا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) یہہ سب کچھہ تحریر اعمال کے بعد ہوا تھا

(۸) گمان ہی کہ پہلے وہ پورب کی طرف گیا یعنے روم سے فلپی و کلسی کو گیا ہو (فلپی ۲-۲۴ فلیمان ۲۲) اور اُس کے بعد بڑا سفر کر کے ہسپانیہ میں آیا ہو اور دو برس وہاں پچھم کے ممالک میں رہا اور شاید انگلستان میں بھی آیا اِسکے بعد بسمت پورب لوٹ کے کریت اور ایشیا کوچک و مقدونیہ اور یونان میں آیا اور پہلا خط تمطاؤس کو مقدونیہ سے لکھا۔ مگر طیطس کا خط کریت و نکوپلس کے درمیان کسی جگہ سے لکھا (ف) پولوس کی آزادگی کے پانچ برس بعد عیسائی لوگ شمار میں بہت زیادہ ہو گئے تھے اور قیصر نے اُن کی کثرت دیکھی تھی اور جلا تھا اور اُنہیں ایام میں ایک بڑی آگ بھی روم میں لگی تھی اکثر مصنف کہتے ہیں کہ خود قیصر نیرو نے لگائی تھی پر تہمت اسکی عیسائیوں پر لگا کے اُنہیں سخت ایذا دی سیکڑوں کو صلیب دی اور بعض کو درندوں سے پھڑوایا اور بعض کو آگ میں جیتا جلایا تھا۔ طاسطس کہتا ہی کہ عیسائیوں کے اوپر درندوں کا چمڑا مڑھکے اُس نے اُنہیں کتوں سے پھڑوایا تھا اور تیل ڈالکر رات کو جلایا تھا اور اس تماشے کے لئے نیرو نے اپنا بڑا باغ دیا تھا۔ ان باغات میں اب بڑے بڑے گرجے ہیں جہاں پاپا صاحب رہتے ہیں۔ یہہ آگ جو روم میں لگی تھی سولہ دن رات جلتی رہی تھی اور ۶۴ سنہ ع میں جولائی مہینے کی ۱۹ تاریخ کو یہہ آگ لگی تھی اور مطلب قیصر کا یہہ تھا کہ یہہ گھر جل جاویں تو اپنا محل بڑھاوے اور چوڑا کرے اِسلئے آگ لگوائی پر تہمت عیسایوں پر رکھہ کے اُنہیں ایسی سخت سزا دی اِسکا بدلا خدا اُسے ابدی آگ میں دیگا

(۹) اسوقت پولوس روم میں نہ تھا اِسلئے بچ گیا۔ دین ہوسن صاحب جو پولوس کے مورخ ہیں لکھتے ہیں کہ پولوس نیکوپلس میں پھر پکڑا گیا تھا (طیطس ۳-۱۲) یا شاید افسس میں اور شاید تمطاؤس کے آنسو اسی سبب سے بہے تھے (۲ تمطاؤس ۱-۴) اور اس گرفتاری میں پولوس کا بڑا مدعی سکندر ٹھٹھیرا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۴) اُسنے پولوس سے بہت بدی کی اسلئے وہ طیطس کو کہتا ہی کہ اُس سے پرہیز کرے شاید یہہ وہی سکندر ہی جسکا ذکر (اعمال ۱۹-۳۳) میں ہی اس آدمی کو پولوس نے شیطان کے سپرد کیا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۲۰) اسنے بڑی مخالفت کی تھی اور شاید اُسپر جھوٹھی گواہی دی تھی پس وہ پھر قید ہو کے روم میں آگیا اور نیرو قیصر کے سامہنے کھڑا کیا گیا۔ پہلے عذر کے وقت کوئی اُسکا ساتھی نہ تھا سب نے اُسے چھوڑ دیا تھا لیکن خداوند

اُس کے ساتھہ تھا وہاں بھی اُسنے منادی کی اور سب غیر قوموں نے سُنا اور شیر ببر کے مُنہہ سے چھوڑایا گیا (۲ تمطاؤس ۴-۱۶ و ۱۷)

(١٠) اب وہ گنہگاروں کی مانند جکڑا ہوا قیدی تھا (۲ تمطاؤس ۲-۹) اور اُنہیں دنوں میں مرقس اُسکے لئے مفید ہوا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۱ و ۲۱) اور تمطاؤس نے بھی مدد کی تھی مگر دیماس نے چھوڑ دیا تھا (آیت ۱۰) صرف لوقا ساتھہ تھا (آیت ۱۱) یہودنس لانسی وکلودیا اُس کے ساتھہ تھی اور اُس وقت روم کا پہلا اُسقف لینس بھی تھا یہہ بات ارنیوس ویوسبیوس کہتے ہیں یہودنس شوہر تھا اور اُس کی بی بی کلودیا تھی (ف۲) اور تاریخ میں ہی کہ کلودیا انگلستان کی شہزادی تھی اُسکا باپ کوگی دونیس نام تھا جو سسکس علاقہ کا بادشاہ تھا

(١١) اسوقت پولوس اُس قیدخانہ میں ڈالا گیا تھا جس کا نام مماتین تھا وہ ایک اندھیرا کنواں تھا پتھر میں کھودا ہوا مثل بھنوری کے اور اسمیں ناپاک کیچڑ بھرا ہوا تھا اور اُس کے اوپر اور قیدخانہ بنے ہوئے تھے اب اُسکا لہو ڈھالا جاتا تھا اور کوچ کا وقت آگیا تھا اور دور تمام ہوا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۶ و اعمال ۲۰-۲۴) اب وہ دن آگیا تھا جسکی بہت انتظاری ہوئی تھی (۲ تمطاؤس ۱-۱۲ و ۱۸) تب کلہاڑی سے اُسکا سر کاٹا گیا تھا اور سر اسلئے کاٹا گیا تھا کہ وہ رومی تھا۔ کیونکہ رومیوں کے لئے یہہ سزا تھی اور یہہ واقعہ اُس سڑک کے کنارہ پر ہوا تھا جو اسٹین نام سے کہلاتی تھی۔ وہاں ایک مینار آجتک موجود ہی اُسی خاص جگہ پر جہاں وہ شہید ہوا اور اپنا تاج اُسنے خدا سے پایا وہ جگہ اب پروٹسٹنٹوں کا قبرستان ہی

(١٢) نیرو قیصر ۶۸ء میں مرگیا تھا پس پولوس اسکی موت سے ایک یا دو مہینے پہلے شہید ہوا تھا دین موسن صاحب یہہ کہتے ہیں

نتیجہ

ہم کس خیال میں ہیں اور خدا کیا کر رہا ہی۔ ہم عیش عشرت اور عزت دنیاوی پر کیسے متوجہ ہیں۔ پر خدا کیسے دُکھوں کی راہ سے بلاتا ہی ہمیں ہوشیار ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ فریب کھا کے جان کو برباد کریں۔ پولوس کی اتنی محنت کی پرہیزگاری اتنی نیک نیتی اتنی جفاکشی پر سوچو یہہ ساری تکلیف اُسنے کیوں اُٹھائی مسیح خداوند کے لئے۔ ایسی ہمت اُسمیں کہاں سے آئی اُس اُمید سے جو اُس کے دل پر نقش ہو گئی تھی کلام الٰہی پر سوچنے سے اور مسیح کی ملاقات کی تاثیر سے اور اُن غیبی مددوں کی قوت سے جو اُس کے شامل حال رہیں اور اُس طاقت سے جو خدا نے اُسے بخشی تھی۔ وہ

ہمارے لئے نمونہ ہی پس اپنی اپنی صلیب اُٹھاکے تم بھی مسیح کے پیچھے ہولو اگر وہاں جانا چاہتے ہو جہاں خداوند پہونچا ہی ہر ہر شخص کا اپنا اپنا حصہ ہی ہاں یہہ ہم جانتے ہیں کہ ۔ ہر کہ دریں بزم مقرب تر است + جام بلا بیشترش میدہند خدا ہم سب کی مدد کرے

خلاصہ تواریخات کتاب اعمال

خلاصہ واقعات	مقامات ذکر واقعات	سن واقعات
مسیح مصلوب ہوا اور عروج فرمایا اور روح القدس نازل ہوئی	اعمال ۱ و ۲ باب	سنہ ۳۳ ع
روح القدس کے نزول کے بعد رسولوں کی منادی اور جفاکشی اور کلیسیا کا احوال	اعمال ۳ سے ۶ باب تک	سنہ ۳۳ ع
استیفان کی شہادت ۔ اور پولوس اب جوان ہی	اعمال ۷ باب	سنہ ۳۴ ع
فیلبوس کی منادی اور پطرس و یوحنا کا سامریہ میں آنا	اعمال ۸ ۔ ۵ سے ۴	سنہ ۳۴ ع
پولوس عیسائی ہوا اور عرب کو گیا	۹ ۔ ۱ سے ۲۵ گلاتی ۱ ۔ ۱۷	سنہ ۳۴ ع
پولوس دمشق سے بھاگا اور ۱۵ یوم کے لئے یروشلم سے پہلی ملاقات کی اور پطرس و یوحنا سے ملا ۔ پھر ترسس کو گیا	۹ ۔ ۲۳ و ۲۶ و ۳۰ گلاتی ۱ ۔ ۱۸	سنہ ۳۷ ع
پطرس کا سفر منادی کے لئے اور کرنیلیوس کا عیسائی ہونا	۹ ۔ ۳۲ سے ۱۰ ۔ ۴۸ تک	سنہ ۳۸ سے ۴۱ تک

پولوس کا انطاکیہ میں جانا	۱۱–۲۵ سے ۳۰	سنہ ۴۳ء
یعقوب رسول شہید ہوا پطرس چھوٹ گیا ہیرودیس مر گیا	۱۲–۲ سے ۲۳	سنہ ۴۴ء
پولوس دوسری بار یروشلم میں آیا پھر انطاکیہ کو واپس گیا اور برنباس مرقس کے ساتھ ہوا	۱۱– ۳۰– ۱۲– ۲۵	سنہ ۴۴ء
پولوس رسول مقرر ہوا اور منادی کے لئے کپرس کو و پرگا کو اور پسدیہ کے انطاکیہ کو اور آپ کونین ولسطرہ و دربی کو گیا	۱۳–۱ و ۲ سے ۱۴ باب ۲۶	سنہ ۴۵ سے ۴۷ء
پھر انطاکیہ کو جہاں مباحثہ ہوا آیا		سنہ ۴۹ء
تیسری بار یروشلم میں آیا پھر انطاکیہ کو واپس گیا اور پطرس کو ملامت کی اور برنباس سے جدائی ہوئی	۱۵–۲ سے ۳۵ گلاتی ۲– ۱۱ سے ۱۳ تک	سنہ ۵۰ و ۵۱ء
پولوس کا دوسرا بڑا سفر سیلاس و تمطاؤس کے ساتھ لودیہ کلکیہ دربی لسطرہ فرگیا گلاتیہ طرواس نیاپلس فلپی تسلونیقیہ بیریا اتھینی افسس قیصریا کو اور پھر چوتھی ملاقات یروشلم سے پھر انطاکیہ کو واپس آیا	۱۵ باب ۴۰ سے ۱۸ باب ۲۲ تک	سنہ ۵۲ سے ۵۴ء
پولوس نے دو خط تسلونیقیوں کو قرنتس سے لکھے ایک سردی کے دنوں میں ایک بہار کے وقت		سنہ ۵۲ و ۵۳ء
گلاتیوں کو قرنتس سے خط لکھا جس کا ٹھیک وقت معلوم نہیں		سنہ ۵۴ و ۵۵ کے درمیان

پولوس چوتھی بار انطاکیہ میں آیا	۱۸ - ۲۲	سنہ ۵۳ و ۵۴ ع
تیسرا سفر منادی کو۔ گلاتیہ۔ فروگیہ۔ افسس میں دو برس رہا۔ مقدونیہ و یونان میں ۳ ماہ پھر طرواس میں۔ ملیطس میں آیا۔ سور میں ۷ دن رہا۔ تلمیس میں ایک دن قیصریا میں فیلپوس سے ملا پھر پانچویں ملاقات یروشلم سے ہوئی اور قید ہوا	۱۸-۲۳ سے ۲۱-۱۵ تک	سنہ ۵۴ سے ۵۸ ع
پہلا خط قرنت کو لکھا افسس سے ۵۷ء دوسرا خط اُسی سال کے آخر میں لکھا فلپی سے۔ رومیوں کو خط لکھا قرنتس سے یا قنکیریا سے		سنہ ۵۷ سے ۵۸ ع
دو برس قیصریا میں رہا۔ پھر ملیطہ میں آیا پھر روم میں آیا۔		سنہ ۵۸ سے ۶۱ ع تک
روم میں دو برس قید رہا اور افسیوں کو خط لکھا اور فلیمان اور کلسیوں کو بھی۔ اور فلپیوں کو لکھا تھا جب آزادگی نزدیک تھی		سنہ ۶۲ ع
عبرانیوں کو خط لکھا تھا۔ اور اعمال کی کتاب بھی تمام ہوئی تھی اور اُسی سال میں آزاد ہوا تھا		سنہ ۶۳ ع
پھر تمطاؤس کا پہلا خط لکھا تھا مقدونیہ میں جا کے بعد آزادگی کے ۶۴ء میں اور اُسی سن میں طیطس کو بھی لکھا تھا دوسرا خط تمطاؤس کو پھر روم میں جا کے لکھا تھا سنہ ۶۵ ع میں اور اسی سال میں شہید بھی ہوا		سنہ ۶۴ سے ۶۸ ع

(ف) عیسائی ہونے سے شہادت تک ۳۴ برس ہوتے ہیں اور بعد عیسائی ہونے کے گیارہ برس گذرے تھے جب پہلا سفر کیا تھا پس نو مر دینہ تھا پہلے سفر میں دو برس رہا دوسرے میں تین برس تیسرے میں ۴ برس پس ۹ برس

سفر کیا۔ اُن ۳۴ برس میں سے اور پہلا خط تسلونیقی کو لکھا عیسائی ہونے کے ۱۸ برس بعد اور آخری خط لکھا موت سے چند روز پہلے جو تمطاوس کا دوسرا خط ہی

دعا

ای خداوند خدا تیرے بندوں کی کیفیت اور تیرے رسول کی سرگذشت تیرے پاک کلام سے ہم نالایق اور تیرے عاجز بندوں نے تیری ہندوستانی کلسیا کے فایدہ کے لئے یہہ لکھی ہی اور ہم انسان ہیں ہماری بھول چوک اگر کہیں ہوئی ہو تو معاف کر دے اور ہم پر یا ہمارے دوسرے بھائیوں پر ظاہر کر دے تاکہ پوری درستی ہو جاوے اور ای خداوند ہماری نالایق محنت کو قبول کر لے کہ اِس کتاب سے بہتوں کی آنکھیں کھل جاویں اور بہت سے لوگ راہ راست پر آجاویں تاکہ تیرا جلال اور ہماری نجات ہووے یسوع مسیح ابن اللہ کے وسیلہ سے آمین +

تمت الکتاب تذکرۃ الابرار

صحت نامہ تفسیر اعمال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۹ و ۱۰	فلادیوس	قلادلوس
۱۴	۶	۳۸ و ۲۶	۲۸ — ۳۴
〃	۷	۳۵	۲۵
۲۳	۱۵	نتھا	تھا
۲۹	۵	اسموئیل	۲سموئیل
۳۲	۷	۴۹ و ۵۰	۵۹ و ۶۰
۳۵	۲۰	۱۰ — ۱۷	۱۰ — ۲۰ و ۲۱
۴۰	۱۳	دکھن	دکھنی
۴۷	۶	۱۴	۱۱
۶۲	۱۶	۱ — ۱۰	۱ — ۱۹
۶۹	۴	وطیرہ	وتیرہ
۷۰	۴	رعبت	رغبت
۷۹	۱۶	۲۲ — ۸	۲۱ — ۹
۸۱	۱۶	گنگال	کنگال
۸۵	۲۱	برنباس	براباس
۹۸	۴	بتخر	بتجر
۱۱۳	۱	۵ — ۱۵	۵ — ۵
۱۲۳	۸	۳ — ۲۸	۳ — ۳۹
۱۴۰	۱۹	مردکے	مردکی کے
۱۵۰	۱۱	میں	ملی
۱۵۴	۱۷	ایسے	اسے
۱۵۷	۷	اگرا گرچہ	اگرچہ
۱۸۷	۸	کموس	کموس
۲۰۲	۲۱	بہلے مردوکو	پہلے مُردونکو
۲۰۹	۳	حال	جال
۲۱۲	۱۶	اُسکی	اُنکی
۲۳۵	۳	بغچہ	بقچہ
〃	۱۸	۱۵ — ۱	۱۵ — ۸
۲۴۰	۱۹	بھول	پھول
۲۶۴	۱۵	۱۳ — ۸	۳ — ۸
۲۷۰	۱	ناپاک	پاک
۲۷۵	۶	سادی	ساری
۲۸۳	۹	۶۵	۵ و ۶
۲۸۵	۱۷	۱۷ — ۳۱	۱۷ — ۲
۲۸۷	۳	فقر	فقرہ
۲۹۱	۱۳	پایا	پاپا
۲۹۶	۱	۱ — ۴	۱ — ۵
۳۰۱	۱۳	۹ — ۳	۹ — ۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۸	۲۱—۱۰	۲۱—۱۱
۳۰۵	۱۷	۲۰—۳۰	۲۰—۲۲و۲۳
۳۰۶	۱۹	۲۲—۲۳	۲۲—۳۳
۳۱۶	۱۷	لئے	لے
۳۱۸	۱۱	جواں پرگی	جواں پڑگئیں
۳۲۰	۶	۱—۱۰	۴—۱۰
۳۲۱	۱۵	۱۲—۳۸	۱۲—۲۸
۳۲۸	۹	۲ قرنتی	۱ قرنتی
۳۴۰	۹	مسیح ہی	مسیح ہی کے
۳۵۵	۲	۲ قرنتی ۷	۲ قرنتی ۱۰—۷
۳۵۶	۱۶	پروسٹنٹ	پروٹسٹنٹ
۳۵۷	۸	شریر	ششیر
۳۶۵	۳	تمطاوس ۳۰	۲ تمطاوس ۳
؍؍	۱۳	رسولوں	رسولوں نے
۳۶۷	۱۴	نسطر	لسطرہ
؍؍	۲۰	۱۶—۱۴	۱۶—۹
۳۸۴	۱۷	فلپی ۱—۱	۲ قرنتی ۱—۱۹
۳۹۷	۱۸	ارڈنیشں	ارڈنیشن
۴۰[illegible]	۱۷	ہمارے کی	ہماری
۴۰۹	۱۰	۱۵—۱۶	۱۵و۱۶
۴۱۹	۹	دکہشتران	دکہشنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۹	۱۷	۱۵—۲۱	۵—۲۱
۴۲۰	۶	۹۰	۹
۴۲۸	۱۲	سول	رسول
۴۳۴	۱۵	وہتر	وہنر
۴۳۵	۱۰	فراتس	فرانس
۴۳۸	۱	بھولنے	پھولنے
۴۴۰	۱۶	اسفوطی	اسقوطی
۴۴۳	۱۷	۸—۴۸	۷—۴۹
۴۴۴	۱۶	۱۱—۴	۹—۴
۴۴۵	۱۴	رومی ۱۰	رومی ۱
۴۴۸	۱۶	—۲۷	و ۲۷
۴۴۹	۸	نافرنی	نافرمانی
۴۶۳	۱۱	۴—۱	۴—۱۰
۴۶۴	۱۵	بری محنت	بڑی محنت
۴۷۲	۷	کرامین	کرائٹین
۴۸۰	۱۲	یروشلم	افسس
۴۸۶	۲۱	او اشیا	اوراشیا
۴۸۸	۸	۱۶—۸	۱۶—۵
۴۹۱	۱۵	بنگ نوش	بھنگ نوش
۵۰۲	۸	ا تمطاؤس	۲ تمطاؤس
؍؍	؍؍	۳—۱۱	۳—۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۲	۱۵	تمطاؤس	۲ تمطاؤس
۵۰۴	۱۴	۱—۱۶	۲—۱۶
۵۰۶	۵	۲۱—۲۷	۲۱—۱۷
″	۱۶	۱—۷	۲۰—۷
۵۱۷	۴	۳—۲	۲—۳
۵۲۱	۱۱	التسلونیقی	۲ التسلونیقی
۵۲۴	۱۸	اگیایا	اگرایا
۵۳۲	۱۰	شمعون	شمسون
۵۳۹	۱۰	پھیلا	پہلا
۵۴۴	۵	پھوا	چھوا
۵۴۶	۸	۱۶—۶	۱۶—۱۶
۵۴۹	۱۰	انمطاؤس	اقرنتی
۵۵۰	۱۸	۱۳	۱۰
″	۱۹	بڑی	بُری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶۴	۳	مدعی	مدعاعلیہ
۵۷۴	۹	قوم	غیرقوم
۵۸۶	۸	۳۹	۳۱
۵۸۸	۱۳	۱۰—۲۸	۶—۲۶
۵۹۲	۲	تلیث	تثلیث
۵۹۷	۵	ہوجائینگے	ہوناچاہینگے
۵۹۹	۱۶	ہی	بھی
″	″	۱—۳	۱—۱۳
۶۰۲	۱۵	درمت	درست
۶۰۹	۱۷	ہر	پر
۶۱۴	۴	۲—۳	۲—۲
۶۲۸	۱۶	حل	جل
″	۲۰	انمطاؤس	۲ تمطاؤس
۶۳۰	۱۱	۳۳	۲۵